عدمِ تحفظ کے بارے میں

سیدھی سیدھی باتیں

خدا کے کلام کی قدرت سے جذباتی جنگوں پر فتح

جوئیس مائیر

پہلے یہ کتاب میری مدد کریں۔۔۔ میں غیر محفوظ کے عنوان سے شائع کی گئی!

عدمِ تحفظ

کے بارے میں

سیدھی سیدھی باتیں

مصنفہ: جوئیس مائر

مترجم: ڈاکٹر دانیال

Straight Talk
on
Insecurity

Written by:

Joyce Meyer

Translated by: Dr. Daniyal

فہرستِ مضامین

تعارف	4
حصّہ اوّل مقبول ٹھہرائے ہوئے	11
۱۔ منفی سوچ اور باتوں کو ختم کریں	12
۲۔ مثبت باتوں اور کاموں کے لئے خوشی منائیں	27
۳۔ موازنہ کرنے سے گریز کریں	38
۴۔ کمزوریوں کے بجائے صلاحیتوں پر توجہ کریں	46
۵۔ اپنی نعمتوں کو استعمال کریں	59
۶۔ اپنی انفرادیت کے اظہار میں جرأت کا مظاہر کریں	71
۷۔ تنقید کو برداشت کرنا سیکھیں	90
۸۔ خود اپنی قدر و قیمت کا تعین کریں	96
۹۔ اپنی خامیوں کو نگاہ میں رکھیں	104
۱۰۔ حقیقی اعتماد کے منبع کو دریافت کریں	108
حصّہ دُوم اعتماد سے متعلق کلام کے حوالہ جات	124
اعتماد کے لئے دُعا	127

تعارف

کیا آپ روپ بدل بدل کر کھیل کھیلنے جیسی زندگی، اور دوسروں کی مانند بننے کی کوششوں سے عاجز آ چکے ہیں؟ کیا آپ نہیں چاہتے کہ آپ کو بغیر کسی تبدیلی کے جیسے آپ ہیں ویسے ہی قبول کیا جائے، آپ کو کسی اور کی مانند بننا نہ پڑے بلکہ آپ کی اصلی حیثیت برقرار رہے۔

کیا آپ یہ سیکھنا چاہیں گے کہ اپنی اصلی شخصیت برقرار رکھتے کیسے کامیاب ہوں؟

خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو قبول کریں، ہم میں سے ہر ایک میں بہت سی کمزوریاں ہیں اور ہمیں چاہیے کہ ان کو دور کرتے ہوئے اپنے لئے پسندیدگی کے جذبات پیدا کریں۔ وہ نہیں چاہتا کہ ہم اپنی کمزوریوں کی وجہ سے خود کو رد کریں۔

یسوع ہماری کمزوریوں سے واقف ہے (دیکھیں رومیوں ۸:۲۶)۔

پاک روح ہماری کمزوریوں میں ہماری مدد کرتا ہے (دیکھیں رومیوں ۸:۲۶)

خدا نے دنیا کے کمزوروں اور نکموں کو چنا ہے تا کہ حکیموں کو شرمندہ کرے (پہلا کرنتھیوں ۱:۲۷)۔

اگر میں اپنی کمزوریوں کو دیکھ کر اپنی قیمت کا اندازہ لگاؤں تو میں کچھ بھی نہیں ہوں۔ لیکن ہماری قیمت ہمارے کاموں پر منحصر نہیں بلکہ خدا کے کئے گئے کام پر ہے۔

خدا جیسے ہم ہیں ہمیں ویسے ہی قبول کرتا ہے، لیکن ابلیس اپنی پوری کوشش میں ہے کہ ہم اس بات کو سمجھ نہ پائیں۔ وہ مختلف طریقوں سے ہم پر دباؤ ڈالتا ہے تاکہ ہم اسی احساس میں زندگی بسر کرتے رہیں کہ ہم کبھی بھی اس کے معیار پر پورے نہیں اُتر سکتے۔ وہ نہیں چاہتا کہ ہم یہ جانیں کہ ہم خود کو قبول کر سکتے ہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جب ہمیں یہ بات سمجھ آجائے گی تو ہماری زندگی میں عجیب کام رونما ہوں گے۔

ہماری رائے جو ہم اپنے بارے میں رکھتے ہیں وہ ہمارے خدا اور دوسرے انسانوں کے ساتھ تعلقات پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ خدا کے ساتھ ہمارے تعلق پر اثر انداز ہوتی ہے اور ہماری دعائیہ زندگی کو بھی متاثر کرتی ہے۔

ہو سکتا ہے کہ ہم بہت دعا کرنے کے ساتھ ساتھ دعا کے دوران خدا کے وعدوں اور صحائف کا صحیح استعمال بھی جانتے ہوں لیکن عین ممکن ہے کہ ہماری دعا بے اثر ہو۔ دُعا کے بے پھل ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہم اپنے بارے میں اتنے برے خیالات رکھتے ہیں کہ ہم یہ اِیمان نہیں رکھ سکتے کہ خُدا ہمارے مانگنے کے مطابق کرے گا۔ اسی طرح جب ہم خدا سے بڑے بڑے کاموں کے لئے دعا کرتے ہیں تو دُعا کرنا اور اِیمان رکھنا مشکل محسوس کرتے ہیں کیونکہ ہم بالکل یہ توقع نہیں کرتے کہ وہ ہمارے لئے وہ کام کرے گا۔ ہم سوچتے ہیں کہ ہماری قدر ہمارے کاموں سے ہے، ہماری کمزوریاں، خامیاں اور ناکامیاں منفی طور پر ہماری رائے کو متاثر کرتی ہیں۔

انسان کی فطرت ہے کہ وہ بہت زیادہ کارکردگی پر توجہ کرتا ہے۔ بچپن میں ہم جتنا اچھّا کام کرتے تھے اتنا ہی پیار ہمیں ملتا تھا۔ خدا کے ساتھ بھی اپنے تعلق میں ہم اِسی طرح سوچتے ہیں۔ ہم سوچتے ہیں کہ ہم جتنا اچھّا کام کریں گے خدا اتنا ہی زیادہ ہم سے پیار کرے گا۔ لیکن چونکہ ہم اکثر خطا کرتے ہیں، اِس لئے ہم زیادہ کام

اور کوشش میں لگ جاتے ہیں،اور اپنی تمام کمزوریوں پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ شاید اِس طرح خدا ہم سے زیادہ محبت کرے گا اور ہماری ضرورتوں کو پورا کرے گا۔

ہماری قدر ہمارے کاموں سے نہیں ہے، بلکہ خدا کے کیئے گئے کام پر منحصر ہے اور اس بات پر کہ خدا ہمارا خالق ہے۔ ہر مسیحی اس اصول کو جانتا ہے اور یہی نجات کی بنیاد ہے۔ ہم صلیب پر مسیح کی موت کے وسیلہ سے راستباز یا خدا کے حضور مقبول ٹھہرتے ہیں۔ ہم اپنے کاموں سے نجات نہیں خرید سکتے۔ یہ مسیح کے کیئے گئے کام کے وسیلہ سے خدا کا مفت انعام ہے (دیکھیں پہلا کرنتھیوں ۱:۳۰؛ افسیوں ۲:۸)۔ ہمیں اِس بات پر اِیمان لانا ہے۔

اگرچہ ہر مسیحی کو ایمان کے وسیلہ سے نجات ملتی ہے لیکن ہمارے خدا کی نظر میں مقبول ٹھہرنے کی وجہ اس کا کیا گیا کام ہے،عام طور پر صرف بہت بالغ مسیحی اس سچائی کو جان پاتے ہیں اور اس سچائی کو جاننے کے بعد وہ اپنی تمام زندگی اس کے مطابق آگے بڑھتے جاتے ہیں (دیکھیں گلتیوں ۳:۳)۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکی ہوں کہ یہ سچائی اُس سوچ کے برخلاف ہے جس میں ہم میں سے زیادہ لوگوں نے پرورش پائی ہے۔ ہمیں اپنی عقل کے نئے ہو جانے کے وسیلہ سے اور کلام کے وسیلہ سے اپنی سوچ کو تبدیل کرنا ہے۔ خدا کی نظر میں ہماری قدر یسوع کے وسیلہ سے ہے نہ کہ ہمارے اپنے کاموں کے سبب سے۔

خدا کی نظر میں ہماری قدر کا انحصار ہمارے کاموں پر نہیں ہے۔ خُدا ایسے لوگوں کی تلاش میں ہے جن کے دلوں کے خیال اُس کی نظر میں مقبول ہیں،نہ کہ جن کے کام بہت اچھے ہیں۔ دوسرا تواریخ ۱۶:۹ کے مطابق، ”کیونکہ خُداوند کی آنکھیں ساری زمین پر پھرتی ہیں تاکہ وہ اُن کی اِمداد میں جن کا دِل اُس کی طرف کامل ہے اپنے تہیں قوی دکھائے۔“

”جن کے دل اس کی طرف کامل ہیں۔“اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی طرف ہمارا دلی رویہ درست ہونا چاہیے،اپنی پوری طاقت سے خدا سے پیار کرنا؛اس کی مرضی کو جاننا اور اس کو بجا لانے کی چاہ کرنا۔

خدا نے بندوبست کر دیا ہے تاکہ ہمیں اس کے حضور میں آنے کا مقدور حاصل ہو (اگر ہم اس کو قبول کرتے ہیں)۔وہ ہم سے پیار کرتا ہے اور ایسے لوگوں کی تلاش میں ہے جو اس کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں تاکہ وہ ان کے لئے اپنے تہیں قوی دکھائے اور ان کو برکت دے۔

ہم خدا کی محبت اور اس کی برکات کو خرید نہیں سکتے۔لیکن ہم کسی بھی وقت اس کے حضور میں اپنی ضرورتوں کے لئے جا سکتے ہیں۔عبرانیوں ۴:۱۶ میں بیان ہے ”پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تاکہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے [موزوں مدد اور بروقت مدد، عین وقت پر جب ہمیں ضرورت ہو]۔“

بہرحال بعض اوقات ہمارا طرزِ زندگی خدا کی برکتوں کو حاصل کرنے کی راہ میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔خدا کی خدمت اور فرمانبرداری کے وسیلہ سے خدا ہمارے لئے مسلسل برکات کے راستے کھول دیتا ہے۔وفاداری سے برکات آتی ہیں (دیکھیں امثال ۲۸:۲۰)

خدا ہماری زندگیوں میں بہت کچھ کرنے کی قدرت رکھتا ہے لیکن نافرمانی کی زندگی اس کام میں رکاوٹ کا سبب ہو سکتی ہے کیونکہ بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ اگر ہم کڑوا بیج بوئیں گے تو فصل بھی خراب ہی ہو گی (دیکھیں گلتیوں ۶:۸)۔

وہ لوگ جو جان بوجھ کر نافرمانی کی زندگی گزارنے کے باوجود خدا سے برکات کی توقع کرتے ہیں ہو سکتا ہے

کہ ان کے خیال کے مطابق خدا کی نظر میں مقبول ٹھہرنے کے لئے اُن کو اپنی کمزوریوں پر قابو پانے کی کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے لئے ان کی کمزوریاں گناہ کرنے کا بہانہ ہیں۔ سچائی یہ ہے کہ: ہماری کمزوریوں کے باوجود خدا ہمیں استعمال کرے گا اور ساتھ ہی ساتھ ان پر فتح پانے کے لئے ہماری مدد کرے گا؛ ہمیں اپنی طاقت کے بل بوتے پر ان پر غالب آنے کی کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن تو بھی ہمیں ان پر فتح پانے کی راہ پر آگے بڑھتے جانا ہے۔

خداوند نے پولس کو بتایا کہ: "میرا فضل تیرے لئے کافی (پورا اور مکمل) ہے کیونکہ میری قدرت کمزوری (تیری) میں پوری ہوتی ہے۔" (دوسرا کرنتھیوں ۱۲:۹)۔ دوسرا کرنتھیوں **۱۳: ۴** کے مطابق ہم بھی "اس میں کمزور تو ہیں مگر اس کے ساتھ خدا کی قدرت کے سبب سے زندہ ہوں گے۔"

جب پولس رومیوں کو فضل کے تعلق سے پیغام سنا رہا تھا تو اس نے کہا، "پس ہم کیا کہیں؟ کیا گناہ کرتے رہیں تاکہ فضل (خدا کی خوشنودی اور رحم) زیادہ ہو؟ ہر گز نہیں۔ ہم جو گناہ اعتبار سے مر گئے کیوں کر اس میں آئندہ کو زندگی گزاریں؟" (رومیوں **۶: ۱۔ ۲**)

دوسرے الفاظ میں کیا ہمیں اس لئے زیادہ گناہ کرنے چاہیے تاکہ خدا سے زیادہ فضل حاصل کریں؟ پولس نے اس کا جواب کچھ یوں دیا ہے کہ "وہ چِلا کر کہتا ہے کہ اگر تم گناہ کے اعتبار سے مر چکے ہو تو تم کس طرح گناہ کر سکتے ہو؟"

خاص بات جو پولس ان کو سکھانا چاہتا تھا وہ یہ تھی کہ وہ مسیح میں اپنی حیثیت کو جانیں کیونکہ خدا نے ہمیں مقبول ٹھہرایا ہے اس لئے رومیوں کی کلیسیا اور ہم سب خدا کی نظر میں مقبول ہیں۔ (دیکھیں رومیوں **۶: ۵۔ ۱۶**)۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنی حیثیت کو پہچانیں اور یہ جان لیں کہ ہماری قدر ہمارے کاموں سے نہیں بلکہ ہماری حیثیت سے ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی کمزوریوں اور تمام باتوں سمیت خود کو قبول کریں۔

اگر ہم اپنے دن کا آغاز اپنے بارے میں منفی سوچ سے نہ کریں تو یہ بہت شاندار بات ہوگی! ہمیں چاہیے کہ ہم ابلیس کی باتوں پر غور نہ کریں کیونکہ وہ ہمیں ماضی کی ناکامیاں یاد کراتا اور ہمیں جتاتا ہے کہ ہم ناکام ہیں اور خدا سے کسی اچھی چیز کی توقع نہیں کرسکتے۔ بہت سے لوگ صبح بیدار ہونے سے پہلے ہی شکست خوردہ خیالات سے بھر جاتے ہیں!

ابلیس کا منصوبہ یہ ہے کہ ہم اپنے کاموں کو اپنی حیثیت کی بنیاد بنائیں، اور اپنی نظریں اپنی کمزوریوں اور خامیوں پر گاڑیں۔ ابلیس چاہتا ہے کہ ہم اپنے بارے میں برا خیال رکھیں اور ڈرتے رہیں تاکہ ہم خدا کے کاموں کو موثر طور پر سرانجام نہ دیں، ہم بے چارگی کے احساس تلے دب کر اپنی برکات سے محروم رہیں اور یہی سوچتے رہیں کہ ہم ان کے لائق نہیں ہیں۔

جب ہم اپنی زندگی سے مطمئن ہوجاتے ہیں، تو اس وقت دوسروں کے ساتھ بھی ہمارے تعلقات درست ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم نے زندگی میں خود کو قبول کرنا سیکھا ہوگا ہم دوسروں کو بھی قبول کرنا اور پسند کرنا سیکھ لیں گے۔ میں نے ذاتی طور پر اس کا تجربہ کیا ہے کہ جب میں نے اپنی کمزوریوں اور خامیوں کے ہوتے ہوئے اپنے آپ کو قبول کرنا شروع کیا تو اسی وقت میرے اندر دوسروں کے لئے ان کی خامیوں کے باوجود قبولیت کے احساسات پیدا ہوئے۔

ہم میں سے ہر ایک نامکمل ہے، اور اسکے باوجود خدا ہم سے پیار کرتا ہے۔

کتاب کے اس حصہ میں بائبل کے اصولوں کو سیکھ کر آپ عدم تحفظ کے احساس پر غالب آجائیں گے اور خدا کے شاندار منصوبہ کو پورا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

حصّہ اول

مقبول ٹھہرائے ہوئے

1

منفی سوچ اور باتوں کو ختم کریں

اگر آپ اپنی زندگی میں شخصی پسندیدگی اور اپنے بارے میں اپنی رائے کو بلند کرنا چاہتے ہیں، تو ابھی اور اِسی وقت ایک فیصلہ کریں کہ آپ اپنے بارے میں کوئی بھی منفی بات اپنے منہ سے اَدا نہیں کریں گے۔

اچھی چیزوں کا اِقرار کریں

تاکہ تیرے ایمان کی شراکت تمہاری ہر خوبی کی پہچان میں مسیح کے واسطے موٴثر ہو۔

(فلیمون ۱:۶)

ہمارے اِیمان کی شراکت (گفتگو) اس وقت موثر ہو گی جب ہم اپنے بارے میں منفی باتوں کا ذکر کرنے کے بجائے ہر اس نعمت کا اقرار کریں گے جو مسیح یسوع کے وسیلہ سے ہمیں عطا ہوئی ہیں۔

ابلیس یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے اندر نظر آنے والی ہر خامی کا تذکرہ کرتے رہیں کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ ہمارے ایمان کی گفتگو موثر ہو۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی زندگی کا ہر لمحہ اپنے بارے میں بری باتیں سوچنے

اور منہ سے ان کا اقرار کرتے ہوئے گزار دیں، کیونکہ وہ بھائیوں پر الزام لگانے والا ہے (دیکھیں مکاشفہ ۱۲: ۹۔۱۰)،وہ مسلسل اِسی کوشش میں ہے کہ ہماری توجہ مسیح میں ہماری حیثیت سے ہٹ کر ہماری کمزوریوں پر لگی رہے۔

ابلیس منفی سوچوں سے ہم پر حملہ کرتا ہے تاکہ ہم اسی طرزِ سوچ کی طرف مائل رہیں جس میں ہم نے پرورش پائی تھی۔ ہم اِس دھوکہ کا شکار رہیں کہ ہماری قدر ہمارے کاموں سے ہے،اور یہ کہ ہماری خطاؤں کے سبب سے ہماری کچھ قدر نہیں۔

ہمیں اپنے بارے میں منفی گفتگو نہیں کرنی چاہیے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہماری ذاتی رائے دوسروں کی رائے کی بنسبت ہم پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ لیکن جب ہم مسیح میں اپنی حیثیت کو پہچان لیتے ہیں اور یہ جان لیتے ہیں کہ ہمیں قبول کرنے کے لئے اس نے اپنا لہو بہا دیا تو اس کے بعد اپنی ناکامیوں، خطاؤں اور غلطیوں پر دھیان دینے سے ہم اپنے آسمانی باپ کی اہانت کرتے ہیں۔ اعمال ۱۰:۱۵ کے مطابق،''پھر دوسری بار آواز آئی کہ جن کو خدا نے پاک ٹھہرایا ہے تو اُنہیں حرام نہ کہہ۔''

خدا کے ساتھ درست تعلق

خدا نے اپنے کلام میں سے مجھے جو مکاشفات شروع میں بخشے ان میں سے ایک راستبازی کا مکاشفہ تھا۔ یہاں "مکاشفہ" سے میری مراد یہ ہے کہ آپ کسی بات کو اچانک سے اس طرح سمجھ لیتے ہیں کہ وہ آپ کی زندگی کا حصّہ بن جاتی ہے۔ وہ بات علم بن کر آپ کی سوچ تک ہی محدود نہیں رہتی؛ آپ اس بات سے حیران نہیں ہوتے اور نہ ہی یہ اُمید کرتے ہیں کہ کاش یہ بات سچ ہو آپ جانتے ہیں کہ وہ سچ ہے۔

جب خدا نے مجھے 2 کرنتھیوں ۵:۲۱ کی سمجھ بخشی تو میں جان گئی کہ میں راستباز ہوں:

"جو گناہ سے واقف نہ تھا اسی کو (مجازی) اس (خدا) نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راست بازی (اُس کی بھلائی کے وسیلہ سے، جو ہمیں بننا چاہیے، اُس کے ساتھ رشتہ میں قبولیت اور منظوری) ہو جائیں (ودیعت کرنا، ہم اس میں پائے جائیں، مثال بن جائیں)۔"

راستبازی خدا کا انعام ہے

رومیوں ۴:۲۴ ہمیں بتاتی ہے کہ، "(راستبازی جس کے معنی خدا کے سامنے مقبول ٹھہرنا) بلکہ ہمارے لئے بھی جن کے لئے ایمان (بھروسہ کرنا، یقین کرنا، تکیہ کرنا) راستبازی گنا جائے گا۔ اس واسطے کہ ہم اس پر ایمان لائے ہیں جس نے ہمارے خداوند یسوع کو مردوں میں سے جلایا۔"

میں نے یہ سمجھا ہے کہ راستبازی ایسی چیز ہے جو ہمیں دی گئی ہے۔ یہ ہمیں "سونپی" گئی ہے۔۔۔۔۔ "بخشی

اور دی گئی ہے "خدا کے بیٹے یسوع مسیح کے کئے گئے کام پر ایمان لانے کے وسیلہ سے۔ یسوع جو گناہ سے واقف نہ تھا، گناہ بن گیا، تا کہ ہم اس میں خدا کی راستبازی ٹھہرائے جائیں۔

سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ ابلیس یہ نہیں چاہتا کہ ہم اِس حقیقت کو جانیں اور سمجھیں کہ ہمیں خدا کی خوشنودی حاصل ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم ہمیشہ اپنی خرابیوں کے بارے میں سوچتے رہیں اور یسوع کے لہو کے وسیلہ سے ہمارے اندر جو درست کام ہوا ہے اُس پر غور نہ کریں۔

راستبازی کے اس مکاشفہ میں چلتے ہوئے مجھے کچھ عرصہ ہی ہوا تھا کہ میری زندگی میں ایک واقعہ پیش آیا جس کے سبب سے میں نے جان لیا کہ اپنے بارے میں منفی گفتگو اور خیالات سے اجتناب کتنا ضروری ہے۔ جب ہمیں کوئی مکاشفہ ملتا ہے، تو ہم اس کے لئے جواب دہ بن جاتے ہیں، اور جب میں نے اپنے بارے میں منفی باتیں کیں مجھ پر ذمہ داری عائد ہو گئی۔

خدا کے کلام کے مطابق گفتگو کرنا

ڈیو اور میں نے ڈینیل کی پیدائش کے لئے دُعا کی۔ ہمارے اس بیٹے کی پیدائش کوئی حادثہ نہیں تھی، ہمیں ایک اور اولاد کی خواہش تھی۔ لیکن اس کی پیدائش کے بعد، میری طرزِ زندگی میں تبدیلی واقع ہوئی جس نے مجھے منفی طور پر متاثر کیا۔

مجھے زیادہ وقت گھر پر گزارنے کی عادت نہ تھی۔ میرا وزن بڑھنے کے ساتھ ساتھ ظاہرا طور پر میرے بدن میں بہت سے تبدیلیاں رونما ہو گئیں، جو بچہ کی پیدائش کا عام نتیجہ ہیں۔ لیکن میں سوچتی تھی کہ میں موٹی اور

بھدی ہو گئی ہوں اور ہمیشہ اسی طرح رہوں گی۔ اکثر و بیشتر میں برے موڈ کا شکار رہنے لگی۔

ایک صبح کام پر جانے سے پہلے ڈیو مجھے خوش کرنے اور میری حوصلہ افزائی کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس دوران انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے اپنے رویے کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے، اگرچہ میں اس بات سے اچھی طرح واقف تھی تو بھی مجھے ان کی بات سن کر غصہ آ گیا اور ہمارے درمیان بحث چھڑ گئی۔ آخر کار میں نے بہانہ پیش کر دیا کہ میرے رویہ کے پیچھے بہت سی وجوہات ہیں۔

میرا ماضی بہت منفی رہا ہے۔ میں ہر شخص اور ہر چیز کے بارے میں منفی گفتگو اور منفی رائے رکھتی تھی جس میں میری اپنی ذات بھی شامل تھی۔ جب مجھ سے کوئی غلطی ہو جاتی یا کوئی کام غلط ہو جاتا تھا، عام طور پر اس وقت میری سوچ کچھ اس طرح سے ہوتی، ”میں کبھی بھی کوئی کام درست طریقے سے نہیں کر سکتی، میں بہت بے وقوف ہوں، میں ہمیشہ سب کچھ غلط کر دیتی ہوں۔“

ڈیو کے جانے کے بعد میں ڈینیئل کو کھانا کھلاتے ہوئے سارے واقعہ پر غور کر رہی تھی، اور میں نے اپنے آپ کو کوسنہ شروع کر دیا: ”جائیس یہ بالکل درست ہے کہ تم ایک بہت بڑی بے وقوف ہو۔ تم ہر کام کو خراب کر دیتی ہو۔ یہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ تمہیں خدا کے کلام کے مطالعہ سے تمہیں کوئی فائدہ پہنچے گا؟ تمہیں کسی چیز سے کوئی فائدہ حاصل ہونے والا نہیں ہے۔ تم جب سے دنیا میں آئی ہو تمہاری زندگی میں گڑبڑ ہے اور ہمیشہ ایسے ہی رہے گی، بھول جاؤ، تم کبھی بھی ٹھیک نہیں ہو سکتیں۔“

اچانک میں نے محسوس کیا کہ کمرے کی دوسری جانب سے میری طرف ابلیسی تاثیریں بڑھ رہی ہیں۔ یہ اس قدر زور آور تھیں کہ میں ان کو دیکھ سکتی تھی۔ خدا کے کلام کو جاننے کی وجہ سے میں نے فوراً ہی جان لیا کہ چونکہ میں اپنے بارے میں ایسی گفتگو کر رہی ہوں اس لئے ابلیسی قوتیں میرے اندر داخل ہونے والی ہیں۔

خدا کے کلام کے بیج کا شکر ہو جو ہم اندر بو لیتے ہیں کیونکہ بغیر سوچے ہی میں نے خود سے یہ کہنا شروع کر دیا کہ: ”میں مسیح میں خدا کے حضور راستباز ٹھہرائی گئی ہوں۔ میں مسیح میں خدا کے حضور راستباز ٹھہرائی گئی ہوں۔ میں مسیح میں خدا کے حضور راستباز ٹھہرائی گئی ہوں۔ اس کا خون مجھے ڈھانپے ہوئے ہے۔“

اور جس طرح سے وہ ابلیسی قوت کمرے میں داخل ہوئی تھی اِسی طرح واپس لوٹ گئی اور کمرے کی فضا ایک پھر صاف ہو گئی۔ لیکن یہاں میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اس تجربہ نے میری زندگی میں پاکیزہ خوف پیدا کر دیا اور مجھے خُدا کے کلام کے مطابق گفتگو کرنے کی اہمیت کا اندازہ ہو گیا، خاص کر اپنے بارے میں!

انسانوں میں منفی انداز سے سوچنے کا فطری رجحان پایا جاتا ہے۔ ”انسان کے دِل کا خیال (شدید خواہش) لڑکپن سے برا ہے۔“ (پیدایش ۸:۲۱)۔ اور یہ منفی رجحان اس وقت تک جاری رہے گا جب تک ہم اپنی زندگی کے عمل کو نہیں بدلیں گے۔

جب سے میں نے خدا کے کلام کا مطالعہ شروع کیا اس وقت سے خدا نے میری زندگی میں کام کیا ہے تا کہ میں اپنے بارے میں نہ تو منفی خیالات سوچوں اور نہ ہی گفتگو کروں۔

کیونکہ جیسے اُس کے دِل کے اندیشے ہیں وہ ویسا ہی ہے...“ امثال ۲۳:۷

میں آپ کو نصیحت کرتی ہوں کہ کبھی بھی اپنے بارے میں نہ تو کوئی بُری بات کہیں اور نہ سوچیں۔ آپ کی اپنے بارے میں رائے آپ کی زندگی میں تبدیلی کا سبب بن سکتی ہے، خاص کر دُعا کے وسیلہ سے آپ

خدا سے بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں، اور خدا آپ کو اپنے لئے استعمال کرے گا کیونکہ وہ ایسا کرنے کی قدرت رکھتا ہے، لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ اس کو ایسا کرنے دیں اس ایمان کے ساتھ کہ اس نے آپ کو اچھی چیزیں حاصل کرنے کا استحقاق بخشا ہے۔ اس کو ایسا کرنے دیں یہ ایمان رکھتے ہوئے کہ جو کام اس نے آپ کو سونپا ہے آپ اس کے لائق ہیں کیونکہ وہی آپ کو توفیق دیتا ہے۔ ان باتوں کا اقرار کریں جو ان اعتقادات کے عین مطابق ہیں۔

خُدا کی محبت سارے عدم تحفظ کو دُور کر دیتی ہے

''ہم اِس لئے محبت رکھتے ہیں کہ پہلے اس نے ہم سے محبت رکھی۔'' (1 یوحنا ۴:۱۹)۔ اگر ہم خدا کی محبت کو قبول نہیں کریں گے، تو ہم کبھی بھی اس سے پیار نہیں کر سکتے۔ اگر ہم اپنی ذات میں مطمئن نہیں ہوں گے، تو ہم دوسروں سے بھی پیار نہیں کر سکیں گے، جیسا کے بائبل ہمیں بتاتی ہے: ''دوسرا یہ ہے کہ تو اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ...'' (مرقس ۱۲:۳۱)۔

انسان کی سب سے بڑی ضرورت شخصی طور پر خُدا کی محبت کا مکاشفہ ہے۔ خُدا کی محبت ہمارے اِیمان کی بنیاد ہے، تاکہ ہم گناہ سے آزاد ہو جائیں، اور عدمِ تحفظ کے خوف سے آزاد ہو کر دوسروں کی خدمت میں آگے قدم بڑھائیں۔

خدا نے ہمیں چاہے جانے کی شدید خواہش کے ساتھ تخلیق کیا ہے۔ اور کلام ہمیں سکھاتا ہے کہ جس طرح خدا اپنے بیٹے یسوع سے پیار کرتا ہے ہم سے بھی کرتا ہے (دیکھیں یوحنا ۱۷:۲۳)!

وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ انہیں خدا کے سامنے مقبول ٹھہرنے کے لئے اپنی غلطیوں پر قابو پانے کی ضرورت ہے آخر کار یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ انہوں نے اپنی خطاؤں اور ناکامیوں کے باعث خدا کو تھکا دیا ہے۔ ہم خدا کو تھکا نہیں سکتے۔ محبت ماندہ نہیں ہوتی، اور ہمارے کسی کام کے باعث خدا ہم سے محبّت کرنا بند نہیں کرے گا۔ خُدا محبّت کرتا نہیں بلکہ وہ تو خُود محبّت ہے (دیکھیں پہلا یوحنا ۴:۸)!

کئی لوگوں کے اندر مختلف انسانوں کے ناجائز، بُرے اور بے رحمانہ برتاؤ کی وجہ سے احساسِ ندامت پیدا ہو جاتا ہے مثلاً والدین، اساتذہ، دوست، اجنبی۔ اپنی ذات کے بارے میں ہمارا رویہ اور آراوقت کے ساتھ ساتھ تشکیل پاتی ہیں۔ اگر ہمیں یہ علم نہ ہو کہ ہم مسیح کے وسیلہ سے خدا کے پیارے ہیں تو ہم عدم تحفظ کا شکار ہو جائیں گے۔ کبھی دوسروں کے رویے سے اپنی قدر کا اندازہ نہ لگائیں۔

وہ لوگ جن کے اندر اعتماد کی کمی ہوتی ہے ان کے اندر اپنے بارے میں اکثر جنگ جاری رہتی ہے۔ اگر ہم ظاہری دنیا پر نگاہ رکھیں تو شاید ہر روز ہماری آنکھیں اپنی خرابیوں لگی رہیں۔ ابلیس ہماری سوچوں میں جھوٹے خیالات ڈالتا ہے تاکہ ہم لوگوں کی آرا کی بنیاد پر مبنی تصورات سے بھرے ہوں۔

ابلیس کا ایک نظریہ ہے، وہ چاہتا ہے کہ ہم اس کو اپنائیں

ابلیس چاہتا ہے کہ ہم اپنی ذات کو مرکز بنائیں اور خود انحصاری کی زندگی گزاریں۔ اِس کی دو ایک جیسی صورتیں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس کو یہ پرواہ نہیں کہ لوگ ان دونوں میں سے کس کا چناؤ کرتے ہیں کیونکہ یہ دونوں ہی ہمیں خدا کی مرضی پر چلنے سے روکتی ہیں اور خدا کے فرزندوں کی حیثیت سے ہمیں جو قوت دی

گئی ہے اس کے استعمال میں رکاوٹ کاباعث ہیں۔ دونوں رویے اس اعتقاد سے جنم لیتے ہیں کہ ہماری قدر کا انحصار خودی پر ہے۔۔۔۔۔۔ خدا پر نہیں ہے۔

گھمنڈی، مغرور، خود پرست، خود اعتماد، خود پر تکیہ کرنے والے رویہ کے مطابق،"میرے راستے میں کچھ بھی آئے، میں اس سے نپٹ سکتا/سکتی ہوں؛ مجھے خدا کی ضرورت نہیں ہے۔"ہم میں سے اکثر یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا ایسا رویہ نہیں ہو سکتا۔ ہم اِقرار تو کرتے ہیں کہ ہمیں خدا کی ضرورت ہے، لیکن ہمارے اعمال اس کے برعکس ہوتے ہیں۔ ہمارے اعمال سے ہر گز ایسا ظاہر نہیں ہوتا کہ ہمیں خُدا کی ضرورت ہے۔

اِیماندار کی حیثیت سے ہمیں خود پر اعتماد کرنے کی نہیں خدا پر اعتماد کرنے کی ضرورت ہے۔ بائبل میں بار بار بیان کیا گیا ہے کہ ہمیں خود پر بھروسہ نہیں کرنا، ہمیں خدا پر بھروسہ کرنا ہے کہ وہ ہمارے وسیلہ سے اپنا کام کرے گا۔

دوسرے قسم کا رویہ ان لوگوں کا ہے جن سے ابلیس چاہتا ہے کہ وہ خود کو کوستے ہی رہیں۔ وہ اپنی غلطیوں اور خطاؤں پر خود سے ناراض ہی رہتے ہیں۔ وہ اپنے آپ سے نفرت کرتے ہیں اور خود کو بے کار، بے قدر اور بد صورت سمجھتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنے بارے میں بہت اُونچے خیال باندھتے ہیں اور کچھ لوگ خود کو بہت کمتر سمجھتے ہیں۔

بہت سے لوگوں کو اپنی ظاہری صورت پسند نہیں آتی۔ وہ سوچتے ہیں کہ وہ جاذبِ نظر نہیں ہیں دوسرے الفاظ میں یہ کہ وہ بدصورت ہیں جب کہ حقیقت میں وہ پُرکشش ہوتے ہیں۔ ابلیس جھوٹا ہے (دیکھیں یوحنا ۸: ۴۴)۔ اس کی کوشش ہے کہ ہم اپنی حقیقی حیثیت کو اور خدا میں اپنے مقام کو نہ پہچانیں اور اس کے لئے وہ فریب کا ہتھیار استعمال کرتا ہے۔ وہ چاہتا کہ ہم خدا کی دی ہوئی زندگی سے بھرپور طریقہ طور پر لطف اندوز نہ ہوں اور

خدا کے کاموں کے لئے ہماری قابلیت کو کم یا بالکل تباہ کر دینا چاہتا ہے۔

ایک دفعہ ایک عبادت کے دوران خدا نے مجھے اُبھارا کہ ایسے لوگوں کو دُعا کے لئے سامنے بلاؤں جو اپنے آپ کو بد صورت سمجھتے ہیں! جب خدا نے مجھے ایسا کرنے کو کہا تو میں حیران ہو گئی۔ ۲یہ میری خدمت کا واحد واقعہ ہے جب میں نے ایسا کیا۔

میں نے لوگوں سے کہا کہ، ''آپ میں سے جو بھی یہ سوچتا ہے کہ وہ بد صورت ہے وہ سامنے آجائے۔'' اس کے نتیجہ میں بہت سے لوگ سامنے آ گئے!

میں سب سے پہلے قطار میں آگے کھڑی ہوئی لڑکی کے پاس گئی جو کسی فیشن ماڈل کی طرح لگ رہی تھی کیونکہ میں نے سوچا کہ شاید اُس نے میری بات صیح طرح سے نہیں سُنی۔

میں نے اُس سے پوچھا، ''کیا تمہیں سمجھ نہیں آیا کہ یہ دعوت ان لوگوں کے لئے ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بد صورت ہیں؟''

اس کے آنسو بہنے لگے اور اس نے مجھ سے کہا کہ ''اپنی ساری زندگی میں نے یہ سوچتے ہوئے گزار دی کہ میں بہت بری دکھتی ہوں۔'' اس قسم کے واقعات کے بعد ہم سوچتے ہیں کہ ''کیا ان لوگوں کو عینک کی ضرورت ہے؟'' یہ ابلیس کے فریب کی بہترین مثال ہے۔ اگر ابلیس آپ کی کسی کمزوری کو استعمال نہیں کرے گا، تو وہ کسی ایسی بات کو استعمال کرے گا جو آپ کا مسئلہ نہیں بلکہ آپ کی خوبی ہے لیکن وہ فریب سے آپ کو سوچنے پر مجبور کر دے گا کہ یہ بری بات ہے!

خدا مخصوص کرتا ہے

اس سے پیشتر کہ میں نے تجھے بطن میں خلق کیا۔ میں تجھے جانتا تھا اور تیری ولادت سے پہلے میں نے تجھے

مخصوص کیا اور قوموں کے لئے تجھے نبی ٹھہرایا۔" یرمیاہ ۱:۵

ایسا نہیں ہے کہ خدا نے ہمیں تخلیق کرنے کے بعد کہا "میرا خیال ہے کہ اب میں تمہیں جاننا شروع کروں گا" بلکہ بائبل بیان کرتی ہے کہ ہمیں بطن میں خلق کرنے سے پہلے ہی وہ ہمیں جانتا تھا اور اس نے ہمیں مخصوص کیا۔

افسیوں ۱:۶ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ خدا نے نے ہمیں اس عزیز میں قبول کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے یسوع مسیح کی قربانی کے وسیلہ سے ہمیں قبول کیا ہے۔

دنیا کے لوگوں کے رد کرنے سے پہلے ہی خُدا نے ہمیں مخصوص کیا ہے۔ اگر خدا ہمیں مخصوص کرتا اور ہمیں قبول کرتا ہے، تو ہم دوسروں کی رائے کی فکر کیوں کریں؟ پس ہم ان باتوں کی بابت کیا کہیں؟ اگر خدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہے؟ (دیکھیں رومیوں ۸:۳۱)

کاملیت: حاصل کرنا ممکن ہے

کوئی گندی بات تمہارے منہ سے (کبھی) نہ نکلے بلکہ وہی (بات) جو ضرورت کے موافق ترقی کے لئے اچھّی ہو

تاکہ اُس سے سُننے والوں پر فضل (خدا کی مقبولیت) ہو۔ افسیوں ۴:۲۹

میرا بیٹا ڈینی نو (۹) سال کی عمر ہی سے ہمارے ساتھ گالف کھیلا کرتا تھا۔ اس عمر میں ہی وہ ایک اچھّا کھلاڑی بن چکا تھا، لیکن اس کے ساتھ ایک بڑا مسئلہ تھا۔ اس کی عادت تھی کہ جب وہ اچھّی طرح سے کھیل رہا ہوتا تو وہ بہت خوش ہوتا تھا، لیکن جب اس سے نشانہ چوک جاتا تھا تو وہ نہ صرف پریشان ہوجاتا تھا بلکہ خود کو برا بھلا کہتا اور کوسنا شروع کردیتا تھا۔ وہ اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کچھ اس طرح سے باتیں کرتا تھا، "احمق ڈینی، تم ہر کام غلط ہی کرتے ہو!"

وہ سوچتا تھا کہ اگر وہ کسی کام کو کامل طریقہ سے نہیں کرسکتا، تو وہ بے کار ہے۔ اگر وہ ہر کام کو درست طور پر سرانجام نہ دے پاتا تو وہ اپنے بارے میں منفی گفتگو شروع کردیتا تھا۔ ابلیس نے اس چھوٹی سی عمر ہی سے ڈینی کے اندر خود کو ملامت کرنے کا رویہ پیدا کردیا تھا!

ڈیو اور میں نے اس کی مدد کرنا شروع کیا، اور اس کو سکھایا کہ یہ ایک خطرناک عادت ہے۔

ہم اس کو بتاتے تھے کہ "ڈینی اس طرح سے بات کرنے سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی تمہارے ساتھ موجود دوسرے لوگوں کو ان باتوں کا کوئی فائدہ پہنچے گا۔"

یہ بات ہم سب کے لئے بھی ہے۔ جب ہم اپنے بارے میں منفی باتیں کرتے ہیں تو اس سے نہ صرف ہم بُرا محسوس کرتے ہیں، لیکن اس قسم کی منفی گفتگو سے سُننے والوں پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے۔ جب پولس نے کہا کہ کوئی گندی بات تمہارے منہ سے نہ نکلے تو یہ بات کہنے کے بعد اگلی ہی آیت میں وہ کہتا ہے کہ "اور خدا کے پاک روح کو رنجیدہ نہ کرو" (افسیوں ۴:۳۰)۔ بلاشبہ، اس قسم کی باتیں خدا کے پاک روح کو رنجیدہ کرتی ہیں۔ یہ

ہماری اپنی روح کو بھی رنجیدہ کرتی ہیں۔ خدا نے ہمیں منفی باتیں سننے یا کہنے کے لئے تخلیق نہیں کیا ہے۔ اس لئے ہم میں سے کوئی کسی ایسے شخص کے ساتھ رفاقت رکھنا پسند نہیں کرتا جو ہمیشہ منفی گفتگو کرتا ہو۔

اگر کوئی شخص غلطی کرے اور کہے کہ "مجھے غلطی کر کے کوئی خوشی نہیں ہوئی، لیکن میں نے سبق سیکھ لیا ہے اور میں اگلی بار یہ غلطی نہیں دوہراؤں گا؛ خدا تیرا شکر ہو کہ میں نے اپنی قابلیت کے مطابق پہلے سے بہتر کیا ہے۔" تو اِس سے سب کی ترقی ہو گی۔ وہ شخص نہ صرف اپنے بارے میں اچھا محسوس کرے گا بلکہ اس کے ساتھ تمام سننے والے بھی۔ وہ شخص منفی رویہ اور برا محسوس کئے بغیر اپنے غلط کاموں کی ذمہ داری قبول کر رہا ہے۔ ہمیں بھی اس قسم کے رویے اور عمل کو اپنانے کی ضرورت ہے۔

اپنے بیٹے ڈینی کو منفی باتوں سے روکنے کے لئے اگلی بار جب میرا نشانہ چوک گیا تو میں نے سوچا کہ اب میں ڈینی کی طرح کروں گی اور پھر وہ سمجھ جائے گا کہ اس کا رویہ کتنا احمقانہ ہے۔

میں نے کہنا شروع کیا، "اوہ بے وقوف جائیس، تم کبھی بھی کوئی کام صحیح طرح سے نہیں کر سکتی۔" ڈینی نے میری بات نہیں سُنی تھی۔ اِس لئے میں نے اور بھی بُلند آواز سے یہ بات دوہرائی، اور اگرچہ جو کچھ میں کہہ رہی تھی وہ حقیقت میں سچ نہیں تھا تو بھی صرف منہ سے یہ الفاظ اَدا کرنے اور اپنے کانوں سے اِن کو سُننے سے میری روح اُداس ہو گئی۔

قوت آپ کی زبان میں ہے

" کیونکہ تو اپنی باتوں کے سبب سے راستباز ٹھہرایا جائے گا اور اپنی باتوں کے سبب سے

قصوروار ٹھہرایا جائے گا۔" متی ۱۲: ۳۷

اگر ہم اپنے بارے میں بری باتیں کریں گے، ہم مجرم کی طرح محسوس کریں گے۔ آئیں یسوع کے کلام پر پوری کوشش سے عمل کریں اور اپنے بارے میں مثبت گفتگو کریں، یہ عدم تحفظ کے احساس پر قابو پانے کا پہلا قدم ہے، اور کبھی اپنے بارے میں منفی باتیں نہ کریں۔ بلکہ ایسی باتیں کریں جو آپ کو قوت بخشتی ہیں اور ایسے الفاظ استعمال نہ کریں جو آپ کو کمزور کرتے ہیں۔

نشان کی طرف دوڑے ہوئے جانا

اے بھائیو! میرا یہ گمان نہیں کہ پکڑ چکا ہوں (ابھی اسی وقت) بلکہ صرف یہ کرتا ہوں (یہ میری واحد تمنا ہے)

کہ جو چیزیں پیچھے رہ گئیں اُن کو بھول کر آگے کی چیزوں کی طرف بڑھا ہو نشان کی طرف دوڑا ہوا جاتا

ہوں تاکہ اس انعام (سب سے بڑا اور آسمانی) کو حاصل کروں جس کے لئے خُدا نے مجھے مسیح یسوع میں

اُوپر بلایا ہے۔ افسیوں ۳: ۱۳۔ ۱۴

خداکو اس بات کی فکر نہیں ہے کہ ہم کامل ہو چکے ہیں یا نہیں بلکہ یہ کہ کیا ہم کاملیت کے نشان کی طرف دوڑ رہے ہیں؟ آپ کی گفتگو کی بنیاد یہ ہونی چاہیے کہ یسوع زندہ ہے اور آپ کی زندگی میں کام کر رہا ہے، اور آپ سے کتنی بڑی غلطی کیوں نہ ہو جائے یسوع کے بہائے ہوئے لہو میں وہ ڈھانپی جائے گی۔

2

مثبت (باتوں اور کاموں) کے لئے جشن منائیں

عدم تحفظ کے احساس پر فتح پانے کا دوسرا طریقہ پہلے طریقہ سے تعلق رکھتا ہے: اپنی ذات سے متعلق مثبت باتوں پر غور کریں اور ان سے متعلق گفتگو کریں۔

ہم نے سیکھا ہے کہ اپنے بارے میں منفی سوچ رکھنا اور گفتگو کرنا بے انتہا تباہ کن ہو سکتا ہے۔ اب ہم اپنی ذات سے متعلق مثبت سوچ اور گفتگو کی قوت کے بارے میں سیکھیں گے جو خدا کے کلام سے مطابقت رکھتی ہے۔

جیسا ہم نے سیکھ لیا ہے کہ اپنی ذات سے متعلق ہمارے خیال اور گفتگو انتہائی اہم ہیں۔ ہمیں ارادتاً اپنی ذات سے متعلق اچھّی چیزوں پر غور کرنا ہے۔ ہمیں اپنے اندر اچھّی باتوں کو تلاش کرنا اور ان پر غور کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے بارے میں گفتگو کرنی چاہیے۔

اگر ہم اپنے بارے میں منفی گفتگو کریں گے، تو اپنی ذات سے متعلق ہمارا نظریہ منفی ہو جائے گا۔ اور بہت دیر نہیں لگے گی کہ یہ منفی رویہ ہمارے اِرد گرد پھیل جائے گا۔ یہ بالکل سچ ہے کہ جب تک ہم اپنے تعلق سے اچھی رائے نہیں رکھیں گے دوسرے بھی ہمارے بارے میں اپنی رائے کو بلند نہیں کریں گے۔

جب میں ایسے لوگوں کے بیچ میں ہوتی ہوں جو پُر اعتماد ہوتے ہیں اور اس کا اظہار بھی کرتے ہیں تو میرے اندر اُن کے لئے خود بخود اعتماد پیدا ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ مجھ سے کہیں کہ وہ خود پر یقین نہیں کرتے، تو میرے لئے بھی اُن پر اعتماد کرنا مشکل ہو جائے گا۔

اِس اصول کا اطلاق ہم پر بھی ہوتا ہے، اگر ہم چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ ہم پر یقین کریں تو چاہیے کہ ہم ان پر اپنی ذات کے حوالہ سے خود اعتمادی کا اظہار کریں۔

جبار یا ٹڈے؟

اور ہم نے وہاں بنی عناق [جباروں] کو بھی دیکھا جو جبار ہیں اور جباروں کی نسل سے ہیں اور ہم تو اپنی ہی نگاہ میں ایسے تھے جیسے ٹڈے ہوتے ہیں اور ایسے ہی اُن کی نگاہ میں تھے۔ گنتی ۱۳:۳۳

گنتی کی کتاب میں ایک واقعہ ہے جس میں بارہ جاسوس وعدہ کی سرزمین میں بھیجے جاتے ہیں تاکہ وہاں کے حالات دریافت کریں۔ ان میں سے دس بُری خبر کے ساتھ واپس آتے ہیں اور دو اچھّی خبر لے کر آتے ہیں۔ وہ دس جو بُری خبر لے کر آئے تھے اُنہوں نے وہاں جباروں کو دیکھا اور ان سے خوف زدہ ہو گئے: ''ہم تو اپنی ہی نگاہ میں ٹڈے تھے، اور ایسے ہی اُن کی نگاہ میں تھے۔'' دوسرے الفاظ میں، ان کے دشمن اُن کو اُسی نگاہ سے دیکھ رہے تھے جس سے وہ اپنے آپ کو دیکھ رہے تھے۔

وہ دس جاسوس ہارے ہوئے واپس آئے۔ کیوں؟ کیا وہ اس سرزمین پر موجود جباروں پر فتح پانے کے قابل نہیں تھے؟ نہیں، بلکہ ان کے شکست خوردہ ہونے کی وجہ ان کا وہ نظریہ تھا جو وہ اپنے تعلق سے رکھتے تھے یعنی وہ منفی رویہ جو وہ اپنے بارے میں رکھتے تھے۔

مثبت اِقرار کی قوت

''تب کالب نے موسیٰ کے سامنے لوگوں کو چپ کرایا کہ کہا کہ چلو ہم ایک دَم جا کر اُس پر قبضہ کریں کیونکہ ہم اِس قابل ہیں کہ اُس پر تصرف کر لیں۔'' گنتی ۱۳:۳۰

یہاں ہم دو میں سے اُس ایک جاسوس کے اِقرار کو دیکھتے ہیں، جس کا نام کالب ہے۔ جب کہ زیادہ جاسوس ایک منفی بات پر متفق ہیں اور ان کا پلہ بھاری ہونے کے باوجود اس نے بتایا کہ ''ہم قابل ہیں۔'' اور اُس نے اپنے اُس اِقرار کی وجہ یہ بیان کی کہ خُدا نے اُن کو اس سرزمین میں جانے اور اس پر قبضہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

چونکہ ہم منفی گفتگو اور سوچ کے اس قدر عادی ہو چکے ہیں کہ یہ ہماری زندگی کا حصّہ بن چکی ہے اس لئے اس پر قابو پانے اور اس کو بدلنے کے لئے ہمیں سخت کوشش کرنی ہے اور خود سے مثبت اقرار کرنے ہیں۔

ہو سکتا ہے آپ کے خیال کے مطابق آپ خود سے باتیں نہیں کرتے۔ عین ممکن ہے کہ آپ خود سے باآوازِ

بلند باتیں نہ کرتے ہوں لیکن یہ حقیقت ہے کہ آپ کے اندر ہمیشہ "خود سے گفتگو" جاری رہتی ہے۔

میں آپ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتی ہوں کہ آپ اکیلے میں خود سے مثبت باتیں کرنا شروع کریں۔ مثال کے طور پر جب آپ نہار رہے ہوں یا اکیلے گاڑی چلا رہے ہوں۔ اُس وقت ارادتاً اپنے بارے میں اچھّی باتیں کریں۔

خُدا کے کلام کے مطابق اِقرار کریں

خُداوند کی عقل کو کس نے جانا کہ اس کو تعلیم دے سکے؟ مگر ہم میں مسیح کی عقل ہے۔ (مسیح کے احساسات اور ارادے)۔ ۱ کرنتھیوں ۲:۱۶

مثبت اقرار کرنے سے میری مراد یہ ہے کہ جو کچھ خُدا کا کلام ہمارے تعلق سے بیان کرتا ہے ہم اس کے مطابق اپنے تعلق سے باتیں کریں۔ مثال کے طور پر خدا کا کلام یہ بتاتا ہے کہ ہم میں مسیح کی عقل ہے۔ تو ہمیں اپنے بارے میں یہی بات دہرانی ہے۔

بائبل یہ بھی بتاتی ہے کہ خُدا نے ہمیں بلایا ہے۔ خُدا نے ہم میں سے ہر ایک کو میل ملاپ اور شفاعت کی خدمت کے لئے بلایا ہے (دیکھیں ۲ کرنتھیوں ۵:۱۸۔۲۰ اور ۱ تیمتھیس ۲:۱۔۳)۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم سب کو شفاعت کی نعمت ملی ہے بلکہ یہ کہ خُدا نے ہم میں سے ہر ایک کو بلایا ہے تاکہ وہ ہمیں استعمال

کرے اور۔۔۔۔۔۔ ہمیں اس بات کا اِقرار کرنا چاہیے۔

آیات کے مطابق اقرار کریں

"... دلیر ہو کر بے خوف خُدا کا کلام سُنانے کی زیادہ جرات کرتے ہیں۔" فلپیوں ۱:۱۴

کئی سال پہلے خُدا نے مجھے ابھارا کہ میں اپنی زندگی میں موجود باتوں کے تعلق سے ایک فہرست تیار کروں اور ان کا اقرار کروں۔ جب میں نے یہ فہرست تیار کر لی تو اس میں سو (۱۰۰) سے زائد باتیں شامل تھیں۔

اور میری فہرست میں شامل ہر ایک بات کلامِ خدا کے مطابق تھی۔ اس کام میں کافی وقت لگ گیا۔ لیکن اگر آپ خدا کے کلام میں سے تلاش کرنے کی کوشش کریں تو آپ کو بھی یہ خزانہ مل جائے گا۔

جب میں نے اِن باتوں کا اقرار شروع کیا، تو وہ باتیں فوراً میری زندگی میں رونما نہیں ہوئیں۔ یعنیٰ اس وقت تو وہ میری زندگی میں پوری نہ ہوئیں۔

مثال کے طور پر اُس وقت میں احساسِ جرم تلے دبی ہوئی تھی اگرچہ میں دن میں کئی بار کہتی تھی کہ "مسیح یسوع کے وسیلہ سے میں خدا میں راستباز ٹھہرائی گئی ہوں، بَرے کے لہو کے وسیلہ سے مجھے علیحدہ کیا گیا

اور پاک کیا گیا ہے، خُدا نے مجھے بلایا ہے اور وہ مجھے استعمال کرے گا۔"

اپنے تعلق سے میرے خیالات اتنے مسخ تھے کہ اکثر اوقات مجھے اپنے آپ کو قائل کرنا پڑتا تھا کہ خُدا میرے وسیلہ سے کام کر سکتا ہے اور میں ٹھیک ہوں۔

تقریباً چھ ماہ تک ہر روز دن میں ایک یا دو بار میں اس فہرست کو پڑھتی رہی۔ مجھے آج بھی اس فہرست کے بہت سے حصّے اچھّی طرح سے یاد ہیں۔ وہ الفاظ میرے اندر پختہ ہو چکے ہیں۔

خود پر یقین کریں کہ خُدا آپ کے وسیلہ سے کام کر سکتا ہے

"... ہم اس لائق نہیں ہیں کہ ان لوگوں پر حملہ کریں کیونکہ وہ ہم سے زیادہ زورآور ہیں" گنتی ۳۱:۱۳

خدا کو آپ کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر آپ خود پر یقین نہیں کریں گے، اگر آپ ان صلاحیتوں پر جو خُدا نے آپ کے اندر رکھی ہیں یقین نہیں کریں گے، آپ خود اپنی قیمت کو کم کر دیں گے۔ آپ تماشائی بن کر رہ جائیں گے اور اپنے بجائے دوسروں کو استعمال ہوتے ہوئے دیکھتے رہیں گے۔

خدا دانستہ طور پر دنیا کے کمزوروں اور بے وقوفوں کو چنتا ہے تاکہ حکیموں کو شرمندہ کرے تاکہ کسی فانی انسان کو خود پر فخر کرنے کا موقع اور وجہ نہ ملے (دیکھیں ا کرنتھیوں ۱:۲۷-۲۹)۔

خدا آپ کی کمزوریوں کے حوالہ سے اتنا فکرمند نہیں ہے جتنا آپ خود ہیں۔ گنتی ۱۳ باب میں جاسوسوں کے ساتھ مسئلہ یہ تھا کہ وہ خدا کی بجائے ان جباروں کو دیکھ رہے تھے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ اس سرزمین میں جبار تھے، لیکن چاہیے تھا کہ اسرائیلی اُن جباروں کو دیکھنے کے بجائے خُدا کی طرف نگاہیں لگاتے۔

میری زندگی میں بھی کچھ جبار ہیں۔ لیکن مجھے ان جباروں کو نہیں بلکہ خدا کو تکنے کی ضرورت ہے۔ مجھے چاہیے کہ میں اپنی نگاہیں خدا پر گاڑے رکھوں اور اِیمان رکھوں کہ جو وہ کہتا ہے اُسے کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔

آپ کو بھی ایسا ہی کرنا ہے۔ آپ کے اندر شاندار کام کرنے کی روح موجود ہے، لیکن اگر آپ ہمیشہ منفی رویہ، سوچوں اور الفاظ سے اُس روح کو دبا کر رکھیں گے تو وہ کبھی بھی آپ کو اس مقام تک پہنچانے کے لئے

نہیں اُٹھے گی جہاں خُدا آپ کو لے جانا چاہتا ہے تا کہ آپ اس پر قبضہ کر کے اُس کو لے لیں۔

خُدا مردوں کو زندہ کرتا ہے

چنانچہ لکھا ہے کہ میں نے تجھے بہت سے قوموں کا باپ بنایا[اُسے ہمارا باپ مقرر کیا] اُس خدا کے سامنے جس پر وہ ایمان لایا اور جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور جو چیزیں نہیں ہیں[جن کا اس نے پیشتر سے وعدہ کیا ہے] ان کو اس طرح بلا لیتا ہے کہ گویا وہ[پہلے سے] ہیں۔ رومیوں ۴:۱۷

ابرہام جانتا تھا کہ خدا کے کلام کے مطابق شخص بننا یا کام کرنا گناہ نہیں ہے۔

اگرچہ ابرہام کے کوئی اولاد نہ تھی تو بھی خدا نے ابرہام سے فرمایا کہ وہ بہت سی قوموں کا باپ ہو گا۔ یہ کس طرح ممکن ہو سکتا تھا؟ کیونکہ ابرہام ایک بوڑھا شخص تھا اور اُس کی بیوی سارا بانجھ تھی۔

لیکن خُدا "مردوں کو زندہ کرتا ہے"۔ اور اس نے سارا کے مردہ رحم اور ابرہام کے مردہ بدن کو زندگی بخشی اور یہ بات ثابت ہو گئی۔ اور خدا "ان چیزوں کو جو نہیں ہیں [جن کا اس نے پیشتر سے وعدہ کیا ہے] اِس طرح بُلا لیتا ہے کہ گویا وہ ہیں۔"

اس کلام کو بنیاد بنا کر چاہیے کہ ہم اپنے منہ سے اُن باتوں اقرار کریں جن کا خدا نے اپنے کلام میں وعدہ کیا ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم دیوانوں کی طرح جو چاہیں وہ کہتے پھریں۔ ہمیں صرف ان

باتوں کا اقرار کرنا ہے جن کا کلام میں وعدہ کیا گیا ہے۔

خُدا کے کلام کا اِقرار کرنے سے نتائج حاصل ہوتے ہیں

یوں تو خُدا اور انسان کی نظر میں مقبولیت اور عقل مندی حاصل کرے گا۔ امثال ۳:۴

میری زندگی میں بہت بڑے مسائل تھے۔ لیکن اب میں فتح کی زندگی بسر کر رہی ہوں کیونکہ خُدا کے کلام نے میری زندگی میں کام کیا ہے۔ لیکن ایسا نہیں تھا کہ ایک ہی رات میں میں نے فوری اور مکمل فتح کا تجربہ حاصل کر لیا۔ نہ ہی ایسا تھا کہ میں کبھی کبھی خُدا کا کلام سُننے کہیں چلی جاتی تھی یا کسی ٹیپ سے کبھی کبھار کلام سُن لیا کرتی تھی۔ بلکہ جب سے مجھے پاک روح کا بپتسمہ ملا اُس دن سے میں نے کلام کا لگاتار مطالعہ کیا۔ خدا کے کلام کو اپنی زندگی میں مسلسل جلال دینے کے وسیلہ سے میں نے فتح کا تجربہ کرنا شروع کیا۔

میں نے مقبولیت کی توقع کی کیونکہ ایک لمبے عرصہ تک میں نے اپنی مقبولیت کے لئے صحائف کا اِقرار کیا۔ بائبل بار بار بیان کرتی ہے کہ ہم خدا کی نظر میں مقبول ہیں اور یہ کہ خدا ہمیں انسانوں کی نظر میں مقبولیت بخشے گا۔ میں انسانوں کی نظر میں مقبولیت حاصل کرنے کی توقع کرتی ہوں۔ یہ کوئی بُری یا غرور کی بات نہیں ہے؛ یہ غیر مناسب بھی نہیں ہے۔ کیوں؟ کیونکہ خُدا نے اپنے کلام میں مجھ سے اس کا وعدہ کیا ہے۔

جب آپ اپنے لئے خُدا کے کلام میں موجود باتوں کا اِقرار کریں گے تو آپ کو مثبت نتائج ملیں گے لیکن

اس میں وقت اور محنت لگتی ہے۔

جب خُدا نے مجھے یہ باتیں سکھانا شروع کیں جو میں آپ کو اس کتاب میں سکھا رہی ہوں اس وقت میرا وزن بہت زیادہ تھا۔ میرا وزن بیس پچیس کلو زیادہ ہی ہوا کرتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ میں ایک بڑے آئینہ کے سامنے کھڑی ہو کر خود کو دیکھتے ہوئے یہ کہا کرتی تھی کہ "میں مناسب غذا استعمال کرتی ہوں، میں اچھّی دکھائی دیتی ہوں، میں اچھا محسوس کرتی ہوں اور میرا وزن ۱۳۵ پاؤنڈ ہے"

اُس وقت اِن میں سے کوئی بھی بات درست نہیں تھی۔ نہ تو میں مناسب خوراک استعمال کرتی تھی، نہ میں خوبصورت دکھائی دیتی تھی، نہ میں اچھّا محسوس کرتی تھی اور نہ ہی میرا وزن ۱۳۵ پاؤنڈ تھا۔ لیکن میں محسوس کرتی تھی کہ میرے لئے اتنا وزن ہی ہونا چاہئے اس لئے میں نے اپنے بارے میں اس کا اِقرار کرنا شروع کر دیا۔

میں دوسروں کے سامنے اِن باتوں کا اِقرار نہیں کرتی تھی کہ "دیکھو! میں کتنی خوبصورت ہوں، میں اچھّا محسوس کرتی ہوں اور میرا وزن ۱۳۵ پاؤنڈ ہے۔" یہ شخصی اِقرار تھا جو میں خود سے کیا کرتی تھی۔

جیسی ہماری گفتگو ہے ویسی ہی ہماری زندگی ہے

اِس لئے کہ ہم سب کے سب اکثر خطا کرتے ہیں۔ کامل شخص وہ ہے [کبھی غلط باتیں نہ کرنے والا] جو باتوں میں خطا نہ کرے۔ وہ سارے بدن کو بھی قابو میں رکھ سکتا ہے۔ یعقوب ۳:۲

خُداکے کلام کامثبت اِقرار ہر ایماندار کی زندگی کی پکّی عادت ہونی چاہیے۔

اگر اب تک آپ نے اِس عادت کو اپنانے کی کوشش شروع نہیں کی تو آج ہی سے شروع کریں۔ اپنے بارے میں اچھّی باتیں سوچنا اور کرنا شروع کریں:"میں خُداوند یسوع مسیح میں خُدا کی راستبازی ہوں۔ میں جو کام شروع کرتا/ کرتی ہوں اس میں مجھے کامیابی ملتی ہے۔ میرے اندر نعمتیں اور توڑے ہیں،اور خدا مجھے استعمال کر رہا ہے۔ میرے اندر روح کے پھل ہیں۔ میں محبت کی زندگی گزارتا/ گزارتی ہوں۔ خوشی میرے اندر سے بہتی ہے۔ میں مناسب خوراک استعمال کرتی ہوں،میں خوبصورت ہوں،میں اچھّا محسوس کرتی ہوں، جتنا میرا وزن ہونا چاہئے میرا وزن اتنا ہی ہے۔"

اگرچہ خدا ہماری مدد کرنا چاہتا ہے،بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ جب ہماری گفتگو درست ہوگی تو ہماری زندگی بھی درست ہوگی۔ یہ ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم خُدا کے کلام میں موجود مثبت باتوں کا اِقرار کرنے اور ان پر ایمان رکھنے کے وسیلہ سے اپنی زندگی میں خدا کی ان برکات کو حاصل کرسکتے ہیں جو ہمارے لئے ہیں۔

3

موازنہ کرنے سے گریز کریں

عدمِ تحفظ کے احساس پر قابو پانے کا اگلا قدم بہت سادہ ہے: کبھی بھی کسی سے اپنی زندگی کا موازنہ نہ کریں۔

اگر آپ میں اعتماد کی کمی ہے، تو یہ ایک اہم نقطہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ خود کو بالکل ٹھیک محسوس کرتے ہوں لیکن پھر اچانک اپنے کسی ہم خدمت کو اپنے سے بہتر کام کرتا ہوا دیکھ کر آپ کے اپنے بارے میں خیالات تبدیل ہو جائیں۔

دُعا کی مثال لیں۔ بہت دفعہ خُدا کے ساتھ شخصی تعلق بھی ہمارے لئے احساسِ جرم کا سبب بن سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ اپنا موازنہ کسی سے کریں اور سوچیں کہ میں اُس شخص کی طرح لمبی، اچھّی یا زیادہ "روحانی" دُعا نہیں کر رہا/رہی۔

موازنہ کرنے سے احساسِ جرم پیدا ہوتا ہے

جو تیرا اعتقاد ہے وہ خدا کی نظر میں تیرے ہی دل میں رہے۔ مبارک وہ ہے جو اس چیز کے سبب سے جسے وہ جائز رکھتا ہے اپنے آپ کو ملزم نہیں ٹھہراتا۔ رومیوں ۱۴:۲۲

میری زندگی میں ایک وقت ایسا تھا جب میں دن میں آدھا گھنٹہ دُعا کیا کرتی تھی۔ میں اِس سے بہت خوش تھی کیونکہ مجھے دن میں تیس منٹ دُعا کرنے کا مسح ملا تھا۔ اور میں خُداوند کے ساتھ آدھا گھنٹہ رفاقت میں رہ کر بالکل مطمین اور خوش تھی۔

پھر ایک دِن میں نے خُدا کے ایک خادم کو منادی کے دوران یہ کہتے ہوئے سُنا کہ وہ چار گھنٹے دُعا کرتا ہے اور ایسا کرنے کے لئے وہ بہت ہی اذیت ناک وقت پر اُٹھتا تھا۔ (کم از کم میرے لئے وہ وقت بہت اذیت ناک تھا۔۔۔ میرا خیال ہے کہ وہ صبح چار یا پانچ بجے اُٹھتا تھا۔) جب میں نے اُس کے ساتھ اپنا موازنہ کیا، تو مجھے لگا کہ میں بہت ہی بد بخت ہوں اور شاید میں خدا سے پیار ہی نہیں کرتی اگرچہ اس سے پہلے میں اپنی دعائیہ زندگی کے تعلق سے بہت مطمین تھی۔

میں نے بعض اوقات لوگوں کو منادی کے دوران یہ بھی کہتے سُنا ہے کہ خُدا ان کو رات کے پہروں میں دُعا کے لئے اُٹھاتا ہے۔ میں سوچتی ہوں "خُداوند میرے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ میں تو بستر میں پڑتے ہی سو جاتی ہوں!"

ایسی باتیں سُن کو مجھے کیوں بُرا محسوس ہوتا تھا؟ کیونکہ میں مسیح میں اپنی حیثیت کو نہیں پہچانتی تھی۔

خُدا کے کلام کی خادمہ ہوتے ہوئے میں نے یہ سیکھا ہے کہ مجھے بہت محتاط ہونے کی ضرورت ہے کیونکہ جن کے درمیان میں منادی کرتی ہوں ان میں سے بہت سے عدمِ تحفظ کا شکار ہیں۔ خطرہ یہ ہے کہ وہ میری گواہی سن میرے ساتھ اپنا موازنہ کریں گے۔ پس میں کتنی دیر دُعا کرتی ہوں، کس طرح دُعا کرتی ہوں یا کیا دُعا کرتی ہوں میں ان باتوں کے تعلق سے زیادہ باتیں نہیں کرتی۔

ہم سب منفرد ہیں

اور جو کوئی اِس طور سے مسیح کی خدمت کرتا ہے وہ خُدا کا پسندیدہ اور آدمیوں کا مقبول ہے۔

رومیوں ۱۴:۱۸

ہم اُس وقت تک بالکل صحیح محسوس کرتے ہیں جب تک ہم دوسروں سے اپنا موازنہ شروع نہیں کرتے۔ پھر اچانک سے ہم سوچنے لگتے ہیں کہ ہم میں کوئی بہت بڑی خرابی ہے۔

میں دِل سے آپ کو نصیحت کرتی ہوں کہ آپ دوسروں سے مقابلہ کرنا چھوڑ دیں: یعنی اپنی شکل و صورت، عہدہ، دُعا کے وقت اور روحانی نعمتوں کی تعداد کے بارے میں کسی سے موازنہ نہ کریں۔

اِسی طرح آپ اپنی ایذرسانیوں کا مقابلہ دوسروں کی ایذارسانیوں سے نہیں کر سکتے۔ آپ اپنے دکھوں کا موازنہ دوسروں کے دکھوں سے نہیں کر سکتے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض اوقات آپ کو مشکل حالات کا سامنا ہو۔

لیکن آپ دوسروں کی طرف دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ "میرے ساتھ ہی یہ کیوں ہو رہا ہے اور ان کی زندگی تو پھولوں کی سیج کی مانند ہے؟"

مثال کے طور پر، دو نوجوان خواتین جو ایک ہی محلے میں رہتی ہیں نئے سرے سے پیدا ہو کر نجات پا جاتی ہیں۔ دس سال گزر جانے کے باوجود دونوں اپنے شوہروں کی نجات کے لئے ایمان رکھے ہوئے ہیں لیکن ابھی تک دونوں میں سے ایک بھی نجات حاصل نہیں کرتا۔ پھر اُسی محلے میں رہنے والی ایک اور خاتون نئے سرے سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ خدا پر اپنے شوہر کی نجات کے لئے ایمان رکھتی ہے دو ہفتے بعد اس کا شوہر بھی نئے سرے سے پیدا ہو جاتا ہے، پاک روح سے معموری حاصل کرتا ہے اور منادی کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

خُدا جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے

کیونکہ میں تمہارے حق میں اپنے خیالات کو جانتا ہوں خُداوند فرماتا ہے یعنی سلامتی کے خیالات۔ برائی کے نہیں تا کہ میں تم کو نیک انجام کی اُمید بخشوں۔ یرمیاہ ۲۹:۱۱

اگر آپ اس بات کو نہیں سمجھیں گے کہ خدا آپ کی زندگی کے لئے ایک علیحدہ منصوبہ رکھتا ہے تو آپ اپنے اِرد گرد لوگوں کو دیکھ کر اُن کے ساتھ اپنی زندگی کا موازنہ کریں گے اور کہیں گے، "میرے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ میں دس سال سے دُعا کر رہا/رہی ہوں اور مجھے کوئی جواب نہیں ملا، اور تم نے دو ہفتے ہی دُعا کی اور دیکھو خدا نے تمہارے لئے کتنا بڑا کام کیا ہے۔"

بہت سے لوگ مجھے بتاتے رہتے ہیں کہ وہ کلیسیا میں خدمت کرتے ہیں، دہ یکی دیتے اور حتی المقدور اچھے کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے باوجود ایسا لگتا ہے کہ کوئی فرق نہیں پڑنے والا جب کہ ان کے ارد گرد بہت سے لوگ جو خواہش کرتے ہیں اور ان کو مل جاتا ہے۔ ایسا کیوں ہے ؟

میرے پاس اِس سوال کا کوئی مناسب جواب تو نہیں ہے، لیکن میں اتنا جانتی ہوں کہ: خُدا کو پتہ ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور ہمیں اِس بات پر اِیمان رکھنا چاہیے۔ اور اِس سچائی سے ایک عجیب اطمینان پیدا ہوتا ہے۔

اِیمان سے چلیں نہ کہ آنکھوں دیکھے پر

کیونکہ ہم اِیمان پر چلتے ہیں... نہ کہ آنکھوں دیکھے پر۔ ۲ کرنتھیوں ۵:۷

جن لوگوں کی زندگیوں میں خُدا کا بلاوا ہوتا ہے، اُنہیں ایسے حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے جن سے دوسرے لوگ کبھی بھی نہیں گزرتے۔

میری زندگی میں کچھ ایسے واقعات رونما ہوئے خاص کر چار اور پانچ سال کے عرصہ کے دوران جن کی وجہ سے میرے اندر خدمت کی غرض سے آنے والے لوگوں کے لئے گہری سمجھ اور ترس پیدا ہوا ہے۔

کچھ باتیں اور چیزیں ہاتھ رکھنے سے نہیں ملتیں وہ صرف شخصی تجربے سے ملتی ہیں۔ جو تجربات مجھے حاصل ہوئے ان کی مدد سے میں خدمت کے لئے تیار ہوئی۔

میری خدمت کے آغاز ہی سے میں یہ چلاتی اور دُعا کرتی تھی کہ "اَے خدا ایسا کیوں ہے؟ میں تجھ پر اِیمان رکھتی ہوں۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ میرے ساتھ یہ کیوں ہو رہا ہے۔"

بعض اوقات ہم کچھ چیزوں کو اُس وقت تک نہیں سمجھ پاتے جب تک ہم نتائج تک نہیں پہنچتے، جہاں سب طوفان تھم جاتے اور ہم فتح سے ہمکنار ہو کر شادمان ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے ان حالات کے ختم ہونے کے ایک سال یا زیادہ عرصہ بعد ہم جان لیں اور ہماری آنکھیں کھل جائیں گے اور ہم یہ کہہ سکیں کہ، "اب میں سب باتوں کو سمجھ گیا/گئی ہوں۔"

یا ہو سکتا ہے کہ ہم کبھی بھی سمجھ نہ پائیں۔ لیکن جب ہم خُدا پر بھروسہ کرنا سیکھ لیتے ہیں تو کچھ نہ سمجھنے کے باوجود بھی ہمارا اِیمان بڑھے گا۔

موازنہ نہ کریں، صرف پیروی کریں!

اُس نے اِن باتوں سے اشارہ کر دیا کہ وہ کس طرح کی موت سے خُدا کا جلال ظاہر کرے گا اور یہ کہہ کر اس سے کہا میرے پیچھے ہولے۔ پطرس نے مڑ کر اس شاگرد کو پیچھے آتے دیکھا جس سے یسوع محبت رکھتا تھا اور جس نے شام کے کھانے کے وقت اس کے سینہ کا سہارا لے کر پوچھا تھا کہ اَے خُداوند تیرا پکڑوانے والا کون ہے؟ پطرس نے اُسے دیکھ کر یسوع سے کہا اَے خداوند! اِس کا کیا حال ہو گا؟

یوحنا ۲۱:۱۹۔۲۱

جس طرح ہمیں اپنی نعمتوں اور توڑوں کا موازنہ دوسروں کی نعمتوں اور توڑوں سے نہیں کرنا چاہیئے اِسی طرح ہمیں دوسروں کی آزمائشوں اور دُکھوں سے اپنی آزمائشوں اور دُکھوں کا موازنہ بھی نہیں کرنا چاہیے۔

یسوع نے وقت سے پہلے پطرس پر ظاہر کیا کہ وہ کس قسم کے دکھوں سے گزرے گا۔ پطرس نے فوراً ہی اپنے دکھوں اور انجام کا موازنہ کسی اور کی زندگی سے کرنا چاہا اور کہا کہ "اِس کا کیا حال ہو گا؟"

"یسوع نے اس سے کہا اگر میں چاہوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے (بچا رہے، زندہ رہے) تو تجھ کو کیا؟ [تجھے اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہےَ] تو میرے پیچھے ہو لے!" (یوحنا ۲۱:۲۲)

ہمیں بھی وہ یہی کہتا ہے۔ ہمیں موازنہ نہیں کرنا بلکہ سُننا اور عمل کرنا ہے۔

دوسروں کی برکات کا لالچ نہ کریں

تو لالچ نہ کرنا خروج ۲۰:۱۷

جب آپ مشکل حالات سے گزریں اس وقت دوسروں کو دیکھ کر یہ نہ کہیں کہ "اے خدا میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ مجھے تو سخت مشکلات کا سامنا ہے اور وہ لوگ انتہائی بابرکت زندگی گزار رہے ہیں؟" اس قسم کے سوالات محض تکلیف ہی کا باعث بنتے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ یہ کہ لالچ کی نشاندہی کرتے ہیں۔

جب آپ کے بھائی اور بہنوں کو برکت ملتی ہے، اُن کے لئے خوش ہوں؛ جب وہ تکلیف میں ہوں تو اُن کے ساتھ ان کے دکھوں کو بانٹیں (دیکھیں رومیوں ۱۲:۱۵)۔ لیکن دوسروں کے ساتھ موازنہ نہ کریں۔ اس کے بجائے خدا پر بھروسہ کریں۔ یقین کریں کہ وہ آپ کی زندگی کے لئے انفرادی اور انتہائی خاص منصوبہ رکھتا ہے۔ اس بات کو جان کر محظوظ ہوں کہ سخت ترین حالات کے باوجود وہ آپ کی بہت فکر کرتا ہے اور ہر چیز کو آپ کی بہتری کے لئے تیار کر رہا ہے (دیکھیں ۱پطرس ۵:۷؛ رومیوں ۸:۲۸)۔

4

کمزوریوں کے بجائے صلاحیتوں پر توجہ کریں

اپنی انفرادیت کو قائم رکھنے،اپنے اعتماد کو بڑھانے اور عدمِ تحفظ کے احساس پر قابو پانے کے سلسلے میں یہ چوتھا نقطہ ہے: کمزوریوں پر نہیں بلکہ اپنی صلاحیتوں پر توجہ کریں۔ دوسرے الفاظ میں اپنی کمزوریوں پر نہیں بلکہ اپنی خوبیوں پر نگاررکھیں۔

اپنی صلاحیتوں پر دھیان کری

اور چونکہ اس توفیق کے موافق جو ہم کو دی گئی ہمیں طرح طرح کی نعمتیں (صلاحیتیں، توڑے، خوبیاں) ملیں اِس لئے جس کو نبوت ملی ہو وہ اِیمان اندزہ کے موافق نبوت کرے۔ رومیوں ۶:۱۲

ایک بہت مشہور اداکارہ ہیلن ہیز کا قد محض پانچ فٹ تھا۔ اُس کے اداکاری کے کام کے آغاز میں کسی نے اُس سے کہا کہ اگر اُس کا قد صرف چار انچ بڑا ہوتا تو وہ ایک بہت عظیم سٹیج اداکارہ بن سکتی ہے۔ اور چونکہ وہ اپنا قد تو نہیں بڑھا سکتی تھی اس لئے اُس نے سٹیج پر دراز قد دکھائی دینے کے لئے اپنے کھڑے ہونے کے انداز اور چال ڈھال پر محنت شروع کر دی۔

اُس نے اس کمزوری پر توجہ نہ دی کہ اس کا قد محض پانچ فٹ ہے بلکہ اپنی اداکاری کی صلاحیتوں پر دھیان دینا شروع کر دیا اور ہمت نہ ہاری۔ بعد میں اسے سکاٹ کی ملکہ میری کا کردار نبھانے کا موقع ملا جو قد میں سب سے لمبی تھی۔

اپنی کمزوریوں پر دھیان کرنے کی بجائے اپنی صلاحیتوں پر توجہ کریں۔

جس کام کے لئے خُدا نے آپ کو بلایا ہے آپ وہ کر سکتے ہیں

جو مجھے طاقت بخشتا ہے اُس میں میں سب کچھ کر سکتا ہوں۔ فلپیوں ۴:۱۳

کچھ دنوں پہلے میں نے ایک گرجا گھر کے اُوپر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ "خُدا پر بھروسہ کریں، خود پر یقین کریں اور آپ سب کچھ کر سکتے ہیں۔" یہ بات درست نہیں ہے۔

پہلے میں بھی اپنی زندگی میں ایسا ہی سوچتی تھی اور اگر اُس وقت میں نے یہ بات پڑھی ہوتی تو میں ضرور

"آمین!" کہتی لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ آپ اور میں جو بھی چاہیں وہ نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم وہ سب کچھ کر سکتے ہیں جس کے لئے خدا نے ہمیں بلایا ہے۔ اور ہم وہ بن سکتے ہیں جس کا خُدا ہم سے تقاضا کرتا ہے۔
اس حصّہ میں ہمیں توازن کی ضرورت ہے۔ ہم تشویقی (تحریکی) سیمنارز پر جا سکتے ہیں جہاں لوگوں کے جذبات کو اُبھارا اور یہ کہا جاتا ہے کہ "آپ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ آپ سوچیں کہ آپ کر سکتے ہیں؛ یقین کریں کہ آپ کر سکتے ہیں؛ اِقرار کریں کہ آپ کر سکتے ہیں۔۔۔۔ اور آپ کر سکتے ہیں!" کسی حد تک تو یہ بات درست ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر ہم اس بات کو بڑھاوا دیں تو یہ ہمیں انسانیت میں لے جائے گا۔ ہمیں اپنے تعلق سے وہ بات کرنی چاہیے جو خُدا کا کلام کہتا ہے۔

ہم وہ کر سکتے ہیں جس کے لئے ہمیں بلایا گیا ہے اور جس کام کی ہمیں توفیق ملی ہے۔ اور مختلف طریقے ہیں جن سے ہم اپنی زندگی میں موجود فضل کی نعمتوں کو پہچان سکتے ہیں۔

میں نے اپنے تعلق سے بھی یہ سیکھا ہے کہ: جب میں بہت زیادہ جھنجھلا جاتی ہوں تو میں سمجھ جاتی ہوں کہ یا تو میں اپنی مرضی سے کام کر رہی ہوں اور مجھے خُدا کا فضل نہیں مل رہا، یا یہ کہ میں کچھ ایسا کر رہی ہوں جس کو شروع کرنے کے لئے مجھے فضل ملا ہی نہیں۔

خُدا کے فضل کو ہیچ (بیکار) نہ جانے

میں خُدا کے فضل کو بیکار نہیں کرتا... گلتیوں ۲:۲۱

خُدا نے ہمیں پریشان ہونے کے لئے نہیں بلایا۔

ہم میں سے ہر ایک نعمتوں، توڑوں اور صلاحیتوں اور قابلیتوں سے معمور ہے۔ اگر ہم خُدا کے ساتھ مل کر کام کریں تو ہم خدا کی طرف سے بہترین انعام حاصل کریں گے۔ لیکن اگر ہم ایسے اُونچے اُونچے خیال باندھیں اور اپنے سامنے ایسے مقاصد رکھیں جو ہماری قابلیتوں سے بہت بُلند ہیں اور خدا کے فضل کی نعمتوں سے پرَے ہیں تو ہم پریشان ہو جائیں گے۔ ہم نہ صرف وہ کرم کرنے میں ناکام ہوں گے بلکہ عین ممکن ہے کہ ہم اپنی ناکامی کے لئے خُدا کو موردِ الزام ٹھہرانے لگیں۔

مسیح میں ہر کام کے لئے قوت

جو مجھے طاقت بخشتا ہے اُس میں میں سب کچھ کر سکتا ہوں [میں کسی بھی قسم کے حالات کے لئے تیار ہوں اور اُس کے وسیلہ سے کسی بھی چیز کا سامنا کر سکتا ہوں جو میرے اندر قوت ڈالتا ہے؛ مسیح کی قوت میرے لئے کافی ہے]۔ فلپیوں ۴:۱۳

اگر ہم اِس آیت کو بائبل مقدس کے سیاق وسباق میں سے نکال کر پیش کریں تو ایسا لگتا ہے کہ ہمارے اندر اپنی خواہش کے مطابق سب کام کرنے کی قابلیت موجود ہے، کیا ایسا نہیں لگتا؟ اگر ہم اپنی من پسند آیات کو

بائبل مقدّس میں سے چن لیں، تو جو چاہیں ان میں سے پیغام اخذ کر سکتے ہیں۔ لیکن آئیں ہم اس آیت کا مطالعہ سیاق وسباق میں کریں تاکہ اس کا اصل پیغام جان سکیں۔ اس باب کی دسویں آیت سے شروع کریں گے:

میں خُداوند میں بہت خوش ہوں کہ اب اتنی مدت کے بعد تمہارا خیال میرے لئے سر سبز ہوا۔ بے شک تمہیں پہلے بھی اس کا خیال تھا مگر موقع نہ مِلا۔

فلپیوں کی کلیسیا کے لوگوں نے پولس کے لئے ہدیہ بھیجا جس کی وجہ سے وہ بہت خوش ہوا۔ اور اُس نے ان کو یہ کہنے کے لئے یہ خط لکھا کہ "پیارے دوستو، میں بہت خوش ہوں کہ تم نے ایک بار پھر بہت عرصہ کے بعد میری طرف دھیان کیا ہے۔" اسکے بعد وہ گیارہ اور بارہ آیت میں آگے بڑھتے ہوئے کہتا ہے کہ: یہ نہیں کہ میں محتاجی کے لحاظ سے کہتا ہوں کیونکہ میں نے یہ سیکھا ہے کہ جس حالت میں ہوں اُسی پر راضی رہوں (مطمئن رہوں اور پریشان اور مضطرب نہ ہوں)۔ میں پست ہونا بھی جانتا ہوں...

(اِس کا مطلب ہے کہ ایسا وقت بھی تھا جب پولس کے پاس ضرورت کے مطابق سب کچھ نہیں تھا، یعنی ایسا وقت بھی تھا جب اُس کے حالات اُس کی مرضی کے مطابق نہیں تھے۔)

...اور بڑھنا بھی جانتا ہوں۔ ہر ایک بات اور سب حالتوں میں میں نے سیر ہونا بھوکا رہنا اور بڑھنا گھٹنا سیکھا ہے۔

پولس کے پیغام کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ جس بھی کام کا اِرادہ کرتا ہے وہ کر لیتا ہے بلکہ یہ ہے کہ اس نے ایک ایسا راز جان لیا ہے جس کے وسیلہ سے وہ ہر قسم کے حالات میں بہترین کار کردگی کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔ یہ آیت دراصل اس سیاق و سباق میں بیان کی گئی تھی جب کہ ہم اکثر اس کی یہ تشریح سنتے ہیں کہ ہم میں کام کی صلاحیت موجود ہے یعنیٰ میں "مسیح میں سب کچھ کر سکتا ہوں"۔

"سب کچھ کر سکتا ہوں" کی حقیقت

جو مجھے طاقت بخشتا ہے اُس میں میں سب کچھ کر سکتا ہوں [میں کسی بھی حالات کے لئے تیار ہوں اور اس کے وسیلہ سے کسی بھی چیز کا سامنا کر سکتا ہوں جو میرے اندر قوت ڈالتا ہے؛ میں مسیح کی قوت میرے لئے کافی ہے]۔ فلپیوں ۴:۱۳

جب ہم تیرہ آیت کا مطالعہ سیاق و سباق میں کرتے ہیں تو ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ اصل میں پولس یہ کہہ رہا ہے کہ: "خدا نے میری زندگی میں ایک کام کیا ہے۔ میرے پاس ضرورت کی تمام چیزیں ہوں نہ ہوں میں نے پُرسکون رہنے کا راز جان لیا ہے۔ میں نے نہ صرف اچھّے حالات میں فروتن رہنا سیکھ لیا ہے بلکہ میرے اندر برے حالات کا سامنا کرنے کی بھی قوت موجود ہے۔ میں مسیح کے وسیلہ سے جو مجھے طاقت بخشتا

ہے زندگی کے مختلف حالات کا سامنا کرنے کی اہلیت رکھتا ہوں۔"

فلپیوں ۴: ۱۳ کو اکثر سیاق وسباق سے نکال کر پیش کیا جاتا ہے، اور اِس لئے ہم یقین کرنے لگتے ہیں کہ جو ہمیں اچھا لگتا ہے جب اور جہاں ہم چاہتے ہیں ہم وہ کرسکتے ہیں۔ یہ سچ نہیں ہے۔ ہمیں خدا کی مرضی کے مسح کے نیچے رہنے کی ضرورت ہے۔

مسح میں رہیں

اور جو ہم کو تمہارے ساتھ مسیح میں قائم کرتا ہے اور جس نے ہم کو مسح کیا وہ خدا ہے۔ ۲ کرنتھیوں ۱:۲۱

ہوسکتا ہے کہ جس کام کے لئے خُدا نے آپ کو مسح اور مخصوص نہیں کیا اس کو کرتے ہوئے آپ نے اپنی زندگی میں گہرے اضطراب کا تجربہ کیا ہو۔ آپ نے سوچا کہ یہ خُدا کی مرضی ہے، اور پھر بعد میں آپ کو معلوم ہوا ہو کہ وہ خُدا کی مرضی کے مطابق نہیں تھا۔ اگر آپ کو ایسا تجربہ ہوا ہے تو آپ ایسا کرنے والے تنہا نہیں ہیں۔ میں نے اور بہت سے اور لوگوں نے بھی ایسا کیا ہے۔ لیکن پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم کس طرح جانیں کہ جو کام ہم کر رہے ہیں وہ خدا کی مرضی کے مطابق ہے؟

اگر آپ کا اِیمان ہے کہ خدا نے کسی بات کے تعلق سے آپ سے کلام کیا ہے۔۔۔ اور اُس کی بنیاد کلام میں ہے، اور آپ کے دل میں اُسکے لئے اطمینان ہے۔۔۔ تو پھر آگے بڑھیں۔ لیکن اگر آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ

آپ کی ساری جد و جہد کے باوجود کوئی کام بن نہیں پڑتا تو اپنی زندگی پتھر کی دیوار کے ساتھ سر پٹختے نہ گزار دیں یعنی جس کام میں خدا کی مدد شامل نہ ہو اسے کے لئے زور نہ لگاتے رہیں۔ اگر مسح نہیں ہے، تو کام پورا نہیں ہو گا۔

کچھ لوگ اپنی پوری زندگی مردہ گھوڑے کو دوڑانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں میں نے کسی کو یہ کہتے سنا، "گھوڑے کو مرے ہوئے سات سال ہو چکے ہیں۔۔۔۔ اب وقت ہے کہ اِس پر سے اُتر جائیں"

اپنا حصہ کا کام کریں،اور جو آپ کی نظر میں صیح ہے وہ کریں،اپنی صلاحیت کے مطابق خدا کی قیادت کی پیروی کریں، پھر نتائج اُس کے ہاتھ میں چھوڑ دیں۔ اِس طریقہ سے آپ جو کر سکتے ہیں وہ کریں گے لیکن آپ اپنی ساری زندگی وہ کام کرنے میں نہیں گزاریں گے جو آپ نہیں کر سکتے بلکہ اصل میں وہ خدا کا کام ہے۔

خُدا کے ہاتھ میں سونپ دیں

...اور سب کاموں کو انجام دے کر قائم رہ سکو۔ افسیوں ٦:١٣

یاد رکھیں کہ اگر خدا نے آپ کو کسی کام کے لئے بلایا ہے تو اپنے حصہ کا کام کریں اور مضبوطی سے قائم رہیں۔ جب آپ وہ سب کچھ کر لیں جو آپ کر سکتے ہیں تو حالات کو خدا کے ہاتھ میں سونپ دیں اور اپنے کاموں میں

مشغول ہو جائیں۔ اگر وہ اپنے حصہ کا کام نہیں کرتا تو شاید ابھی وقت نہیں ہے؛ یہ درست نہیں ہے یا یہ آپ کے لئے نہیں ہے۔

لوگ اکثر مجھ سے سوال کرتے ہیں، ''جو کام آپ کر رہی ہیں ہم وہ کس طرح کر سکتے ہیں؟ خدا نے مجھے آپ کی طرح منادی کرنے کے لئے بلایا ہے۔ ہمیں بتائیں کہ آپ نے کس طرح سے آغاز کیا۔'' میں ان کو جواب دیتی ہوں، ''یہ آسان نہیں ہے، میں آپ کو تین اسباق میں خدمت شروع کرنے کے تعلق سے نہیں سکھا سکتی۔ لیکن اگر خدا نے آپ کو بلایا ہے، وہ دروازے کھولے گا۔ وہ آپ کو لے گا، تیار کرے گا، پیسہ مہیا کرے گا، مقبولیت بخشے گا اور اس کام کو پورا کرے گا۔''

اگر آپ ایمان رکھتے ہیں کہ خدا نے آپ کو بلایا ہے تو یہ اقرار کرنے میں کوئی برائی نہیں کہ کسی دوسرے شخص کی خدمت کی مانند آپ کو بھی خدمت ملی ہے۔ اِیمان ہونے کے باوجود یہ بات بہت ضروری ہے کہ آپ خلوت میں اس بات کا اقرار کریں نہ کہ سب کے سامنے۔ اس کو اپنے اور خدا تک محدود رکھیں جب تک خدا اس بات کو مشہور نہ کر دے۔ اگر یہ خدا کی آرزو ہے تو آپ اس کو پورا ہوتے ہوئے دیکھیں گے۔ لیکن اگر یہ خدا کی طرف سے نہیں ہے تو کچھ نہیں ہو گا اور اس سے آپ کی عزتِ نفس بھی مجروع نہیں ہو گی۔

آپ کو خود پر بھروسہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کسی ایسے شخص کو دیکھنا جو خدمت یا کاروبار میں کامیاب ہے اور یہ کہنا کہ ''میرا ایمان ہے اگر خدا مجھے اس مقام تک پہنچانا چاہتا ہے تو وہ مجھے وہاں تک پہنچنے کی صلاحیت بھی بخشے گا۔ میرے اندر صلاحیت اور قابلیت موجود ہے۔'' صرف اس بات کی یقین دہائی کر لیں کہ یہ آپ کے لئے خدا کی مرضی ہے نہ کہ آپ کی اپنی خود غرضانہ خواہش۔ اگر یہ خدا کی مرضی ہے تو اس میں آپ کو خوشی ملے گی۔

وہ کریں جس سے آپ کو خوشی ملتی ہے، اپنا کام شوق سے کریں!

اگر خدا نے آپ کو کسی کام کے لئے بلایا ہے تو مخالفت کے باوجود آپ اس کام کو خوشی سے کریں گے۔

بعض اوقات ڈیو اور مجھے رات کو تین بجے اُٹھنا پڑتا ہے تاکہ ہم مخصوص جگہ پر پہنچیں اور سونے کے لئے مشکل سے تین گھنٹے ہی ملتے ہیں۔ اور اکثر نیند پوری کرنے کے لئے مجھے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ہی سونا پڑتا ہے۔۔۔۔ اور گاڑی کی پچھلی سیٹ پر سونا گھوڑے کی پیٹھ پر سونے کے مترادف ہے۔ اور دورانِ سفر جو بیت الخلا ہمیں استعمال کرنے پڑتے ہیں وہ بھی اچھّے نہیں ہوتے۔ اور کچھ ریستوران بھی جہاں ہم کھانا کھاتے ہیں اچھے نہیں ہوتے۔ بعض اوقات جن ہوٹلوں میں ہم ٹھہرتے ہیں وہ بہت ہی بُرے ہوتے ہیں اور جب میں سو کر اُٹھتی ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ میں سو سال کی بوڑھی ہوں۔ بعض اوقات مجھے اپنے بستر پر ہی مطالعہ کرنا پڑتا ہے کیونکہ ہوٹل کے کمرے میں پڑھنے کے لئے کوئی میز موجود نہیں ہوتی۔

پولس کی طرح میرے شوہر اور مجھے بارہا ناپسندیدہ حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن جو کام میں کر رہی ہوں وہ مجھے پسند ہے۔ اور اگر یہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو میں کس طرح یہ کام خوشی سے کر سکتی تھی؟ تمام تر مشکلات اور دشواریوں کے باوجود سارے ملک میں سفر کرنا اور خُداوند کا کام کرنا ہمیں پسند ہے۔

اگر خُدا نے آپ کو کسی کام کے لئے بلایا ہے، وہ آپ کو اس کام کے لئے توفیق بخشے گا۔ اگر آپ اس کر کرنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں اور یہ کہتے رہتے ہیں ”مجھے اِس کام سے نفرت ہے“ تو پھر کچھ گڑبڑ ہے!

خُدا ترقی دیتا ہے

کیونکہ سرفرازی نہ تو مشرق سے نہ مغرب سے اور نہ جنوب سے آتی ہے۔ بلکہ خدا ہی عدالت کرنے والا ہے۔
وہ کسی کو پست کرتا ہے اور کسی کو سرفرازی بخشتا ہے۔ زبور ۷۵:۶۔۷

اکثر لوگ ایک دوسرے سے یہ سوال کرتے ہیں کہ "آپ کا پیشہ کیا ہے؟" ان کا جواب سُن کو بعض اوقات ہم اپنے رویہ سے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اُنہیں اپنے موجودہ پیشہ کو چھوڑ کر کسی اعلیٰ عہدہ کی خواہش کرنی چاہیے۔

خُدا پر بڑے عہدے یا ذمہ داری کے لئے اِیمان رکھنا اچھّی بات ہے، لیکن جہاں خُدا نے ہمیں رکھا ہے اس پر قائم رہنا بھی قابِل قبول بات ہے۔

بعض اوقات خدا ہمیں کسی ایسے کام کی توفیق بھی بخش سکتا ہے جس کو کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی تربیت نہیں ہوتی۔ لیکن کچھ عدمِ تحفظ کا شکار لوگ یہ سوچتے ہیں کہ کسی اعلیٰ عہدے پر پہنچ کر ہی وہ دنیا میں نام اور عزت حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ خُدا کی رہنمائی کے بغیر آگے بڑھتے ہیں، اُن کی نیت ٹھیک نہیں ہوتی اور وہ اپنے منہ کے بَل گر جاتے ہیں۔

میں نے یہ سیکھا ہے کہ جو مقام اور عہدہ خدا ہمیں نہیں دینا چاہتا اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا بے وقوفی ہے۔ ہم جسمانی مشقت کر کے کام نکالنے کی کوشش کریں گے لیکن نتائج سے کبھی بھی مطمین نہیں ہوں گے۔

پس خدا کے قوی ہاتھ کے نیچے فروتنی سے رہو[خود کو گھٹائیں،اپنے اندازے کے موافق نیچا کریں) تا کہ وہ تمہیں وقت پر سربُلند کرے۔(۱پطرس ۵:۶)

جب وہ سمجھتا ہے کہ ہم پورے طور پر تیار ہیں اس وقت خدا ہماری زندگیوں میں کام کرتا ہے۔اپنے اِرادے بُلند رکھیں، لیکن جہاں آپ ہیں اُس جگہ بہترین کام سرانجام دینے کی طرف دھیان کریں،یہ جانے کہ کیا خُدا آپ کو ترقی دینا چاہتا ہے اور کب، کیونکہ وہ ایسا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

صلاحیت پر توجہ کریں

لیکن یہ سب تاثیریں (نعمتیں، کامیابیاں، قابلیتں) وہی ایک (پاک) روح کرتا ہے اور جس کو (ٹھیک) جو چاہتا ہے بانٹتا ہے۔ ۱کرنتھیوں ۱۲:۱۱

ہر شخص کو جس قدر اپنی صلاحیتیں استعمال کرنے کا فضل ملا ہے پاک روح اسی اندازے کے موافق نعمتیں اور توڑے بانٹتا ہے۔اگر ہمارے پاس تو ایک ہی نعمت ہے اور کسی اور کے پاس پانچ نعمتیں ہیں تو خدا ہم سے ناخوش نہیں ہو گا۔لیکن وہ اُس وقت ناخوش ہوتا ہے جب ہم اُس ایک نعمت کو بھی جو ہمارے پاس

ہے چمکاتے نہیں ہیں (دیکھیں متی ۲۵: ۱۴۔۳۰)۔

گنتی کی کتاب میں ہم دیکھتے ہیں کہ بارہ جاسوسوں کو وعدہ کی سرزمین میں جاسوسی کے لئے بھیجاجاتا ہے جس کو لینے کاحکم خدانے ان کو دیا تھا۔ ان میں سے دس یہ کہتے ہوئے لوٹتے ہیں کہ "اس سرزمین پر تو جبار ہیں اور ہم اس پر قبضہ نہیں کرسکتے۔" لیکن ان میں سے دو نے یہ کہا کہ "ہاں، وہاں جبار تو ہیں لیکن ہم اس پر قبضہ کرنے کے لائق ہیں کیونکہ ہمیں خدانے ایسا کرنے کاحکم دیا ہے۔"

دس عبرانی جاسوسوں نے اپنی کمزوریوں پر نگاہ کی؛ دو نے اپنی صلاحیتوں کی طرف دیکھا۔ دس جاسوسوں نے جباروں کی طرف دیکھا؛ دو نے خُدا کی طرف دیکھا۔

اگر آپ خود کو پسند کرنا، کامیاب ہونا اور خدا کی مرضی کے مطابق عمل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اپنی صلاحیتوں پر۔

5

اپنی نعمتوں کو استعمال کریں

عدمِ تحفظ کے احساس پر غالب آنے کے لئے یہ پانچواں نقطہ ہے: کوئی ایسا کام تلاش کریں جو آپ کو پسند ہے اور جس میں آپ مہارت رکھتے ہیں اور اُسے بار بار کریں۔ آپ جانتے ہیں کیا ہو گا؟ آپ کو کامیابی ملے گی کیونکہ آپ وہ کام کر رہے ہیں جو آپ کی نعمت ہے۔ اور آپ اپنے تعلق سے اچھّا محسوس کرنے لگیں گے کیونکہ آپ کو مسلسل ناکامی کا منہ نہیں دیکھنا پڑے گا۔

اپنی نعمت کو پہچانیں

اگر خدمت [جس کی نعمت خدمت ہو] ملی ہو تو خدمت میں لگا رہے۔ اگر معلم ہو تو تعلیم میں مشغول رہے۔

رومیوں ۱۲: ۷

کلام میں یہ نہیں لکھا کہ ”اگر تو معلم ہے تو تعلیم دے لیکن ساتھ ہی ساتھ پرستار بننے کی پوری کوشش میں لگا رہ۔“

میری زندگی میں ایک ایسا وقت تھا جب مجھے خود پر بہت غصّہ آتا تھا کیونکہ میرے پاس صرف کلام کی تعلیم دینے کی نعمت تھی۔ لیکن میں وہ سب کام بھی کرنا چاہتی تھی جو دوسرے لوگ کر رہے تھے۔ میں کوشش کرتی اور دُعا کرتی تھی اور ”قلعوں کو ڈھاتی تھی“۔ میں نے ابلیس سے کہا، ”میں اور زیادہ کام کر سکتی ہوں!“ لیکن میں ایک ایسے مقام پر پہنچ گئی جہاں میں نے جان لیا کہ مجھے صرف کلام کی منادی کرنے ہی سے سکون ملتا ہے۔

میں نے اپنی زندگی کا ایک سال ٹماٹر اُگانے اور اپنے شوہر کے کپڑے سینے کی کوشش میں صرف کر دیئے کیونکہ میرے پڑوس میں ایک خاتون ایسا کرتی تھی۔ میں نے اپنی زندگی کا موازنہ اس کے ساتھ کیا اور اس نتیجہ پر پہنچی کہ ضرور میرے ساتھ کوئی مسئلہ ہے کیونکہ میں ایک عام خاتونِ خانہ کی طرح کام نہیں کرتی۔ سچ تو یہ ہے کہ میں ٹماٹر اُگانا نہیں چاہتی تھی۔ اور میں اپنے شوہر کے لئے کپڑے بھی سلائی کرنا نہیں چاہتی تھی۔ لیکن میں دوسروں کی مانند کام کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔

وہ کام نہ کرتے جائیں جو آپ اچھّی طرح نہیں کر سکتے

اگر خُداوند ہی گھر نہ بنائے تو بنانے والے کی محنت عبث ہے۔ زبور ۱۲۷:۱

میں نے ایک سال ایسا کام کرنے کی کوشش میں گزار دیا جو میں اچھّے طریقہ سے نہیں کر سکتی تھی۔ ہر روز مجھے ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ میں بے حد نااُمید ہو چکی تھی۔ میں پورا دن ایک قمیض سلائی کرنے میں گزار دیتی تھی اور پھر اچانک کسی ایک طرف سے اُلٹی سلائی لگا دیتی تھی اور پھر گھنٹوں اُس سلائی کو اُدھیڑنے میں لگی رہتی تھی۔ میں مسلسل ناکامی کے احساس میں رہتی تھی۔

جس کام میں آپ اچھّے نہیں ہیں اپنا زیادہ وقت اُس کو کرنے کی کوشش میں ضائع نہ کریں۔ اس کے بجائے خدا سے کہیں کہ وہ آپ کی رہنمائی کرے تاکہ آپ جان سکیں کہ آپ کس کام میں مہارت رکھتے ہیں۔ عام طور پر آپ جن کاموں کو کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں وہی وہ کام ہیں جن میں آپ مہارت بھی رکھتے ہیں۔

خدا کبھی بھی ہمیں وہ کام کرنے کے لئے نہیں کہے گا جس سے ہم اپنی ساری زندگی نفرت کرتے آئے ہیں۔ تو پھر ہم کیوں وہ کام کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں جو ہم کر نہیں سکتے؟ کیوں نہ کسی ایسے کام کی تلاش کریں جس میں ہم مہارت رکھتے ہیں اور وہی کریں؟ آپ حیران ہوں گے کیوں کہ آپ کو بہت اچھا محسوس ہو گا۔

مسح کی تلاش کریں

اور تمہارا وہ مسح جو اُس کی طرف سے کیا گیا تم میں قائم (ہمیشہ کے لئے) رہتا ہے اور (پس) تم اِس کے محتاج نہیں کہ کوئی تمہیں سکھائے۔ ۱یوحنا۲:۲۷

خدمت میں بہت سے لوگ دوسروں کی تقلید میں ایسے کام کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں جس کے لئے وہ مسح نہیں کئے گئے۔

اپنے سفر کے دوران پورے ملک میں میں ایسے خادموں سے ملی ہوں جو دوسری کلیسیاؤں اور لوگوں کی طرح کام کرنے کی پوری کوشش میں ہیں اگرچہ خدا نے اُنہیں ایسا کرنے کے لئے مسح نہیں کیا۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر وہ دوسروں کی مانند کام نہیں کریں گے تو وہ ان کی مانند اچھّے نہیں ہو سکتے۔

ہم صرف وہ کام کر سکتے ہیں جس کے لئے خُدا نے ہمیں مسح کیا ہے۔ اگر ہم کچھ اور کریں گے تو ہم مسلسل دباؤ کا شکار رہیں گے۔

خدا کے فضل سے آگے نکلنے کی کوشش نہ کریں

یوحنا نے جواب میں کہا انسان کچھ نہیں پا سکتا [وہ کسی بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا، وہ خود سے کچھ حاصل نہیں کر سکتا] جب تک اس کو آسمان سے نہ دیا جائے [انسان کو اس نعمت پر قناعت کرنا چاہیے جو اس کو آسمان سے دی گئی ہے؛ اس کے علاوہ کوئی وسیلہ نہیں ہے]۔ ایوحنا ۳:۲۷

کسی انسان کو کتنا ملتا ہے؟ وہ کیا دعویٰ کر سکتا ہے؟ وہ اپنے لئے کتنا لے سکتا ہے؟ صرف اتنا ہی جتنا اُسے آسمان سے عطا کیا جائے گا۔

مسیحی ہونے کی حیثیت سے ہمیں مطمیئن رہنا چاہئے۔ اگر میں دوسرے منادوں کی طرح کلام نہیں سُنا سکتی تو مجھے اپنے منادی کے طریقے سے خوش رہنا چاہیے۔ اگر میری خدمت فلاں بھائی یا فلاں بہن کی طرح بہت بڑی نہیں ہے تو بھی مجھے اس پر مطمیئن رہنا چاہیے جو میرے پاس ہے۔

آپ اور میں اپنی زندگی میں خدا کے فضل سے آگے نہیں نکل سکتے۔ ہم محض خواہش کرنے سے خدا کوئی نعمت حاصل نہیں کر سکتے۔ پاک روح ہمیں اپنی مرضی کے مطابق نعمتیں بخشتا ہے اور جو ہمیں ملتا ہے ہمیں اس میں خوش ہونا چاہیے۔

بعض اوقات خدا ہمیں کوئی نعمت دینا چاہتا ہے لیکن وہ ہمیں اپنے وقت پر نوازے گا۔ جب تک خدا آسمان سے حکم جاری نہ کرے اُس وقت تک ہمارے کوشش کرنے، بھڑکنے اور زور آزمائی کرنے، لڑنے جھگڑنے اور شکایت کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہونے والا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ ہم کس وقت وہ سب حاصل کریں گے جو خدا ہمیں دینا چاہتا ہے؟ جب وہ ہمیں دینے کے لئے راضی ہو جائے گا۔ اس وقت تک ہم حاصل نہیں کر پائیں گے، پس جو کچھ ہمارے پاس ہے ہم اُس پر قناعت کرنا سیکھیں (دیکھیں عبرانیوں ۵:۱۳)۔ ہمیں یہ بات یاد رکھنی ہے کہ "باپ جانتا ہے کہ ہمارے لئے کیا بہتر ہے!"

اپنی نعمتوں کو استعمال کریں

اور چونکہ اُس توفیق کے موافق جو ہم کو دی گئی ہمیں طرح طرح کی نعمتیں ملیں (صلاحیتیں، توڑے، قابلیتیں) اس لئے جس کو نبوت (کی نعمت) ملی ہو وہ اِیمان کے اندازے کے موافق نبوت کرے [اُسے نبوت کرنے دو]۔ اگر خدمت (کی نعمت) ملی ہو تو خدمت میں لگا رہے۔ اگر کوئی معلم ہو تو تعلیم میں مشغول رہے۔ اور اگر کوئی ناصح (حوصلہ افزائی کرنے والا) ہو تو نصیحت میں۔ خیرات بانٹنے والا سخاوت سے بانٹے... رومیوں ۱۲: ۶-۸

اپنی نعمتوں کو ڈھونڈنے میں وقت ضائع نہ کریں۔ بس یہ کریں کہ جس کام میں آپ کو مہارت حاصل ہے اُسے کرنا شروع کر دیں۔

میں ایک خاتون کو جانتی ہوں جو مائن (امریکی شہر) میں پرستش میں رہنمائی کرتی تھی۔ وہ لوگوں کی حوصلہ افزائی (نصیحت) بھی کرنے والی تھی۔ جب میں نے کلام سُنا لیا تو وہ میرے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑی

کہ ”اِدھر آئیں میری بات سُنیں“ اور اُس نے میرے لئے دُعا کرنا شروع کی۔

اِس کے بعد اُس نے مجھ سے کہنا شروع کیا کہ ”پیاری بہن آپ نے بہت بہترین اور شاندار کلام سنایا۔ آپ پر بہت زیادہ مسح ہے۔“

اور وہ کہتی جا رہی تھی! اور جب میں وہاں سے باہر نکلی تو مجھے بہت ہی اچھا لگ رہا تھا کیونکہ میں ایسا محسوس کر رہی تھی جیسے میں ہواؤں میں اُڑ رہی ہوں!

بعض اوقات میں بہت محنت کرتی ہوں اور پھر تھکن سے چور ہو جاتی ہوں۔ اور پھر کلیسیا میں حوصلہ افزائی کرنے والے آموجود ہوتے ہیں۔ جتنا زیادہ وہ مجھ سے باتیں کرتے ہیں اتنا ہی میرا ایمان بڑھتا ہے کہ میں دوبارہ شروع کر سکتی ہوں۔

لیکن ابلیس ایسے حوصلہ افزائی کرنے والوں کو کیسے بہکاتا ہے؟ ”یہ کیا کام ہے جو تم کرتے ہو، لوگوں کو خوش کرنا، بس۔“ وہ کبھی بھی اُس شخص کو یہ نہیں کہنے والا کہ حوصلہ افزائی کرنا کلیسیا کی اہم خدمت ہے۔

اگر آپ کے پاس حوصلہ افزائی کرنے کی نعمت ہے، ابلیس آپ کو یہ بتانے کی کوشش کرے گا کہ آپ کو اس کے کے بجائے منادی کرنے، تعلیم دینے یا پاسبان بننے یا اپنی کلیسیا بنانے کی ضرورت ہے! لیکن بائبل بیان کرتی ہے کہ اگر آپ کو حوصلہ افزائی کرنے کی نعمت ملی ہے تو یہی کریں۔ اگر آپ معلم ہیں تو تعلیم دینا شروع کر دیں۔ اگر آپ کو خدمت ملی ہے تو خدمت کرنا شروع کر دیں۔ اگر آپ کو رحم کرنے کی خدمت ملی ہے تو رحم کرنا شروع کریں۔

اِمداد کرنے کی خدمت

... خیرات بانٹنے والا سخاوت سے بانٹے۔ رومیوں ۱۲:۸

اگر آپ کو خدا کی کلیسیا میں مدد کرنے کی خدمت ملی ہے تو مدد کرنا آپ کی عادت بن جانی چاہیے۔ اگر خدا نے آپ کو خیرات کی خدمت سونپی ہے، تو پھر وہ ایسا کرنے کے لئے آپ کو وسائل بھی مہیا کرے گا۔

یہاں ”خیرات بانٹنے والا“ سے مُراد ہے مدد کرنے والا۔ مسیح کے بدن میں بہت سے لوگ ہیں جو خادم کہلاتے ہیں جن کا کام مدد کرنا ہے، یعنی وہ جن کا کام خدمت میں مدد فراہم کرنا ہے۔

خدا مضبوط رہنماؤں کو بلاتا ہے، یعنی وہ کچھ لوگوں پر رہنمائی کرنے کے لئے گہرا مسح نازل کرتا ہے۔ بہت سے لوگوں کی رہنمائی کرنا اور تمام کاموں کو ترتیب سے کرنا ایک نعمت ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس رہنمائی کی نعمت نہیں ہے اور وہ پھر بھی یہ کام کر رہا ہے تو وہ جلد ہی کسی بڑی مصیبت میں پھنس جائے گا۔

اور اگر اُس شخص کو قیادت کا مسح مِلا بھی ہے تو بھی وہ سارے کام اکیلا نہیں کر سکتا، پس خُدا کچھ اور لوگوں کو اُس کی مدد کے لئے بلاتا ہے تاکہ وہ اُس کا ہاتھ تھامیں اور اُس کے لئے دُعا کریں۔ کوئی بھی شخص بلائے ہوئے اور مسح کئے گئے مددگاروں کے بغیر کامیاب خدمت نہیں کر سکتا۔

اگر آپ کا بلاوا اور مسح مدد کرنے کا ہے تو اپنی پوری طاقت سے ایسا کریں کیونکہ یہ بہت ہی اہم ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ”میں تو صرف مدد کے لئے ہوں“۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ یہ لوگ تو بائبل کی عظیم ترین

خدمتوں میں سے ایک کے لئے مخصوص ہیں۔ کلیسیائی خدمتوں میں سے مدد کی خدمت میں سب زیادہ لوگ شامل ہیں۔

اگر آپ کا ایمان ہے کہ آپ کو مدد کے لئے بلایا گیا ہے تو مجھے اُمید ہے کہ آپ کبھی بھی ہتک محسوس نہیں کریں گے کیونکہ ”آپ مدد ہی کے لئے تو موجود ہیں“۔ اور یہ تو پاک روح کی نعمت ہے۔

پاک روح مدد گار ہے

اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا(مشیر، مددگار، شفاعت کرنے والا، وکیل، تقویت دینے والا، اور ساتھ کھڑا ہونے والا) کہ اَبد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یوحنا ۱۴:۱۶

مدد کرنے کی خدمت عظیم، شاندار، عجیب اور زورآور خدمت ہے۔ پاک روح بھی مدد کی خدمت کرتا ہے۔ اور اس خدمت میں قیادت کرتا ہے۔ وہ مدد گار ہے۔ وہ ہر اِیماندار کے ساتھ چلتا ہے اور اس انتظار میں رہتا ہے کہ اگر کسی کو کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہو تو وہ مہیا کرے۔

کچھ لوگ اس لئے ہتک محسوس کرتے ہیں کیونکہ ان کو مدد کی خدمت کے لئے بلایا گیا ہے۔ ان کے اندر کسی اور خدمت کو حاصل کرنے کی کشمکش رہتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اس سادہ حقیقت کو سمجھ نہیں پاتے کہ جو خدمت ان کے پاس ہے وہ پاک روح کی خدمت بھی ہے۔

جہاں آپ ہیں وہاں باعثِ برکت بنیں

...رحم کرنے والا خوشی کے ساتھ رحم کرے۔ رومیوں ۱۲:۸

جب ہمیں خدا کی طرف سے نعمتیں ملتیں ہیں تو ہم کچھ کام کرنا چاہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم ان کو اہم کام نہ سمجھیں۔۔۔ لیکن وہ اہم ہیں، اور جب ہم ان کو کرنا شروع کریں گے تو ہم یہ جان جائیں گے۔

اپنی سادہ نعمتوں کے باوجود بھی آپ دوسروں کے لئے باعثِ برکت بن سکتے ہیں۔ اگر آپ اچھے باورچی ہیں یا کیک وغیرہ بنانا پسند کرتے ہیں تو پھر اپنے اس توڑے کو اپنے علاوہ دوسروں کی برکت کے لئے استعمال کریں۔

ایک دفعہ میری ایک سہیلی ہمارے لئے سُوپ لے کر آئی۔ وہ سوپ میری زندگی کا بہترین سُوپ تھا۔ مجھے وہ بہت پسند آیا۔ اور بہت دنوں تک ہم اس کی تعریف کرتے رہے۔

بعد میں اُس نے ہمیں بتایا کہ جب وہ سُوپ بنا رہی تھی تو اُس کے دِل میں بار بار یہ خیال آرہا تھا کہ ''مجھے جائیس کے لئے بھی یہ سُوپ لے کر جانا چاہیے''۔ لیکن اس نے سوچا کہ یہ بے وقوفانہ خیال ہے اور اس خیال کو یہ کہہ کر جھٹک دیا کہ ''شاید وہ یہ سوپ پینا پسند نہ کرے۔''

بہت دفعہ ابلیس ہمیں کسی کے لئے باعثِ برکت بننے سے روک دیتا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ سب سے

عظیم کام کسی کے لئے برکت کا سبب بننا ہے ؟اپنی نعمت کو ڈھونڈھنا چھوڑ دیں اور وہ کام شروع کریں جو آپ کو پسند ہے۔۔۔ اور اس کام میں مصروف ہو جائیں۔

اگر آپ لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں، تو لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنا شروع کر دیں۔ اگر آپ کو خیرات کرنا پسند ہے تو کسی بھی چیز سے ایسا کرنا شروع کر دیں۔ اگر آپ کو مدد کرنا پسند ہے تو لوگوں کی مدد کریں۔ لوگوں کے لئے باعثِ برکت بنیں۔

ہمیں ہمیشہ کوئی بڑا روحانی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دراصل بہت سے کام جن کو ہم روحانی نہیں سمجھتے خدا کی نظر میں زیادہ اہم ہیں بہ نسبت ان کاموں کے جن کو اہم بہت عظیم سمجھتے ہیں۔

اپنی نعمت کو چمکائیں

اِسی سبب سے میں تجھے یاد دلاتا ہوں کہ تو خُدا کی اُس نعمت کو چمکا دے... ۲ تیمتھیس ۱:۶

بہت دفعہ ہم کسی بہت عظیم "روحانی" کام کی تلاش کرتے ہیں۔ اور جب ہم رات کو سونے کے لئے بستر پر جاتے ہیں تو ابلیس ہمارے کان میں آ کر یہ کہتا ہے کہ "آج تم نے کوئی بھی اہم کام سر انجام نہیں دیا"

لیکن کسی کی زندگی کو چھونا، کسی کی حوصلہ افزائی کرنا، کسی کے چہرے پر مسکراہٹ لے کر آنا بھی بہت خاص کام ہیں۔ ایسا کرنے کی قابلیت بھی خدا کی نعمت ہے۔

عظیم پولس رسول اپنے نوجوان شاگرد تمیتھیس کو کہتا ہے کہ وہ اپنی نعمت کو چمکائے۔ یہ ہم سب کے لئے بھی ایک اچھی نصیحت ہے۔ بہت دفعہ ہم اپنی نعمتوں کو استعمال کرنے میں سستی کرتے ہیں۔ ہمیں اپنی نعمتوں کو چمکانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو جانا چاہیے۔

اگر آپ عدمِ تحفظ اور بے کاری کے احساس پر غالب آنا چاہتے ہیں تو اپنی نعمت کو چمکا دیں۔ جو خدا نے آپ کو دیا ہے اُس کو استعمال کرنا شروع کر دیں۔ اور جو آپ کے پاس ہے اُس کو کرنے میں مصروف ہو جائیں۔

جو کام آپ کو پسند ہے وہ کریں۔ اور پھر اُسے بار بار کریں۔

6

اپنی انفرادیت کے اظہار میں جرأت کا مظاہرہ کریں

اگر آپ عدمِ تحفظ کے احساس پر غالب آنا اور مسیح میں اپنے بلاوے کے مطابق ڈھلنا چاہتے ہیں تو آپ کو اپنے اندر جرات پیدا کرنی ہو گی تا کہ اپنی انفرادیت کو برقرار رکھ سکیں۔

گو کہ ہم سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں تو بھی ہم ایک دوسرے کی تقلید کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ جس سے اُداسی جنم لیتی ہے۔

دوسرے لوگوں کی مانند نہ بنیں

اب میں آدمیوں کو دوست بناتا ہوں یا خُدا کو؟ کیا آدمیوں کو خوش کرنا چاہتا ہوں؟ اگر اب تک آدمیوں کو خوش کرتا رہتا تو مسیح (مسیحا) کا بندہ نہ ہوتا۔ گلتیوں ۱:۱۰

اگر آپ مکمل طور پر اپنی انفرادیت کو برقرار رکھنے میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو دوسروں کی مانند بننے کے ارادے کو ترک کرنا پڑے گا۔

آپ خود سے یہی سوال کیوں نہیں کرتے جو پولس نے خود سے کیا؟ یعنی کیا آپ آدمیوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں یا خُدا کو؟

آدمیوں کو خوش کرنے والے یا خُدا کو خوش کرنے والے

اور آدمیوں کو خوش کرنے والوں کی طرح دِکھاوے کے لئے خدمت نہ کرو بلکہ مسیح کے بندوں کی طرح دِل سے خُدا کی مرضی پوری کرو۔ افسیوں ۶:۶

سب سے آسان کام آدمیوں کو خوش کرنا ہے لیکن یہی وہ کام ہے جو آخر کار ہماری شدید اُداسی کا سبب بنتا ہے۔ جب ہم آدمیوں کو خوش کرنا شروع کرتے ہیں تو ان کی تعریف بھری باتیں سُن کر ہم اپنے بارے میں اچھا محسوس کرنے لگتے ہیں۔ ایسا اس وقت تک تو اچھا ہے جب تک ہم اُن کی باتوں سے اپنی قدرو منزلت کا اندزہ نہیں لگانا شروع کر دیتے۔ اِیمانداروں کی حیثیت سے ہماری قدرومنزلت انسانوں کی آرا پر نہیں بلکہ خدا کی محبت سے جڑی اور پیوستہ ہونی چاہیے۔

ہماری قدر و قیمت اِس میں ہے کہ خُدا نے اپنا اکلوتا بیٹا ہمارے لئے بخش دیا تا کہ وہ ہماری خاطر اپنی جان دے۔ ہماری قدر کا انحصار لوگوں کی رائے اور سوچ پر نہیں ہے بلکہ اس بات پر ہے کہ خُدا ہم سے پیار کرتا ہے۔

جب ہم اپنی پسند کا کام چھوڑ کر دوسرے لوگوں کو خوش کرنے کے لئے کام کرتے ہیں تو ہم "آدمیوں کو خوش کرنے والے" بن جاتے ہیں۔ اور ہم سوچتے ہیں کہ ایسا کرنے سے ہمیں لوگوں کی مقبولیت اور خوشنودی حاصل ہو گی۔

پولس نہ تو خود ایسا تھا اور نہ ہی وہ ایسا کرنے کی حمایت کرتا ہے۔

کسی کو اجازت نہ دیں کہ وہ آپ کی زندگی کے ساتھ کھیلے

اور یہاں مختار میں یہ بات دیکھی (ضروری تقاضا) جاتی ہے کہ دیانت دار (اپنے آپ کو اعتبار کے قابل ثابت کرے) نکلے۔ لیکن میرے نزدیک (شخصی طور پر) یہ نہایت خفیف بات ہے کہ تم یا کوئی انسانی عدالت مجھے پرکھے (اس نقطہ پر) بلکہ میں خود بھی اپنے آپ کو نہیں پرکھتا۔ اکرنتھیوں ۴:۲۔۳

یہ بہت ہی آزادی بخش رویہ ہے۔۔۔۔ کہ نہ تو ہم انسانوں کی رائے کے تعلق سے اور نہ ہی اپنی ذاتی رائے کے تعلق سے فکر مند ہوں۔

آپ کا کیا خیال ہے اگر خُداوند یسوع مسیح لوگوں کی باتوں کی فکر میں رہتے تو کیا وہ آگے بڑھ سکتے تھے؟ فلپیوں ۲:۷ میں بیان ہے کہ اُس نے ارادتاً اپنے آپ کو "خالی کر دیا"۔ ایک دن جب میں اس آیت پر غور کر رہی تھی، خُداوند یسوع نے دراصل یہ کہا کہ "میں نے فوراً اِس پر غلبہ حاصل کر لیا۔"

اِسی طرح میں نے بھی آخر کار اِس مسئلہ پر غلبہ حاصل کر ہی لیا۔ اب مجھے ایسا نہیں لگتا کہ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے مجھے اُن کے پیچھے بھاگنا پڑے گا۔

میں یہ مانتی ہوں کہ جب لوگ مجھ سے ناخوش ہوتے ہیں تو مجھے بُرا محسوس ہوتا ہے۔ اور یہاں تک کہ جب میرے بچوں میں سے بھی کوئی میری وجہ سے پریشان ہو جاتا ہے تو مجھے یہ بات بہت بُری لگتی ہے۔ لیکن میں نے یہ جان لیا ہے کہ اب لوگ اپنے تقاضوں سے مجھ پر مسلط نہیں ہو سکتے۔

مسیح کے پیرو کار کی حیثیت سے ہمیں انسانوں کی مرضی پر نہیں بلکہ روح کی رہنمائی میں چلنا چاہیے۔اِسی طرح سے ہمیں دوسروں پر مسلط نہیں ہونا چاہیے بلکہ ان کو پاک روح کی رہنمائی میں چلنے کی آزادی دینی چاہیے۔

محبت سے چلیں

اور محبت سے چلو۔ جیسے مسیح نے تم سے محبت کی اور ہمارے واسطے اپنے آپ کو... قربان کیا۔

افسیوں ۵:۲

یہاں اہم نقطہ یہ ہے کہ اگر ہم اپنی مقدور بھر اچھے طریقہ سے چل رہے ہیں تو دوسروں کی رائے سے ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن ہمیں محبت سے چلنا ہے۔ایسا نہیں ہے کہ ہم جو چاہیں یا جب چاہیں وہ کریں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے ''اگر کسی کو میرا یہ رویہ یا کام پسند نہیں آتا تو یہ اُن کا مسئلہ ہے۔'' محبت اس طرح سے برتاؤ نہیں کرتی۔

ساتھ ہی ساتھ ہمیں لوگوں کو یہ اجازت بھی نہیں دینی کہ وہ ہمیں اپنے قابو میں کر لیں اور ہم آزادی سے اپنی شخصیت کے مطابق عمل نہ کر سکیں۔اگر ایسا ہے تو ہم ہمیشہ لوگوں کی توقعات کو پورا کرنے کی کوشش میں لگے رہیں گے۔

اپنی حالت بدلتے جائیں لیکن دوسروں کی توقعات کے مطابق نہیں

اور اِس جہاں (اس زمانہ) [اس کے ظاہری، سطحی رواج کی پیروی میں] کے ہم شکل نہ بنو بلکہ عقل [نئے خیالات اور نئے رویے] نئی (پوری طرح) ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے (تبدیل) جاؤ تاکہ خدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل [تمہارے لئے اُس کی نظر میں] مرضی [اپنے لئے] تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔

رومیوں ۱۲:۲

دنیا مسلسل ہمیں اپنی صورت پر ڈھالنے کی کوشش کرتی ہے۔ جب میں ''دُنیا'' کی بات کرتی ہوں تو میرا اشارہ ان کی طرف ہے جن کو ہم جانتے ہیں اور ہر روز ملتے ہیں۔ اس میں خاندان، دوست، آس پڑوس اور یہاں تک کہ کلیسیا کے لوگ بھی شامل ہیں۔

ہم شکل ہونے کے معنٰی ہیں ''ایک جیسے کردار اور صورت کے حامل ہوں، سُننا، رائج رسم و رواج کے مطابق عمل کرنا''

لوگ اپنے اندر موجود عدم تحفظ کے احساس کی وجہ سے ہمیشہ یہ کوشش کریں گے کہ ہمیں اپنے سانچے میں ڈھالیں۔ کیونکہ جب وہ دوسروں کو بھی اپنے کاموں میں شریک کر لیتے ہیں تو اُنہیں اچھّا محسوس ہوتا ہے۔

یہ خوبی بہت کم لوگوں میں ہوتی ہے کہ وہ نہ صرف اپنی انفرادیت کے مطابق عمل کریں بلکہ دوسروں کو بھی

ایسا کرنے کی آزادی دیں۔ اگر ہم سب ایسا کریں تو تصور کریں کہ یہ دنیا کتنی اچھّی جگہ بن جائے گی۔ ہر شخص اپنی انفرادیت میں تحفظ محسوس کرے گا اور دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے دے گا۔ ہمیں دوسروں کی نقل کرنے کی کوشش نہیں کرنی پڑے گی۔

مختلف بنیں۔۔۔۔انقلابی بنیں

دیکھو میں ایک نیا کام کروں گا۔ اب وہ ظہور میں آئے گا۔ کیا تم اس سے ناواقف رہو گے؟

یسعیاہ ۴۳:۱۹

کلیسیا میں مارٹن لوتھر اور دنیا میں کئی عظیم اصلاح کار گزرے ہیں جنھوں نے روایتی کام چھوڑ کر مختلف کام سرانجام دیئے۔ بائبل کے عظیم مرد و خواتین بھی ایسے ہی تھے۔

یرمیاہ بہت چھوٹی عمر کا تھا جب خُدا نے اُسے نبی کی خدمت کے لئے بلایا اور اُس نے خدا کے سامنے یہ عذر پیش کیا کہ "میں تو بچّہ ہوں۔"

تمیتھیس نے بھی یہ کہا کہ "میں بہت چھوٹا ہوں"۔ پولس کو بارہا اس کی حوصلہ افزائی کرنی پڑی: "تمیتھیس تو اپنی جوانی کی وجہ سے پریشان نہ ہو۔ خُدا نے تجھے بلایا اور مسح کیا ہے۔ اس بلاوے پر اپنی نگائیں لگائے رہ۔"

اگر یوحنا بپتسمہ دینے والا، پولس رسول اور خُداوند یسوع مسیح کے اندر الگ یا مختلف ہونے کی ہمت نہ ہوتی تو کیا ہوتا؟ ہم بائبل کے عظیم مرد و خواتین کو دیکھتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ وہ کتنے عظیم ہیں۔ لیکن اُنہوں نے قیمت چکائی۔ اُنہوں نے نیا کام کرنے کے لئے کچھ الگ کیا۔ ان کو مختلف بننا پڑا۔ اُن کو دوسرے لوگوں کی رائے کو رد کرنا پڑا تا کہ وہ ان کے تسلط اور کنٹرول سے باہر رہیں۔

پاک روح کے پھل کے مطابق زندگی بسر کریں

لیکن[پاک] روح کا پھل[وہ کام جو پاک روح کی حضوری سے آتے ہیں] محبت۔ خوشی(شادمانی)۔ اطمینان۔ تحمل(صبر، یکساں مزاج)۔ مہربانی۔ نیکی(رحم دلی)۔ اِیمانداری۔ حلم(فروتنی، حلیمی)۔ پرہیز گاری(ضبطِ نفس) ہے۔ ایسے کاموں کی کوئی شریعت[جو عدالت کرے] مخالف نہیں۔ گلتیوں ۵:۲۲۔۲۳

مختلف اور اصلاحی بننے کا فیصلہ کرنے کے باوجود ہمیں یہ بات یاد رکھنی ہے کہ ہمیں پاک روح کے پھل کے مطابق کام کرنا ہے۔ ہمیں باغیانہ اور مضحکہ خیز رویہ کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتے۔ اور ساتھ ہی ساتھ ہمیں اس دنیا کے ہم شکل بھی نہیں بننا کیونکہ خدا ہمیں استعمال کرنا چاہتا ہے۔ وہ ہمارے وسیلہ سے کچھ خاص کام لینا چاہتا ہے۔

خُدا ہمیں استعمال کرنا چاہتا ہے

جب وہ خُداوند کی عبادت کر رہے اور روزے رکھ رہے تھے تو رُوح القدّس نے کہا میرے لئے برنباس اور ساؤل کو اُس کام کے واسطے مخصوص کر دو جس کے واسطے میں نے اُن کو بلایا ہے۔ اعمال ۱۳:۲

خُدا ہماری تمام تر کمزوریوں اور خامیوں کے باجود ہمیں اندر باہر سے تبدیل کرنا چاہتا ہے تاکہ اِس زمین پر بڑا کام کرے۔

شیطان دنیا اور دنیا کے نظام کو استعمال کرے گا تاکہ ہمیں خدا کی مرضی پر چلنے سے روکے، اور ہم خدا کے اس بہترین منصوبے سے باہر رہیں جو اس نے ہمارے لئے بنایا ہے۔ شیطان ہمیں یہ کہہ کر دھوکہ دے گا کہ اگر ہم دنیا کی مانند نہیں بنیں گے تو لوگ ہمیں رد کر دیں گے۔

اگر ہم عدم تحفظ کے خلاف کھڑے ہونا اور اس پر غالب آنا چاہتے ہیں اور اپنی انفرادیت کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں دوسروں کی رائے سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر ہم مشہور ہونا چاہتے ہیں تو عین ممکن ہے کہ ہم اپنی زندگی میں خُدا کے بلاوے کو نظر انداز کر دیں۔

خُدا کے بلاوے پر لبیک کہیں

اُس وقت میں نے خُداوند کی آواز سُنی جس نے فرمایا میں کس کو بھیجوں اور ہماری طرف سے کون جائے گا؟

تب میں نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں مجھے بھیج۔ یسعیاہ۶:۸

آج میں بہت ہی بے چارگی کی زندگی بسر کر رہی ہوتی اگر میں اپنی زندگی میں خُدا کے بلاوے کے لئے ہاں نہ کرتی۔ ہوسکتا ہے کہ میں اپنے گھر میں ٹماٹر اُگانے اور اپنے شوہر کے کپڑے سینے کی ناکام کوشش میں لگی ہوتی کیونکہ میں سوچتی تھی کہ یہ کام کر کے میں اپنے پڑوسیوں کے معیار پر پوری اُتر سکتی ہوں۔ لیکن اگر میں ایسا کرتی رہتی تو میں اپنی ساری زندگی بے چارگی میں گزار دیتی۔ اِس سچائی کو اپنی زندگی میں جان لیں۔

جب خدا نے ڈیو اور مجھے تعلیم دینے، شفا، پاک روح کے بپتسمہ اور پاک روح کی نعمتوں کے تعلق سے سکھانا شروع کیا اُس وقت ہم ایک ایسی کلیسیا میں جاتے تھے جہاں اس قسم کے خیال اور کام ناپسندیدہ اور نامقبول تھے۔ آخر کار ہمیں اُس کلیسیا اور اپنے تمام دوستوں کو چھوڑنا پڑا۔

اُس کلیسیا میں ہم ہر کام میں حصّہ لیتے تھے۔ ہماری زندگی اُسی کے گرد گھومتی تھی۔ لیکن ہمیں یہ کہا جاتا تھا کہ ''اگر آپ ایسی باتوں پر اِیمان رکھیں گے جن کا ذکر آپ کرتے ہیں تو ہم آپ سے کوئی تعلق نہیں رکھیں گے۔'' اصل میں وہ لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ ''جائیں، دیکھیں ہمارا اپنا ایک نظام ہے اور تم اور ڈیو جو چاہتے ہو وہ یہاں نہیں ہوسکتا۔ اگر تم یہاں رہنا چاہتے ہو تو تمہیں یہ باتیں بھول کر ہمارے نظام کے مطابق چلنا

ہو گا۔"

اس کلیسیا کو چھوڑنے کا فیصلہ مشکل تھا۔ لیکن اگر ہم اُن کے تقاضوں کے مطابق ڈھل جاتے تو میں اپنی زندگی کے لئے خُدا کی مرضی کو نہ جان پاتی۔

آپ کو فتح ملے گی

یسوع نے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایسا کوئی نہیں جس نے گھر یا بھائیوں یا بہنوں یا ماں یا باپ یا بچوں یا کھیتوں کو میری خاطر اور اِنجیل کی خاطر چھوڑ دیا ہو۔ اور اب اس زمانہ میں سَو گنا نہ پائے۔ گھر اور بھائی اور بہنیں اور مائیں اور بچے اور کھیت مگر ظلم کے ساتھ۔ اور آنے والے عالم میں ہمیشہ کی زندگی۔

مرقس ۱۰:۲۹۔۳۰

جب ہم نے وہ کلیسیا چھوڑ دی اس کے بعد مجھے سخت تنہائی کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اَب میرے پاس پہلے سے کہیں زیادہ دوست ہیں۔

اگر خدا آپ کو آگے بڑھنے اور باہر نکلنے کے لئے کہتا ہے تو دوسری طرف دنیا یہ تقاضا کرے گی کہ آپ اس کی مرضی کے سانچے میں ڈھل جائیں۔ خدا کی مرضی کے مطابق فیصلہ کریں۔ آپ کو آزمائشوں کا سامنا کرنا

پڑے گا۔۔۔۔یہ چیلنج کا حصّہ ہے۔ آپ کو تنہائی کے دور میں سے گزرنا پڑے گا۔ اور اس کے علاوہ اور مسائل بھی ہوں گے۔ لیکن آپ فتح مندی سے باہر آجائیں گے۔ جب رات کو آپ سوئیں گے تو آپ کے اندر اطمینان ہو گا یہ جان کر کہ اگرچہ آپ دوسروں کی طرح مقبول تو نہیں ہیں لیکن آپ خدا کو خوش کر رہے ہیں۔

اِنسانوں کو نہیں بلکہ خُدا کو خوش کریں

... تو میرا پیارا بیٹا ہے تجھ سے میں خوش ہوں۔ لوقا ۳:۲۲

یسوع کے بپتسمہ کے وقت جب آسمان سے یہ آواز آئی کہ "یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔" تو خُداوند یسوع مسیح کو بہت خوشی محسوس ہوئی ہو گی (متی ۱۷:۵)۔ لیکن اس وقت تک اُس کے کاموں کو سمجھنے اور پسند کرنے والے لوگ بہت کم تھے۔

جیسا ہم نے دیکھا کہ پولس نہیں چاہتا کہ کوئی اور یا وہ خود بھی اپنے آپ کو پرکھے۔ اگر وہ اس عدالت سے مغلوب ہو جاتا تو ابلیس اسے شکست دے دیتا۔

وہ لوگ جو اُس کی خدمت پر سوال اُٹھاتے تھے پولس ان کو یوں جواب دیتا تھا کہ "آگے کو کوئی مجھے تکلیف نہ دے [کہ میں اپنی رسالت کے اختیار اور اپنی اِنجیل کی الٰہی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے مجبور ہو جاؤں] کیونکہ

میں اپنے جسم پر یسوع کے [نشان] داغ [زخم، نشان اور ایذ ارسانی کے دوسرے بیرونی ثبوت۔۔۔۔ جو گواہ ہیں کہ وہ میرا مالک ہے] لئے ہوئے پھرتا ہوں۔!"(گلتیوں٦:١٧)

اپنے اصولوں پر قائم رہیں

اور بادشاہ نے ان کے لئے شاہی خوراک میں سے اور اپنے پینے کی مے میں سے وظیفہ مقرر کیا کہ تین سال تک ان کی پرورش ہو تاکہ اس کے بعد وہ بادشاہ کے حضور کھڑے ہو سکیں۔ دانی ایل١:٥

جب یہوداہ کی سلطنت بابل کی سلطنت کے سامنے مغلوب ہو گئی تو وہاں کے بادشاہ نبوکدنضر نے فیصلہ کیا کہ کچھ عبرانی نوجوانوں کو تربیت دے کر اپنے محل میں رکھے۔ اُس کا مقصد یہ تھا کہ اُن کو اپنے محل کے طور واطوار کے مطابق ڈھالے۔

لیکن دانی ایل نے جو یہوداہ کا ایک خدا پرست نوجوان تھا اور خُداوند سے پیار کرتا تھا"...اپنے دِل میں اِرادہ کیا کہ اپنے آپ کو شاہی خوراک سے [اس خوراک کو کھانے سے] اور اُس کی مے [کو پینے سے] سے جو وہ پیتا تھا ناپاک نہ کرے..." دانی ایل١:٨

دانی ایل نے اِرادہ کیا کہ وہ انسانوں کو نہیں بلکہ خُدا کو خوش کرنے والا بنے گا۔ اُس نے بادشاہ کی خواہش کے مطابق ڈھلنے سے اِنکار کر دیا۔

دانی ایل اپنی بات پر قائم رہا اور بادشاہ اور اس کے محل میں مقبولیت حاصل کی۔ اور چونکہ وہ بے خوفی کے ساتھ قائم رہا اِس لئے خُدا نے اُسے بہت قدرت کے ساتھ استعمال کیا۔

سلطنت میں سرفرازی

تب بادشاہ نے دانی ایل کو سرفراز کیا اور اُسے بہت بڑے بڑے تحفے عطا کئے اور اس کو بابل کے تمام صوبہ پر فرمانروائی بخشی اور بابل کے تمام حکیموں پر حکمرانی عنایت کی۔ دانی ایل ۲:۴۸

دانی ایل کو امتحان اور آزمائش میں سے گزرنا پڑا اور آخر کار اُسی بادشاہ کے دِل میں جو اُس کو اپنے اِرادے کے مطابق ڈھالنا چاہتا تھا ایسی عزت پیدا ہو گئی کہ اس نے اُسے اپنی سلطنت میں سب سے اعلیٰ عہدہ پر فائض کیا۔

کئی سال پہلے میرے ساتھ بھی کام کے دوران کچھ اِسی طرح ہوا۔ میرے مالک نے چاہا کہ میں ایک غلط کام میں اس کی مدد کروں۔ میں کمپنی میں حساب کتاب کی ذمہ دار تھی۔ ایک شخص نے غلطی سے ایک بل دوبارہ اَدا کر دیا تھا اور میرا مالک چاہتا تھا کہ میں اُس پر یہ ظاہر نہ کروں بلکہ ایک بِل کا ریکارڈ چھپا دوں۔

میں نے ایسا کرنے سے اِنکار کر دیا۔

کچھ سال گزرنے کے بعد اُسی کمپنی میں مجھے کافی ترقی مل گئی۔ مجھے آفس میں دوسرے درجہ کا عہدہ مل گیا گودام، حساب کتاب اور تمام ٹرک ڈرائیور میرے اختیار میں سونپ دیئے گئے۔ مجھے ایسے مسائل کے حل کے

لئے بلایا جاتا تھا جو میں سمجھتی بھی نہ تھی۔

اگرچہ میں ایک نوجوان خاتون تھی تو بھی کمپنی میں مجھے قیادت کا ایک اہم عہدہ سونپا گیا۔ اس عہدہ کے لئے میرے پاس نہ تو کوئی تعلیم تھی اور نہ ہی تربیت۔

یہ کیسے ہوا؟ ایسا اِس لئے ہوا کیونکہ میں نے ادنیٰ معیار کے مطابق ڈھلنے سے اِنکار کر دیا۔ کمپنی میں مجھے عزّت ملی اور میں ایک بڑے عہدے پر فائز کی گئی۔

وہ لوگ جو آپ کو اپنی مرضی کے سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں اگر آپ ان کی مرضی کے مطابق کام کریں گے تو وہی لوگ آپ کی عزّت نہیں کریں گے۔ درحقیقت وہ آپ کی کمزوری کو استعمال کریں گے۔ اُنہیں پتہ چل جائے گا کہ وہ آپ کو قابو میں کر سکتے ہیں اگرچہ جو وہ کر رہے ہیں وہ درست نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ قائم رہیں گے تو آپ کو آخر میں عزّت ملے گی۔ کچھ عرصہ تک تو آپ کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جائے گا کہ شاید آپ زمین کی سب سے ادنیٰ مخلوق ہیں۔ لیکن سب کچھ ہونے کے بعد آپ کو عزّت ملے گی۔

خُدا کی فرمانبرداری کریں

[پھر] نبوکدنضر نے اُن سے کہا اَے سدرک اور میسک اور عبد نجو کیا یہ سچ ہے کہ تم میرے معبودوں کی عبادت نہیں کرتے ہو اور اُس سونے کی مورت کو جسے میں نے نصب کیا سجدہ نہیں کرتے؟

دانی ایل ۳:۱۴

اُسی بادشاہ نے ایک نیا قانون بنایا اور نیا حُکم جاری کیا۔ اُس نے ایک سونے کی مورت بنائی اور اُسے شہر کے بیچ میں نصب کر دیا اور تمام لوگوں کو حُکم دیا کہ اُس کو جھک کر سجدہ کریں اور اُس کی پرستش کریں اور نافرمانی کرنے والے کو آگ کی جلتی بھٹی میں ڈالنے کا حکم دیا۔

سدرک اور میسک اور عبد نجو جو دانی ایل کے تین قریبی دوست تھے انہوں نے اس مورت کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کے اندر بھی وہی روح تھی جو دانی ایل میں تھی۔ بادشاہ نے اُن سے کہا "اگر تم میرے حکم کے مطابق عمل نہیں کرو گے تو میں تمہیں زندہ جلا دوں گا۔"

کیا یہ وہی بات نہیں جو دنیا ہمیں بھی کہتی ہے؟ اگر ہم ان کے معیار کے مطابق ڈھلنے سے انکار کرتے ہیں تو دنیا یہ کہہ کہ ہمیں دھمکاتی ہے کہ "اگر تم سجدہ نہیں کرو گے اور ہماری مرضی کے مطابق عمل نہیں کرو گے تو ہم تمہیں زندہ جلا دیں گے۔"

اُس وقت ہمیں ویسا ہی کرنا ہے جیسا کہ ان عبرانی بچّوں نے کیا اور خُداوند پر بھروسہ کیا۔

خُدا پر بھروسہ کریں

سدرک اور میسک اور بدنجو نے بادشاہ سے عرض کی کہ اَے نبوکدنضر اس اَمر میں ہم تجھے جواب دینا ضروری نہیں سمجھتے۔ دیکھ ہمارا خُدا جس کی ہم عبادت کرتے ہیں ہم کو آگ کی جلتی بھٹی سے چھڑانے کی قدرت رکھتا

ہے اوراَے بادشاہ وہی ہم کو تیرے ہاتھ سے چھڑائے گا۔ اور نہیں تو اَے بادشاہ تجھے معلوم ہو کہ ہم تیرے معبودوں کی عبادت نہیں کریں گے اور اِس سونے کی مورت کو جو تو نے نصب کی ہے سجدہ نہیں کریں گے۔ دانی ایل ۳:۱۶۔۱۸

کیا آپ جانتے ہیں کہ مجھے سدرک اور میسک اور بد نجو کی کون سی بات پسند ہے؟ وہ یہ کہ اُنہوں نے خوفزدہ ہونے اور جُھکنے سے بالکل اِنکار کر دیا اُنہوں نے بادشاہ کو بتایا: "ہمارا اِیمان ہے کہ خُدا ہمیں چھڑائے گا اور اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو بھی ہم تیری مرضی کے سانچے میں نہیں ڈھلیں گے۔ ہم وہ کریں گے جو خُدا ہم سے کہتا ہے۔ تو اپنی بھٹی کے ساتھ جو کرنا چاہتا ہے کرلے۔ ہم کسی بھی بات کے لئے تیار ہیں کیونکہ ہمارے اندر اطمینان ہے۔"

ہمارا رویہ بھی ان لوگوں کے ساتھ جو ہمیں دباتے اور خدا کی مرضی کے خلاف نافرمانی پر اُکساتے ہیں ایسا ہی ہونا چاہیے۔

خدا کے حُکم پر دلیری سے عمل کریں

اور جب دانی ایل نے معلوم کیا کہ اُس نوشتہ پر دستخط ہو گئے تو اپنے گھر میں آیا اور اُس کی کوٹھری کا دریچہ یروشلیم کی طرف کھلا تھا وہ دن میں تین مرتبہ حسبِ معمول گھٹنے ٹیک کر خُدا کے حضور دُعا اور اُس کی شُکر گزاری کرتا رہا۔ دانی ایل ۶:۱۰

ہم دانی ایل کی کتاب میں سے اس آخری مثال پر غور کریں گے۔

کچھ عرصہ بعد ایک اور قانون جاری کیا گیا جس کے مطابق کوئی بھی شخص بادشاہ کے علاوہ کسی اور معبود سے دُعا نہیں کر سکتا تھا۔ یہ قانون دانی ایل کے دشمنوں کی ایک چال تھی جو اس کو تباہ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن دانی ایل اپنے گھر میں گیا اور اس کھڑکی میں جو یروشلیم کی طرف کھلتی تھی دلیری سے خُداوند سے ہر روز کی طرح دُعا کی۔

اگر ہمارے ساتھ ایسا ہوتا، تو کیا ہم پکڑے جانے کے ڈر سے کھڑکیاں بند کر دیتے؟ کیا ہم کھڑکیاں بند کرکے صرف ایک ہی دفعہ دُعا کرتے؟ یا ہم تھوڑی سی دُعا کر لیتے تاکہ خُدا بھی ناراض نہ ہو؟ کیا ہم خُدا کو خوش کرنے کی کوشش کرتے یا بادشاہ کو؟

اگر ہمارا اِیمان ہے کہ ہم خُدا کی مرضی کو پورا کر رہے ہیں لیکن ہمیں مخالفت کا سامنا کرنا پڑے تو بھی ہمیں خدا کا کام دلیری سے کرتے رہنا چاہیے۔

اپنی انفرادیت کو قائم رکھنے میں دلیری کریں

پس یہ دانی ایل [یہ شخص] دارا کی سلطنت اور خورس فارس کی سلطنت میں کامیاب رہا۔

دانی ایل ۶:۲۸

دانی ایل کے تمام واقعات میں ہم دیکھتے ہیں کہ اس پر دباؤ تھا کہ وہ دوسروں کی خواہش کے مطابق اپنے آپ کو تبدیل کرے۔ لیکن اُس نے اِس دباؤ کے نیچے آنے سے انکار کر دیا۔ اور مصائب اور آزمائشوں کے وقت کے بعد خُدا نے اُسے سربلُند کیا اور اُسے ساری سلطنت میں سربُلندی بخشی۔

اپنی انفرادیت کو برقرار رکھنے کی ہمت رکھیں۔ اس سے آپ کی زندگی تبدیل ہو جائے گی اور خُدا آپ کو سربُلند کرے گا۔

7

تنقید کو برداشت کرنا سیکھیں

اگر آپ عدمِ تحفظ کے احساس پر غالب آنا چاہتے ہیں تو آپ کو تنقید برداشت کرنا سیکھنا ہے۔

پاک روح کی رہنمائی میں چلیں

اور تمہارا وہ مسح جو اُس کی طرف سے کیا گیا تم میں قائم رہتا ہے اور تم اِس کے محتاج نہیں کہ کوئی تمہیں سکھائے بلکہ جس طرح وہ مسح جو اُس کی طرف سے کیا گیا تمہیں سب باتیں سکھاتا ہے اور سچا ہے اور جھوٹا نہیں اور جس طرح اُس نے تمہیں سکھایا اُسی طرح تم اُس میں قائم رہتے ہو۔ ایوحنا ۲:۲۷

کیا آپ خود اپنے کاموں اور باتوں کی تصدیق کرتے ہیں یا آپ کو تصدیق کے لئے کسی دوسرے کی

ضرورت پیش آتی ہے؟ دوسرے کی تصدیق سے میری مراد یہ ہے کہ کیا کسی اور کو یہ کہنا پڑتا ہے کہ آپ ٹھیک ہیں اور اچھّا کام کر رہے ہیں۔ لیکن خود سے تصدیق کرنے یا اندورنی تصدیق سے میری مراد یہ ہے کہ پاک روح کی رہنمائی میں وہ کام کیا جو آپ کے ایمان کے مطابق خدا کی مرضی ہے۔

ایک دن میں نے اپنے گھر کو دوبارہ سے سجانے کا فیصلہ کیا۔ میں نے دیوار پر چسپاں کرنے کے لئے وال پیپر کے ڈیزائن کی کتاب میں سے اپنی پسند کے کچھ ڈیزائن چن لئے اور سوچا کہ یہ میرے گھر کی دیواروں پر بہت اچھے لگیں گے۔ اس کے بعد میں نے وہ ڈیزائن کچھ لوگوں کو دکھائے اور کہا کہ ''میں یہ ڈیزائن اپنے گھر کی مختلف دیواروں پر چسپاں کرنا چاہتی ہوں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟''

چونکہ اِس سلسلے میں میں خود پُر اعتماد نہیں تھی اِس لئے مجھے دوسروں کی تصدیق کی ضرورت تھی۔ میں اپنی پسندیدگی کے تعلق سے دوسروں کی رائے لینا چاہتی تھی۔

مجھے ایک بھی ایسا شخص نہیں ملا جو میرے خیال سے مطابقت رکھتا ہو۔ میں جس سے بھی سوال پوچھتی تھی وہ مجھے الگ ہی مشورہ دیتا تھا۔ میں مزید اُلجھن کا شکار ہو گئی اور مجھے کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ کیا کروں۔

ہم سب مختلف ہیں؛ ہم منفرد شخصیت کے حامل ہیں۔ مجھے کسی سے یہ توقع نہیں کرنی چاہیے تھی کہ وہ میری پسند کو اچھّا کہیں۔ اصل بات میری ذاتی تسلی تھی۔ کیونکہ اُس گھر میں رہنا تو مجھے تھا۔

دوسروں سے اپنے کپڑوں یا بالوں یا گاڑی کے ماڈل کے بارے میں پوچھتے نہ رہیں۔ اپنی چیزوں کی پسندیدگی کے تعلق سے خود تصدیق کریں۔

اپنے فیصلے خود کریں

لیکن جس خُدا نے مجھے میری ماں کے پیٹ ہی سے مخصوص کر لیا اور اپنے فضل سے بلا لیا جب اُس کی یہ مرضی ہوئی کہ اپنے بیٹے کو مجھ میں ظاہر کرے تاکہ میں غیر قوموں میں اُس کی خوشخبری دوں تو نہ میں نے گوشت اور خون سے صلاح لی۔ گلتیوں ۱:۱۵۔۱۶

پولس کہتا ہے کہ جب خُدا نے اُسے غیر قوموں میں خوشخبری کے لئے بلایا تو اُس نے اِس سلسلے میں کسی سے صلاح نہیں لی۔

.بہت دفعہ جب ہمیں خُدا کی طرف سے کوئی پیغام ملتا ہے تو ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں سے صلاح لیتے ہیں۔ ہم اِدھر اُدھر بھاگتے اور تلاش کرتے ہیں کہ کوئی ہمیں یقین دلائے کہ جو ہم کر رہے ہیں وہ درست ہے۔ یوحنا ہمیں بتاتا ہے کہ چونکہ ہمارے پاس رُوح القدّس یعنی سچائی کا رُوح ہے جو ہمارے اندر بستا ہے اِس لئے ہمیں دوسرے اِنسانوں سے مشورہ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

بے شک اس تصویر کا ایک اور رخ بھی ہے جس کے لئے امثال کا مصنف فرماتا ہے کہ "صلاح کاروں کی کثرت میں سلامتی ہے" (امثال ۱۱:۱۴)۔

اِس کا جواب یہ ہے کہ ہم اپنے سے زیادہ سمجھدار اور پڑھے لکھے لوگوں کی رائے کو رد بھی نہ کریں لیکن پاک روح کی فرمانبرداری کو اوّلیت دیں۔

میرے گھر کی سجاوٹ کے تعلق سے مجھے لوگوں نے جو مشورے دیئے اِس سے میں نے کچھ قیمتی اُصول سیکھے جن سے میں پہلے آگاہ نہیں تھی۔ اور میں نے دوسروں کی رائے کو اپنی سجاوٹ کے متعلق فیصلوں پر اَثر انداز ہونے نہیں دیا۔

ہو سکتا ہے کہ ہم فیصلہ کرنے میں خوف محسوس کرتے ہیں تو بھی ہمیں بلاوجہ دوسروں کی رائے سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر ہم خود اپنی باتوں اور کاموں کی تصدیق کرنے والے لوگ بننا چاہتے ہیں تو ہمیں تنقید کو برداشت کرنے والے بننا ہو گا۔

اگر میں اپنے گھر کو دوسرے لوگوں کی رائے کے مطابق سجالیتی اور پھر کوئی اور آکر مجھے یہ کہتا کہ ''میرا خیال ہے کہ یہ سجاوٹ ٹھیک نہیں ہے آپ اس کو تبدیل کر دیں اور میری رائے کے مطابق اپنے گھر کو سجائیں؟ تو میں عجیب کشمکش کا شکار ہو جاتی۔

ایسا لگتا ہے کہ کچھ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ ہر شخص اور ہر کام میں رائے دینا ان کا پیشہ ہے۔ زندگی کا بہت بڑا اور اہم سبق جو ہمیں سیکھنا ہے وہ یہ ہے کہ نہ تو ہم کسی کو بلاوجہ کوئی مشورہ یا نصیحت دیں اور نہ ہی لیں۔

غلامی میں نہ پھنسیں

مسیح نے ہمیں آزاد رہنے کے لئے آزاد کیا ہے پس قائم رہو اور دوبارہ غلامی کے جوئے میں نہ جتو۔

گلتیوں ۵:۱

اعتماد کے ساتھ تنقید کو برداشت کریں اور یہ نہ سوچیں کہ میرے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔ یہ نہ سوچیں کہ مجھے دوسرے لوگوں کی رائے کے مطابق ڈھلنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی کوئی بندھن محسوس کریں۔

تصور کریں کہ کوئی میرے نئے سجے ہوئے گھر میں آکر یہ کہتا کہ "جائیں میں نہیں جانتی کہ آپ کیا سوچتی ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ اگر پھولوں کے گلدان کو آپ چھوٹے میز پر سے اُٹھا کر کسی اُونچے میز پر سجائیں تو زیادہ اچھّا لگے گا۔"

اگر میں اپنے اور اپنے فیصلہ کے بارے میں پرُ اعتماد ہوں تو کسی کی رائے سُننے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن مجھے یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ ان کی بات ماننا مجھ پر فرض ہے۔ لیکن اگر میرے اندر حلیمی ہے تو مجھے کم از کم اس کی بات پر غور ضرور کرنا چاہیے۔

"میرا خیال ہے کہ آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔"

بعض اوقات کچھ کاموں کے بارے میں میں جانتی ہوں کہ وہ ٹھیک نہیں ہیں لیکن میں یہ نہیں جانتی کہ ان کو کس طرح سے ٹھیک کروں تو اس صورت میں اچھّا یہ ہے کہ میں کسی ایسے شخص سے رائے لوں جو اس کے بارے میں جانتا ہے اور یہ کہنے میں کوئی حرج کہ "میرا خیال ہے کہ آپ کی رائے ٹھیک ہے؛ میں اِس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کروں گی۔"

مسیح میں اپنی حیثیت پر پورا اعتماد رکھتے ہوئے دوسروں کی سُنیں اور تبدیل ہونے کے لئے تیار رہیں اور یہ

محسوس نہ کریں کہ اگر آپ کو ان کا مشورہ اچھا نہیں لگتا تو بھی آپ کو ان کے نظریے کے ساتھ اتفاق کرنا ہو گا۔

تنقید کو برداشت کرنا سیکھیں۔

8

خود اپنی قیمت کا تعین کریں

اپنی قیمت کا تعین خود کریں۔۔۔۔ دوسروں کو یہ کام نہ سونپیں۔

تصدیق کی ضرورت

... تو میرا پیارا بیٹا ہے، تجھ سے میں خوش ہوں۔ مرقس ۱:۱۱

ایک بچّے کو اپنے والدین کی قبولیت یا تصدیق کی ضرورت ہوتی ہے۔ والدین کا کام ہے کہ وہ اپنے بچّوں کو یہ بارآور کروائیں کہ اُن کی کمزوریوں کے باوجود اُن سے پیار کیا جاتا ہے۔

اگر بچّے چھوٹی عمر ہی میں یہ بات سیکھ لیں گے تو ان کی شخصیت مضبوط ہو گی۔ وہ اپنی اچھائی ظاہر کرنے کے

لئے ’’کام میں نہیں جتتے رہیں گے‘‘ نہ ہی وہ یہ سوچیں گے کہ اگر وہ اچھے کام کریں گے تو ہی ان کو قبول کیا جائے گا۔

بہت دفعہ والدین یہ نہیں جانتے کہ اپنے بچّوں میں کس طرح اِس قسم کی یقین دہانی پیدا کی جائے۔ اکثر وہ خود بھی اس مسئلہ کا شکار ہوتے ہیں کیونکہ ان کو بھی اپنے والدین سے قبولیت نہیں ملی ہوتی۔

میں نے ایک شخص کی کہانی پڑھی جس کو اس کے باپ نے کبھی قبول نہیں کیا۔ اس کے باپ نے کبھی اس سے یہ نہیں کہا کہ ’’میں تم سے پیار کرتا ہوں اور تم سے خوش ہوں۔‘‘

وہ ایک کامیاب انسان تھا اس کے باوجود وہ اُداس رہتا اور بغیر کسی ظاہری وجہ کے روتا رہتا تھا۔ پس اُس نے اپنا علاج کروانا شروع کیا اور پھر اُسے اپنے مسئلہ کی اصل وجہ کا علم ہوا۔ اس کو پتہ چلا کہ اس کے بہت زیادہ کام کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے باپ کو متاثر کرنا چاہتا تھا اور یہ بات اُس کو تھکا دیتی تھی۔

علاج کے دوران وہ شخص کئی بار اپنے باپ سے ملنے کے لئے گیا تا کہ اسے اپنے باپ کی محبت کا احساس ہو۔ وہ اپنے باپ سے یہ سُننے کے لئے ترس رہا تھا کہ ’’میرے بیٹے میں تجھ سے پیار کرتا ہوں اور میں سوچتا ہوں کہ تو بہت زبردست انسان ہے۔ مجھے تیری کامیاب زندگی پر فخر ہے۔‘‘

بہت دفعہ ہم کسی سے بس یہ سُننا چاہتے ہیں کہ ’’مجھے تم پر فخر ہے اور میں تم سے خوش ہوں۔‘‘ لیکن ہمیں یہ بھی جاننا چاہیے کہ ہم جن سے یہ سُننا چاہتے ہیں شاید وہ ہمیں کبھی یہ نہیں کہیں گے۔

ایک دن وہ شخص اپنے باپ کے گھر سے یہ کہتے ہوئے نکل گیا کہ ’’میرا باپ مجھے کبھی بھی وہ نہیں دے سکتا جو میں اس سے حاصل کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہوں۔۔۔۔ کیونکہ وہ ایسا کرنا جانتا ہی نہیں۔‘‘ جب اُس

نے یہ کہا تو اس کے اندر کا بندھن ٹوٹ گیا۔ اس کے بعد اس نے اپنی روح میں ایسی آزادی کا تجربہ کیا جس سے وہ پہلے کبھی واقف نہ تھا۔

اُس عزیز میں مقبولیت

اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ [کیونکہ یہ اُس کی خوشی اور مہربان مقصد تھا]۔۔۔۔۔[تاکہ کے موافق ہمیں اپنے لئے پیشتر (مقرر کیا، ہمارے لئے محبت کا منصوبہ بنایا) سے مقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے اس کے لے پالک (ظاہر کئے گئے) بیٹے ہوں۔ تاکہ اُس کے اُس فضل کے جلال (مقبولیت اور رحم) کی ستایش ہو جو ہمیں اُس عزیز میں مفت بخشا۔ افسیوں ۱:۵۔۶

ہماری کشمکش کا ایک حصّہ کسی ایسے شخص کی مقبولیت حاصل کرنا ہو سکتا ہے جس سے ہمیں کبھی بھی مقبولیت حاصل نہیں ہو گی کیونکہ وہ ایسا کرنا جانتا ہی نہیں ہے۔

بائبل بیان کرتی ہے کہ ہم اُس عزیز (اُس کے بیٹا خُداوند یسوع مسیح) میں خُدا کے نزدیک مقبول ٹھہرے ہیں اور جو کوئی خُداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے باپ کے پاس آتا ہے وہ اُسے ہرگز نکال نہ دے گا (افسیوں ۱: ۶؛ یوحنا ۶: ۳۷)

ہم اپنے عزیزوں سے کچھ خاص توقعات رکھتے ہیں اور عین ممکن ہے کہ وہ ان توقعات کو پورا کرنا نہ جانتے

ہوں لیکن خُدا تو جانتا ہی ہے۔ وہ ہمارا سب کچھ ہے یعنی ہماری ماں، ہمارا باپ، ہمارا شوہر یا بیوی۔

وہ کام جو دوسرے ہمارے لئے نہیں کر سکتے خُداوند ہمارے لئے کرنے کے لئے تیار ہے۔

اپنے اعمال کی ذمہ داری خود اُٹھائیں

پس ہم میں سے ہر ایک خُدا کو اپنا حساب [عدالت میں جوابدہی] دے گا۔ رومیوں ۱۴:۱۲

میری شادی کے شروع کے دنوں میں مجھے اپنی زندگی اور شخصیت میں بہت سے مسائل کا سامنا تھا۔ شادی کے بہت سال بعد ڈیو نے مجھ سے کہا کہ ''کیا تم جانتی ہو؟ جس طرح تم مجھ سے برتاؤ کیا کرتی تھی اگر میں اُس کی بنیاد پر اپنی قدر و قمیت یا مردانگی کا تعین کرتا تو یقین جانو کہ میں اپنے بارے میں کوئی اچھی رائے نہ رکھتا۔''

کیا آپ کی زندگی میں بھی کوئی ایسا شخص ہے جس کے ساتھ آپ اچھّا سلوک نہیں کر رہے؟ کیا آپ اپنی غلطیوں کے لئے اس شخص کو قصوروار ٹھہراتے ہیں؟ یا کوئی ایسا شخص ہے جو آپ کو اپنی ناکامیوں اور اُداسی کے لئے موردِ الزام ٹھہرا رہا ہے؟

شکاگو کی ایک عورت نے مجھے بتایا کہ اس کے شوہر کو پولیس نے کسی ناشائستہ حرکت کے باعث گرفتار کر لیا۔

''میں اُس کو معاف نہیں کر سکتی۔'' اُس نے کہا ''وہ برہنہ تصاویر کے معاملے میں پکڑا گیا ہے۔ اور میں

جانتی ہوں کہ یہ کس قدر بڑا پھندہ ہے۔ لیکن وہ اس کے لئے مجھے موردِالزام ٹھہراتا ہے اور یہ میرے لئے بہت مشکل بات ہے۔ وہ کہتا کہ چونکہ میں اس کی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکی اس لئے اُس نے یہ کام کیا۔"

میں نے اُس سے کہا کہ "اگر آپ اُس کی ضرورتوں کو پورا نہیں بھی کر رہی تھیں تو بھی یہ گناہ کا بہانہ نہیں ہو سکتا۔ آپ کسی کو یہ اجازت نہ دیں کہ وہ اپنے مسائل کے لئے آپ کو موردِالزام ٹھہرائے۔"

اکثر وہ لوگ جو مسائل کا شکار ہوتے ہیں اپنے مسائل کی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ وہ کسی ایسے قربانی کے بکرے کی تلاش کرتے ہیں جس پر الزام لگا سکیں۔

میرا بھی اپنے خاندان کے ساتھ کچھ ایسا ہی رویہ تھا۔ میں سوچتی تھی کہ میرے سارے غلط کاموں کی وجہ وہ ہیں: مثلاً میں کہتی کہ اگر ڈیو فلاں کام نہ کرتے تو میں یہ نہ کرتی؛ اگر میرے بچّے میری زیادہ مدد کرتے تو میں شکایت نہ کرتی؛ اگر ڈیو زیادہ فٹ بال میچ نہ دیکھتے تو میں مسلسل اُن کے پیچھے نہ پڑی رہتی وغیرہ۔ میں کسی نہ کسی کو ڈھونڈ ہی لیتی تھی جس کو اپنے منفی رویے اور برتاؤ کے لئے موردِالزام ٹھہراؤں۔

میں بہت خوش ہوں کہ میرے شوہر کو مسیح میں اپنی حیثیت پر اعتماد تھا۔ میں بہت خوش ہوں کہ اُس کی روحانی بنیاد بہت مضبوط تھی اس لئے وہ اس سارے وقت میں مجھ سے پیار کرتے رہے۔ میں بہت خوش ہوں کہ اس نے میرے رویے کو اپنی اُداسی اور شرمندگی کی وجہ نہ بننے دیا۔

ہماری قدروقمیت کی بنیاد لہو ہے

جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور جس نے اپنے خون کے وسیلہ سے ہم کو گناہوں سے خلاصی بخشی[ہمیشہ کے لئے]۔ مکاشفہ ۱:۵

ہمارے لئے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ ہم مسیح میں مکمل طور پر محفوظ ہوں اور ہماری حیثیت اس میں قائم ہے اور یہ کہ ہم دوسروں کی رائے یا کاموں پر اپنی قدروقیمت کا تعین نہ کریں۔

اپنی قیمت کا تعین اپنے لباس سے نہ کریں۔ اپنی قمیت کا تعین اپنے کاموں سے کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اپنی قیمت کا تعین لوگوں کے برتاؤ سے نہ کریں۔ آپ کی قیمت بہت زیادہ ہے اس لئے کہ خُداوند یسوع نے آپ کے لئے اپنا لہو بہایا ہے۔

آپ میں خامیاں ہوسکتی ہیں۔ عین ممکن ہے کہ آپ کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہو لیکن خدا جس طرح باقی لوگوں کی زندگی میں کام کر رہا ہے وہ آپ کی زندگی میں بھی کام کر رہا ہے۔ کسی کو اجازت نہ دیں کہ وہ اپنے مسائل کے لئے آپ کو موردِ الزام ٹھہرائے۔ کسی کو یہ اجازت نہ دیں کہ وہ آپ کو بے قدر یا بے کار ثابت کرے محض اس لئے کہ وہ آپ کے ساتھ ٹھیک طور سے برتاؤ کرنا اور پیار کرنا نہیں جانتا جیسا کہ خُدا کے خون خریدے ہونے کی حیثیت سے آپ کا استحقاق ہے۔

اپنی اچھائیوں کو پہچانیں

میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں [میں اُس کی مصلوبیت میں شریک ہوں] اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح (مسیحا) مجھ میں زندہ ہے اور میں جو اب جسم میں زندگی گزارتا ہوں تو خدا کے بیٹے پر اِیمان (اس میں پیوستہ ہونے، تکیہ کرنے اور اس پر مکمل بھروسہ کرنے سے) لانے سے گزارتا ہوں جس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لئے موت کے حوالہ کر دیا۔ گلتیوں ۲:۲۰

خدا چاہتا کہ ہم ہر وقت یہ نہ سوچیں کہ "میرے ساتھ کیا مسئلہ ہے!" وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے اندر موجود اچھائی میں زندگی بسر کریں۔

بے شک ہمیں اپنی خامیوں اور کمزوریوں پر غور کرنا ہے۔ اور ان باتوں کو ہمیشہ خدا کے سامنے رکھنا ہے۔ ہمیں یہ اقرار کرنا ہے، "اَے باپ میں جانتا/جانتی ہوں کہ میں کامل نہیں ہوں؛ میں جانتا/جانتی ہوں کہ مجھ میں خامیاں اور کمزوریاں ہیں۔ میں چاہتا/چاہتی ہوں کہ تو میری زندگی میں کام کرے اور مجھے تبدیل کرے۔ خُداوند مجھ پر میری خطاؤں کو ظاہر کر دے اور اُن پر فتح پانے میں میری مدد فرما۔"

لیکن ہمیں ہر گز ہر گز دوسروں کو یہ اجازت نہیں دینی کہ وہ اپنی کمزوریوں اور مسائل کی وجہ سے ہمیں زمین بوس کر دیں۔

اپنی ساری زندگی کسی کی قبولیت اور خوشنودی حاصل کرنے میں نہ گزار دیں۔ یاد رکھیں کہ خُدا نے آپ کو پہلے ہی قبول اور منظور کر لیا ہے۔ اِس بات کی یقین دہائی کر لیں کہ آپ کی تصدیق، توثیق اور قدر و قیمت کو

احساس اس کی طرف سے آتا ہے۔

9

اپنی خامیوں کو نگاہ میں رکھیں

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ جیسے ہیں اُس کے مطابق کامیابی سے زندگی بسر کریں تو اِس کے لئے آپ کو اپنی خامیوں پر نظر رکھنی پڑے گی۔

کمیوں پر غور نہ کریں

جس حال میں کہ ہم دیکھی ہوئی چیزوں پر نہیں بلکہ اندیکھی چیزوں پر نظر کرتے ہیں.

۲ کرنتھیوں ۴:۱۸

میری سیکریٹری روکسین بہت خوبصورت ہے اس کے بال سنہری اور رنگت گوری ہے۔ جب وہ ذرا سا بھی

شرماتی ہے تو اُس کے رخسار سرخ ہو جاتے ہیں۔ وہ ان لوگوں میں سے ہے جو چالیس سال کی عمر میں بھی بیس سال کے لگتے ہیں۔ وہ پتلی دبلی ہے (اس کا وزن ترانوے پاؤنڈ ہے)، پھر بھی وہ کمزور نہیں لگتی۔ وہ بہت پُر کشش ہے۔

روکسین نے مجھے بتایا کہ بہت سال تک وہ اپنے بدن کی ساخت کے تعلق سے پریشان رہی ہے۔ خاص کر وہ یہ سوچ کر پریشان ہو جاتی تھی کہ اس کی رانیں (ٹانگوں کا بالائی حصہ) بہت موٹی ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ اس خیال سے عجیب پاگل پن کا شکار ہو جاتی تھی۔ وہ کچھ مخصوص قسم کے کپڑے پہننے اور نہانے کے لئے استعمال ہونے والے کپڑے بھی نہیں پہنتی تھی۔

میں کبھی کبھی اس کے ساتھ کپڑے خریدنے جاتی تھی۔ کچھ کپڑے دیکھ کر مجھے لگتا تھا کہ وہ اس پر بہت جچیں گے۔ لیکن اِس کا چہرہ دیکھ کر میں فوراًیہ اندازہ لگا لیتی تھی کہ وہ ان کپڑوں سے خوش نہیں ہے۔ آخر کار اُس نے مجھے بتایا کہ وہ اپنی رانوں سے کس قدر مضطرب ہو جاتی ہے۔

مجھے اُس کی بات سُن کر یقین نہیں آرہا تھا کیونکہ جب کسی شخص کا کُل وزن ہی ترانوے پاؤنڈ ہو تو اس کے بدن کا کوئی بھی حصّہ بڑا کیسے ہو سکتا ہے!

میں نے یہ مثال اِس لئے استعمال کی ہے کہ آپ کتنے ہی حسین کیوں نہ ہوں ابلیس اس طور سے ہمارے بدن کے کسی نہ کسی حصہ کو ہمارے سامنے پیش کرے گا کہ ہم سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ ہم پورے اور کامل نہیں ہیں۔ اور وہ ہمیں مجبور کردے گا کہ ہم اُس ایک حصّہ پر غور کرتے رہیں جب کہ وہ حصہ دکھائی بھی نہ دیتا ہو۔

ایک دفعہ میں نے بال ترشوائے اور پیچھے سے وہ میری خواہش کے مطابق نہیں تھے۔ کسی نے بھی اس بات پر غور نہیں کیا کہ میرے بال کچھ مختلف ہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جب میں نے اس بات کا ذکر ڈیو سے کیا تو اُنہوں نے مجھے یہ جواب دیا" یہ تو بہت مزے کی بات ہے کیونکہ پچھلے کچھ دنوں سے میں یہ سوچ رہا تھا کہ تمہارے بال پیچھے سے کتنے اچھّے لگ رہے ہیں۔"

بات صرف اتنی ہے کہ ہمیں اپنی اُس ایک کمی پر سے نگاہیں ہٹا کر سب چیزوں کو ایک تناسب میں دیکھنا چاہیے۔

اگر ہم عدمِ تحفظ کے احساس پر غالب آنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی خامیوں کو نگاہ میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہم سب میں خامیاں ہیں لیکن ہمیں چوبیس گھنٹے اُن پر غور کرتے رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر ہم اپنے دوستوں کو اپنی چند کمزوریوں کے تعلق سے بتائیں تو شاید وہ ہم پر ہنسیں گے۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ جن باتوں کو ہم اپنی بہت بڑی کمزوری تصور کرتے ہیں وہ اُن کو ہماری بہترین خوبی مانتے ہوں۔

اپنے خدوخال کے تعلق سے مطمئن رہیں

کیا بنی ہوئی چیز بنانے والے سے کہہ سکتی ہے کہ تو نے مجھے کیوں ایسا بنایا؟ رومیوں ۹:۲۰

ابلیس ہمارے ذہنوں میں بہت سی غلیظ باتیں بھر دیتا ہے۔ کامل خوبصورتی کا معیار کون مقرر کر سکتا

ہے؟ کیا کوئی کسی تصور کو پیش کر کے یہ کہہ سکتا ہے کہ ''جو اس تصور کی طرح نہیں ہے وہ بالکل خوبصورت نہیں ہے''؟

خُدا نے ہم میں سے ہر ایک کو خلق کیا ہے۔ افسیوں ۲:۱۰ کے مطابق ہم اس کی دستکاری اور ہاتھوں کی کاریگری ہیں۔ اس لئے وہ اپنی تخلیق کو پسند کرتا ہے۔ خدا کو خوش کرنے کے لئے ہم میں سے کسی کو بھی فیشن ماڈل بننے یا مضبوط عضلات بنانے کی ضرورت نہیں ہے!

ہم میں سے ہر ایک کو اپنے خدوخال سے مطمئین ہونا سیکھنا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمیں جسمانی ورزش یا وزن کم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہی کہ ہم صحت مند رہنے اور مناسب وزن کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ میں ان تمام بے کار باتوں کا ذکر کر رہی ہوں جن میں ہم پھنس جاتے ہیں اور وہ ایسی باتیں ہیں جن کو ہم تبدیل نہیں کر سکتے۔

کیا آپ اپنی زندگی میں عدمِ تحفظ کے احساس پر فتح پانا چاہتے ہیں؟ تو پھر اپنی خامیوں کو نظر میں رکھیں۔

10

حقیقی اعتماد کے منبع کو دریافت کریں

تحفظ کے احساس میں مزید گہرا ہونے کے لئے آخری اور سب سے اہم نقطہ یہ ہے کہ ہم اعتماد کے حقیقی منبع کی تلاش کریں۔

جسم کا بھروسہ ہر گزنہ کریں

کیونکہ مختون تو ہم [مسیحی] ہیں جو خدا کے روح کی ہدایت سے اُس کے جلال اور اُس کو اونچا کرنے کے لئے عبادت کرتے ہیں اور مسیح یسوع پر فخر اور بھروسہ کرتے اور جسم [جو ہم ہیں] جسم کے ظاہری اظہار اور صلاحتوں کا بھروسہ نہیں کرتے۔ فلپیوں ۳:۳

خُدا پر بھروسہ کرنے سے پہلے آپ کو اِس سوال کا جواب دینا ہو گا کہ آپ کس چیز پر اعتماد کرتے ہیں؟ خُدا پر اپنا اعتماد قائم کرنے سے پہلے آپ کو دوسری چیزوں پر سے اپنے اعتماد کو ختم کرنا ہو گا۔

جسم پر بھروسہ نہ کریں۔۔۔۔ یعنی خوبصورتی، تعلیم، دولت، عہدہ یا تعلقات پر بھروسہ نہ کریں۔

ایک دفعہ میری بیٹی سے اِن لڑکی کی دوستی ختم ہو گئی تو اُس وقت میں نے اس کو بتایا کہ "یہ آپ کے دوست کے لئے شرم کی بات ہے کیونکہ یہ اُس کا نقصان ہے۔"

اگر کوئی شخص آپ سے تعلقات قائم رکھنا نہیں چاہتا تو آپ خود کو قصور وار کیوں ٹھہراتے ہیں؟ ہو سکتا ہے کہ دوسرا شخص غلطی پر ہو۔

اگر آج ابلیس آپ کو منفی سوچوں کے ساتھ بھٹکانے میں کامیاب ہو جائے گا تو پھر وہ اب سے یسوع کے آنے تک ایسا ہی کرتا رہے گا۔ جلد یا بدیر آپ کو جسم یا ظاہری وضع سے اپنا بھروسہ ہٹا کر مسیح پر بھروسہ کرنے کا فیصلہ کرنا ہی ہو گا۔

ایک نوجوان خاتون نے مجھے بتایا کہ اس کے سکول کا نتیجہ (سرٹیفیکیٹ) اس کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ وہ پڑھنے لکھنے کی ایک ایسی کمزوری کا شکار تھی جو ڈِسلیکسیا کی مانند تھی لیکن اُس نے پڑھائی میں بہت زیادہ محنت کی یہاں تک کہ کوئی بھی اس کے نتیجہ کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔ لیکن اِس قدر محنت کرنے کے باعث اُس کی خوشی جاتی رہی۔

میں نے اُس سے کہا کہ "تمہیں اپنے سکول کے نتیجہ کو مذبح پر رکھنے کی ضرورت ہے۔" میں نے دیکھا کہ اُس کے چہرے پر خوف کی لہر دوڑ گئی۔

اور اُس نے کہا کہ ''میرا نتیجہ میرے لئے تھوڑا نہیں بلکہ بہت زیادہ معنیٰ رکھتا ہے۔''

اُس کا اصل مسئلہ اُس کے پڑھنے لکھنے کی کمزوری نہیں بلکہ اعتماد کی کمی تھی۔ وہ خُدا پر بھروسہ کرنے کی بجائے اپنے نتیجے پر بھروسہ کر رہی تھی۔

میں نے اپنی بیٹی کو دیکھا ہے جو اپنے بالوں کو سنوارنے میں بہت محنت اور وقت صرف کرتی تھی اور میں اس بات سے حیران ہو جاتی تھی کہ اتنا وقت لگانے کے بعد اس کے سر پر کوئی بال بچ کیسے جاتا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ بعض اوقات گھنٹہ بھر بال سنوارنے سے پہلے اس کے بال زیادہ اچھے لگتے ہیں۔ لیکن اس کے دماغ میں یہ بات سما چکی ہے کہ جب تک وہ اپنے ایک ایک بال کو اپنی مرضی کے مطابق سنوار نہیں لیتی وہ باہر نہیں نکل سکتی۔

یہ غلط جگہ اعتماد رکھنے کی ایک اور مثال ہے۔

غلط چیز پر اعتماد

کیونکہ خداوند تیرا سہارا ہو گا اور تیرے پاؤں کو پھنس جانے سے محفوظ رکھے گا۔ امثال ۳:۲۶

بعض اوقات والدین اپنے بچوں کی کامیابی پر اپنا اعتماد لگاتے ہیں اور بعض اوقات یہ بات گھمبیر مسائل کو جنم دیتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک والد کی خواہش تھی کہ اس کی بیٹی ڈاکٹر بنے پس اس کی بیٹی نے یہ سوچ لیا

کہ اگر وہ اس مقصد کو پورا کرلے گی تو اس کی قدر بہت زیادہ ہو جائے گی۔ لیکن اس کے باپ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ خُدا نے اس کو پہلے ہی سے چُن رکھا ہے تاکہ وہ میری سیکریٹری کی خدمات انجام دے!

کیا خُدا آپ پر کوئی ایسی بات ظاہر کر رہا ہے جس پر آپ نے اپنا اعتماد لگا رکھا ہے؟ کیا آپ کا اعمتاد آپ کی شادی شدہ زندگی پر ہے؟ کالج کی ڈگری پر ہے؟ اپنی نوکری پر ہے؟ اپنے جیون ساتھی پر ہے؟ اپنے بچوں پر ہے؟

مسیح کی حیثیت سے ہمیں اپنا اعتماد اپنی تعلیم، اپنے خدوخال، اپنے عہدے، اپنی جائداد، اپنے توڑوں، اپنی قابلیتوں، اپنی کامیابیوں اور دوسروں کی آرا پر نہیں لگانا چاہیے۔ ہمارا آسمانی باپ ہم سے کہتا ہے کہ "اب وقت ہے کہ اُن تمام جسمانی باتوں سے کنارہ کرلو جن کو تم نے کافی عرصہ اور مضبوطی سے پکڑا ہوا ہے۔ اب وقت ہے کہ اپنا اعتماد اور بھروسہ صرف اور صرف مجھ پر رکھو!"

لیکن بہت دفعہ پرانے عہدنامہ کے نبیوں کی طرح ہم دوسروں کی سوچ اور رائے کو اپنے اُوپر حاوی کرلیتے ہیں اور اُن کے ظاہری خدوخال سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔

آپ وہ ہیں جو خدا فرماتا ہے کہ آپ ہیں

تب خُداوند کا کلام مجھ [یرمیاہ] پر نازل ہوا اور اُس نے فرمایا اِس سے پیشتر کہ میں نے تجھے بطن میں خلق کیا [اور] میں تجھے جانتا تھا [تو میرا چنا ہوا وسیلہ ہے] اور تیری ولادت سے پہلے میں نے تجھے مخصوص کیا [اور] قوموں کے لئے تجھے نبی ٹھہرایا۔ تب میں نے کہا ہائے خُداوند خُدا! دیکھ میں بول نہیں سکتا کیونکہ میں تو بچّہ

ہوں۔ لیکن خُداوند نے مجھے فرمایا یوں نہ کہہ کہ میں بچّہ ہوں کیونکہ جس کسی کے پاس میں تجھے بھیجوں گا تو جائے گا اور جو کچھ میں تجھے فرماؤں گا تو کہے گا۔ تو اُن کے چہروں [ان کی جسامت سے] کو دیکھ کر نہ ڈر کیونکہ خُداوند فرماتا ہے کہ میں تجھے چھڑانے کو تیرے ساتھ ہوں۔ یرمیاہ ۱: ۴۔ ۸

یرمیاہ منادی کرنے سے ڈرتا تھا، اُس نے کہا "میں بول نہیں سکتا۔ "خُدا نے کہا اُٹھ اور وہ کر جو میں تجھے کہہ رہا ہوں۔ جو کلام میں نے تجھے دیا ہے وہ لوگوں کو سُنا۔ اُن کے چہروں کو نہ دیکھ۔ میں تیرے ساتھ ہوں تاکہ تجھے ان کے غضب سے چھڑاؤں کیونکہ تو میرا چُنا ہوا وسیلہ ہے۔"

اگر خُدا کہتا ہے کہ ہماری کچھ حیثیت ہے تو چاہے کوئی اِس بات سے اتفاق کرے یا نہ کرے یہ سچ ہے۔

لوگ مجھے کہتے تھے کہ میں کلام نہیں سُنا سکتی۔ لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ میں اس قسم کے اعتراضات سے بہت پہلے کلام کی منادی شروع کر چکی تھی!

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ "چونکہ آپ ایک خاتون ہیں اس لئے آپ منادی نہیں کر سکتیں۔"

میں پوچھتی تھی کہ "کیا میں ایسا نہیں کر سکتی؟"

"نہیں، آپ ایسا نہیں کر سکتیں۔"

لیکن میں نے کہا کہ "میں تو منادی کی خدمت کافی عرصہ سے کر رہی ہوں!"

بے شک اِس ساری تنقید کی وجہ سے مجھے بہت دفعہ خدمت کو ترک کرنے کی آزمائش کو سامنا کرنا پڑتا تھا۔

تو بھی میں نے کبھی ان آزمائشوں کے سامنے سر نہیں جھکایا کیونکہ میں جانتی تھی کہ جو میں کر رہی ہوں خُدا نے مجھے اُس کام کے لئے بلایا ہے۔ پولس کی طرح میں نے اپنا اعتماد خُداوند پر لگایا ہوا تھا نہ کہ مذہب پر۔

مذہب خُدا کے کام میں مداخلت کا باعث ہو سکتا ہے

گو میں تو جسم کا بھی بھروسا کر سکتا ہوں [کم از کم اس میں میری بنیاد موجود ہے] اگر کسی اور کو جسم پر بھروسہ کرنے کا خیال ہو تو میں اس سے بھی زیادہ کر سکتا ہوں۔ آٹھویں دن میرا ختنہ ہوا۔ اسرائیل کی قوم اور بنیمین کے قبیلہ کا ہوں۔ عبرانیوں [کا فرزند] کا عبرانی۔ شریعت کے اعتبار سے فریسی ہوں [ان کے گروہ کا ہوں]۔ جوش کے اعتبار سے کلیسیا کا ستانے والا۔ شریعت کی راستبازی (اُس کے معیار کے مطابق، راستی سے چلنے والا اور خدا کے ساتھ درست تعلق میں رہنے والا ہوں) کے اعتبار سے بے عیب تھا۔

فلپیوں ۳:۴۔۶

پولس نہ صرف فریسی بلکہ فریسیوں کا سردار بھی تھا عین ممکن ہے کہ وہ اپنے دور کا سب سے زیادہ پرہیز گار یہودی ہو۔۔۔۔۔ وہ اتنا مذہبی تھا کہ اپنے فرقہ کے تمام سخت مذہبی قوانین کی پابندی کرتا تھا۔ لیکن اس نے یہ جان لیا کہ کسی بھی مذہبی تقوی سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اس لئے وہ مسیح کو پانے کے لئے اپنا سب کچھ ترک کرنے کے لئے تیار تھا۔

مسیح کی خاطر احکامات کو ترک کرنا

لیکن جتنی چیزیں میرے نفع کی تھیں اُن ہی کو میں نے [مجموعی طور پر] مسیح کی خاطر نقصان سمجھ لیا ہے۔ بلکہ میں اپنے خُداوند مسیح یسوع کی پہچان کی بڑی خوبی (بے حد قیمتی، سمجھ سے باہر قدرو قمیت رکھنے والی، حد درجہ فائدہ مند) کے سبب سے سب چیزوں کو نقصان سمجھتا ہوں۔ جس کی خاطر میں نے میں نے سب چیزوں کا نقصان اُٹھایا اور اُن کو کوڑا سمجھتا ہوں (رد کرتا، گندگی سمجھتا ہوں) تاکہ مسیح (مسح کئے ہوئے) کو حاصل (پالوں) کروں [اس کو زیادہ، پورے طور پر سمجھوں اور جانوں اور پہچانوں]۔

فلپیوں ۳:۷۔۸

اپنی قدرو قیمت کو برقرار رکھنے کے لئے آپ کس قسم کے اصولوں پر عمل کر رہے ہیں؟ ہوسکتا ہے کہ آپ نے دُعا اور بائبل پڑھنے کے لئے کچھ وقت مخصوص کیا ہو۔

مذہبی اصول ہمیں بتاتے ہیں کہ "یہ کرو، وہ کرو یہ نہ کھاؤ اُس کو ہاتھ نہ لگاؤ وغیرہ۔" (دیکھیں کلسیوں ۲: ۲۰۔۲۱)۔ لیکن خدا چاہتا ہے کہ ہم پولس کی مانند بنیں۔۔۔۔ان تمام قوانین سے پیچھا چھڑائیں اور مسیح کو حاصل کریں اور اس میں جانے اور پہچانے جائیں۔

مسیح میں پہچانے اور پائے جائیں

اور اُس میں [حقیقی طور پر] پایا جاؤں۔ نہ اپنی اُس راست بازی [خود سے حاصل کی گئی] کے ساتھ جو شریعت [رسموں کی پیروی کرنے کے وسیلہ سے حاصل کی گئی راستی اور اس سبب سے خدا کے سامنے فرضی مقبولیت حاصل کرنا] کی طرف سے ہے بلکہ اُس راست بازی [خالص راستبازی] کے ساتھ جو مسیح [مسح کیا ہوا] پر اِیمان لانے کے سبب سے ہے اور خُدا کی طرف [حقیقی طور پر] سے [بچانے والے] اِیمان پر ملتی ہے۔

فلپیوں ۹:۳

اس آیت پر ایسا مسح ہے جس کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ یہاں پولس فرماتا ہے کہ وہ زندگی میں کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔ یعنی یہ کہ وہ مسیح میں جانا اور پایا جائے۔

ہمارا بھی رویہ ایسا ہی ہونا چاہیے۔ ہم ہمیشہ کامل رویہ تو ظاہر نہیں سکتے لیکن خدا کی مدد کے وسیلہ سے ہم ہمیشہ کامل منجی کو پیش کر سکتے ہیں۔

ہم کامل نہیں ہو سکتے کیونکہ خدا ایسا نہیں ہونے دے گا، کیوں؟ اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنی قدر و قمیت کا تعین اپنی کاملیت اور کارکردگی سے کرنے لگیں گے نہ کہ خُدا کی محبّت اور فضل سے۔

اگر آپ کا اور میرا رویہ ہمیشہ کامل ہو جائے تو ہم یہ سوچنے لگیں گے کہ چونکہ ہم اس کے تمام قوانین کی فرمانبرداری کرتے ہیں اِس لئے خُدا کو ہماری دعاؤں کا جواب دینا چاہیے۔ پس کیا آپ جانتے ہیں کہ خدا کیا کرتا ہے؟ وہ ہم میں کچھ خامیاں رہنے دیتا ہے تاکہ ہمیں مسلسل اس کے پاس مدد کے لئے جانا پڑے۔۔۔۔

تاکہ ہمیں اُس پر تکیہ کرنا پڑے چاہے ہمیں یہ پسند ہو یا نہ ہو۔

خدا کبھی بھی ہمیں اس قسم کے اطمینان یا بھرپوری کی طرف نہیں لے کر جائے گا بلکہ وہ ہمیں مناسب طور پر خطا کے احساس کے ساتھ ساتھ اپنی قبولیت کے احساس میں مبتلا رکھے گا۔ کیوں؟ تاکہ ہم یہ جان جائیں کہ جسم کے کاموں سے تکلیف اور پریشانی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا (دیکھیں رومیوں ۳:۲۰)۔

اگر ایسا ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ آرام کریں اور زندگی سے لطف اندوز ہوں۔ چاہیے کہ ہم خدا کے ساتھ بھرپور خوشی کے ساتھ زندگی بسر کرنا سیکھیں۔ ایسا رویہ نہ صرف ہمارے لئے اچھّا ہے بلکہ ہمارے اِرد گرد لوگوں کے لئے بھی اچھا ہے تاکہ اُن پر سے بھی دباؤ دور ہو جائے۔ ہمیں یہ تقاضہ نہیں کرنا چاہیے کہ سب لوگ ہمیشہ کامل ہوں۔ ہمیں ان کے ساتھ جیسے اور جہاں کی بنیاد پر خوشی سے برتاؤ کرنے کی ضرورت ہے۔

پولس کی باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ خدا کے حضور کھڑے ہو کر یہ کہنا چاہتا ہے "اَے خدا میں تیرے سامنے موجود ہوں اور ہمیشہ کی طرح میری زندگی میں بہت سے مسائل ہیں! میرا ماضی بھی بالکل صاف نہیں ہے؛ لیکن میں یسوع پر ایمان رکھتا ہوں۔"

آپ کو اور مجھے ہر روز اِسی طرح سے زندگی بسر کرنی ہے ورنہ ہم کبھی بھی اطمینان اور بھرپوری محسوس نہیں کریں گے۔ اگر ہم ہر کام کی بنیاد نیک کاموں پر رکھیں گے تو ہم زندگی سے لطف اندوز نہیں ہوں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم یہ سیکھیں اور اقرار کریں کہ ہم خدا پر تکیہ کرتے ہیں۔

خُدا پر تکیہ کرنے کے تین اقدام

خُداوند پر توکل(تکیہ کر، انحصار کرنا اور یقین کرنا) کر اور نیکی کر۔ ملک میں آباد رہ اور اُس کی وفاداری سے پرورش پا۔ زبور ۳۷:۳

خُدا پر تکیہ کرنے کے تین اقدام:

سب سے پہلے تو یہ جانیں کہ آپ کیا نہیں ہیں؟ اس حقیقت کو قبول کرلیں کہ آپ کی زندگی میں کامیابی کا انحصار آپ کے کاموں پر نہیں ہے۔ بلکہ آپ کو خُدا پر بھروسہ رکھنا ہے، ہو سکتا ہے کہ آپ کو یہ بات پسند نہ آئے لیکن: ''اپنی راہ خُداوند پر چھوڑ دے [اپنے سارے بوجھ اور کاموں کی فکر اُس پر انڈیل دیں]؛ اور اُس پر توکل(تکیہ کریں، انحصار کریں اور یقین کریں) کر۔ وہی سب کچھ کرے گا۔'' (زبور ۳۷:۵)۔

خدا پر توکل کرنے کے لئے دوسرا اقدم یہ ہے کہ ہم خدا کو جانیں۔ خُدا کون ہے: ''یہ سب کچھ تجھ کو دکھایا گیا تاکہ تو جانے کہ خُداوند ہی خُدا ہے اور اس کے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں۔'' (استثنا ۴:۳۵)۔

تیسرا اقدم جو ہمیں اُٹھانا ہے وہ یہ ہے کہ ہم یہ جانیں کہ جیسا خُدا ہے ہم بھی ویسے ہی ہیں: ''ہمیں... دلیری ہو کیونکہ جیسا وہ ہے ویسے ہی دُنیا میں ہم بھی ہیں۔'' (۱یوحنا ۴:۱۷)۔

صرف روٹی ہی سے نہیں

اور تو اس طریق کو[خلوص دلی سے] یاد رکھنا جس پر ان چالیس برسوں میں خُداوند تیرے خُدا نے تجھ کو اس بیابان میں چلایا تا کہ وہ تجھ کو عاجز کر کے آزمائے اور تیرے دِل[اور دماغ] کی بات دریافت کرے کہ تو اس کے حکموں کو مانے گا یا نہیں۔ اور اُس نے تجھ کو عاجز کیا بھی اور تجھ کو بھوکا ہونے دیا اور وہ من جسے نہ تو نہ تیرے باپ دادا جانتے تھے تجھ کو کھلایا تا کہ تجھ کو سکھائے کہ انسان صرف روٹی ہی سے جیتا نہیں رہتا بلکہ ہر بات سے جو خُداوند کے منہ سے نکلتی ہے وہ جیتا رہتا ہے۔ استثنا ۸:۲۔۳

ایک دفعہ خدمت کے دوران مجھے اُوپر تلے کچھ ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑا جو بہت پریشان کن اور اُلجھا دینے والے تھے۔ کبھی کبھی مجھے خدمت کے لئے بہت زیادہ ڈاک اور پیسے موصول ہوتے تھے۔ اور اگلے ہی دن جب میں ڈاک خانے جاتی تو مجھے دو یا تین خطوط ملتے۔ کسی ایک ہفتہ میں عبادت کے دوران ایک بڑی بھیڑ جمع ہو جاتی اور اگلے ہی ہفتہ یہ تعداد کم ہو کر آدھی رہ جاتی۔ شیطان مجھ سے کہتا تھا ”پچھلے ہفتہ کا کلام لوگوں کو اچھا نہیں لگا اِس لئے وہ اس ہفتہ دوبارہ نہیں آئے۔“

میں حالات کو دیکھ کر اندازہ لگاتی تھی کہ میں اچھا کام کر رہی ہوں اور پھر میں بہت خوش ہوتی۔ اور جب حالات سے ایسا لگتا کہ میں اچھا کام نہیں کر رہی تو میں اُداس ہو جاتی تھی۔ ابلیس مجھے دوڑا رہا تھا۔ ہر اچھا تجربہ مجھے بُلندی پر لے جاتا اور ہر بُرے نتیجے سے میں اُداس ہو جاتی تھی۔ (میں اِس کو ”اُوپر نیچے ہونے والی“ مسیحیت کہتی ہوں۔)

کافی سالوں تک ایسے حالات رہے۔ ڈیو مجھے سمجھانے کی کوشش کرتے کہ شیطان مجھ پر حملہ آور ہے لیکن میں یہ دیکھ نہیں پا رہی تھی۔ میں حالات کو اپنے دماغ سے تو دیکھ رہی تھی لیکن دِل سے ان کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

ایک دن جب میں اپنے علاقے میں گاڑی چلا رہی تھی میں نے خُدا سے کہا "ایسا کیوں ہو رہا ہے؟" خُداوند کے روح نے مجھ سے کہا "میں تمہیں یہ سکھا رہا ہوں کہ آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر اُس بات سے جو خُدا کے منہ سے نکلتی ہے۔"

بنی اسرائیل کے لئے روٹی روزمرہ کی غذا تھی۔ روٹی اُن کے لئے طاقت تھی تاکہ وہ اپنا سفر جاری رکھ سکیں۔ جب خُدا نے مجھ سے روٹی کے تعلق سے کلام کیا تو دراصل وہ مجھ سے یہ کہہ رہا تھا کہ "میں تمہیں یہ سکھانا چاہتا ہوں کہ تم اُن چیزوں کے سہارے زندہ نہیں رہ سکتی جو اَب تک تمہیں چلا رہی تھیں۔ طاقت کے لئے میری طرف نگاہ کرو۔"

بنی اسرائیل کو مصر کی غلامی سے آزاد کرنے کے بعد خُدا نے بنی اسرائیل کو یہی سبق سکھانے کے لئے چالیس سال تک بیابان میں رکھا۔ وہ سیکھنے میں کچھ کمزور تھے۔ استثنا ۱:۲ میں بیان ہے کہ "کوہِ شعیر کی راہ سے حورب سے قادس برنیع [کنعان کی سرحدوں تک] تک گیارہ دن [تو بھی اسرائیل کو وہاں پہنچنے میں چالیس سال کا عرصہ لگا] کی منزل ہے۔"

خُدا چھڑانے اور بچانے والا ہے

اور اُن کو [اسرائیل] کو چاندی اور سونے کے ساتھ نکال لایا اور اس کے قبیلوں میں ایک بھی کمزور آدمی نہ تھا۔ زبور ۱۰۵:۳۷

جب بنی اسرائیل مصر میں سے نکلے وہ بابرکت لوگ تھے۔ اُنہوں نے خُدا کے ان تمام معجزات اور کاموں کو دیکھا تھا جو خُدا نے ان کی خاطر فرعون سے کیئے تھے۔ کیونکہ خُداوند ان کے ساتھ تھا اس لئے وہ اس غلامی کے ملک میں سے مصریوں کا بہت سامال اور دولت لے کر نکلے تھے اور جب وہ نکلے تو وہ بہت صحت مند اور طاقت ور تھے۔

لیکن خُدا چاہتا تھا کہ وہ یہ جانیں کہ ان کو وہاں سے نکال کر لانے والا وہ ہے اور وہ اپنی طاقت کے بل بوتے پر وہاں سے نہیں نکلے۔ وہ ان کو سکھانا چاہتا تھا کہ اگر وہ مصیبت سے دور رہنا چاہتے ہیں تو ان کو اس پر تکیہ کرنا ہو گا۔

میں بھی یہ سوچا کرتی تھی کہ عبادات میں بڑی تعداد میں لوگوں کی حاضری کا انحصار اس بات پر ہے کہ میں اچھّی طرح منادی کروں۔ اس وقت تک میں یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ عبادات میں لوگوں کو جمع کرنے والی جائیس مائیر نہیں ہے۔ مجھے یہ سمجھنے کی ضرورت تھی کہ اگر وہ عبادات میں آتے ہیں تو یہ خدا کی طرف سے ہے۔ مجھے خُدا پر مکمل طور پر تکیہ کرنا سیکھنا تھا۔ مجھے بھی یہ بات سیکھنے میں تقریباً چالیس سال لگ گئے۔ لیکن مجھے اُمید ہے کہ اِس کتاب کو پڑھنے کے بعد آپ کا کچھ وقت بچ جائے گا۔

خُدا میں شادمانی اور اطمینان کی کُنجی

اور ایسا نہ ہو کہ تو اپنے دل [اور دماغ] میں یہ کہنے لگے کہ میری ہی طاقت اور ہاتھ کے زور سے مجھ کو یہ دولت نصیب ہوئی ہے۔ استثنا ۸:۱۷

اب میں نے جان لیا ہے کہ میری خوشی خُداوند میں ہونی چاہیے نہ کہ میری خدمت میں۔ میرا اطمینان خُداوند میں ہونا چاہیے نہ کہ میرے کاموں میں۔

جو کچھ ہماری زندگی میں ہوتا ہے وہ سب کچھ خُدا کی طرف سے نہیں ہے۔ لیکن خُدا زندگی کے ہر اچھے اور بُرے حالات کو استعمال کرے گا تاکہ ہم اُس پر توکل کرنا سیکھیں۔

اَب میں یہ نہیں سوچتی کہ زیادہ لوگ میری کاوش کا نتیجہ ہیں۔ اب جب میں منادی ختم کر لیتی ہوں تو کہتی ہوں "اَے خُداوند اگلی بار جو بھی ہو گا وہ تیری مرضی سے ہو گا۔ آج تو نے لوگوں کو یہاں آنے کی توفیق دی ہے۔ اگر تو چاہتا ہے کہ وہ دوبارہ یہاں آئیں۔ تو تو ہی ان کو دوبارہ لے کر آ۔ میرا کام صرف یہ ہے کہ منادی کرنے کی بہترین کوشش کروں اور باقی تجھ پر چھوڑ دوں۔"

اگر آپ حقیقی اطمینان اور تحفظ میں زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو بھی اس قسم کا رویہ اپنانا ہو گا۔ بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کریں اور نتائج خدا پر چھوڑ دیں۔

خدا کو موقع دیں کہ وہ آپ کی زندگی میں سے ان تمام جسمانی باتوں اور کاموں کو دور کر دے جن کو آپ اپنے اندر تحفظ کے احساس، قدر، اعتماد کو پیدا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ آپ خود بھی اُن کو خدا کے حوالے کر دیں کیونکہ جب تک وہ اپنی مرضی کے مطابق کام کو پورا نہ کر لے وہ ہمت نہیں ہارے گا۔۔۔۔ اور اس کی مرضی ہمیشہ اچھی ہے۔ سب سے بہتر ہے۔

نتیجہ

ہمارے اندر مثبت خود اعتمادی، اپنی قدر کرنے کا احساس اور عزتِ نفس ہونا بہت ضروری ہے۔۔۔۔ تاکہ ہمیں مسیح میں اپنی حیثیت میں تحفظ محسوس ہو اور ہم حقیقی طور پر خود کو پسند کریں۔ جب ہم اپنے لئے خُدا کی محبت کو جان لیتے ہیں تو ہم خود کو پسند کرنا بھی سیکھ لیتے ہیں۔ جب ہم خدا کی محبت میں پیوستہ ہو کر جڑ جائیں گے تو ہم اپنی ذات میں مطمئین اور پُرسکون ہو جائیں گے۔

اعتماد پیدا کرنے کے دس اقدامات

نیچے ایک فہرست ہے جس میں اعتماد پیدا کرنے کے دس اقدامات ہیں۔ میں آپ کو نصیحت کرتی ہوں کہ ان کو لکھ لیں اور کسی ایسی جگہ آویزاں کر دیں جہاں سے آپ ان کو ہر روز صاف صاف دیکھ سکیں۔

۱۔ منفی سوچ اور باتوں کو ختم کریں

۲۔ مثبت باتوں اور کاموں کے لئے جشن منائیں

۳۔ موازنہ کرنے سے گریز کریں

۴۔ کمزوریوں کے بجائے صلاحیتوں پر توجہ کریں

۵۔ اپنی نعمتوں کو استعمال کریں

۶۔ اپنی انفرادیت کے اظہار میں جرأت کا مظاہر کریں

۷۔ تنقید کو برداشت کرنا سیکھیں

۸۔ خود اپنی قیمت کا تعین کریں

۹۔ اپنی خامیوں کو نگاہ میں رکھیں

۱۰۔ حقیقی اعتماد کے منبع کو دریافت کریں

حصہ دوم

اعتماد کے تعلق سے کلامِ مقدس کے حوالہ جات

محبت میں خوف نہیں ہوتا بلکہ کامل محبت خوف کو دور کر دیتی ہے کیونکہ خوف سے عذاب ہوتا ہے اور کوئی خوف کرنے والا محبت میں کامل نہیں ہوا۔ ۱یوحنا ۴:۱۸

ابلیس لوگوں کو مختلف طریقوں سے اذیت پہنچانے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ اپنے آپ کو قبول نہ کرنا، خودستائی اور اپنی شخصیت کے تعلق سے بُرا سوچنا چند ایک طریقے ہیں۔ عدمِ تحفظ خوف ہی کی ایک اور شکل ہے۔

ان حوالہ جات کے وسیلہ سے خُدا کی محبت کو دیکھیں تاکہ آپ کے عدمِ تحفظ کا احساس جاتا رہے۔

کیونکہ تو خُداوند اپنے خُدا کے لئے ایک مقدّس قوم ہے۔ خُداوند تیرے خُدا نے تجھ کو روئے زمین کی اور سب قوموں میں سے چُن لیا ہے تاکہ اُس کی خاص اُمت ٹھہرے۔ خُداوند نے تم سے محبّت کی اور تم کو چُن لیا تو اس کا سبب یہ نہ تھا کہ تم شمار میں اور قوموں سے زیادہ تھے کیونکہ تم سب قوموں سے شمار میں کم تھے۔ استثنا ۷:۶۔۷

اور تو مطمئن رہے گا کیونکہ اُمید ہوگی اور اپنے چوگرد دیکھ دیکھ کر سلامتی سے آرام کرے گا اور تو لیٹ جائے گا اور کوئی

تجھے ڈرائے گا نہیں بلکہ بہتیرے تجھ سے فریاد کریں گے۔ ایوب ۱۱:۱۸۔۱۹

تو میری آوارگی کا حساب رکھتا ہے۔ میرے آنسوؤں کو اپنے مشکیزہ میں رکھ لے۔ کیا وہ تیری کتاب میں مندرج نہیں ہیں؟ زبور ۸:۵۶

کیونکہ خُدا نے دنیا سے ایسی محبّت رکھی کہ [یہاں تک کہ] اُس نے اپنا اکلوتا [یکتا] بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر اِیمان (بھروسہ کرے، تکیہ کرے، انحصار کرے) لائے ہلاک (تباہ ہونا اور کھو جانا) نہ ہو بلکہ ہمیشہ (اَبدی) کی زندگی پائے۔ یوحنا ۱۶:۳

اور اِیمان کے وسیلہ سے مسیح تمہارے دِلوں میں سکونت کرے تاکہ تم محبت میں جڑ پکڑ کے اور بنیاد قائم کر کے سب مقدّسوں [خدا کے وفادار لوگ، اس کی محبت کا تجربہ] سمیت بخوبی [حقیقی طور پر جان لو] معلوم [عملی طور پر، خود تجربہ کر کے] کر سکو کہ [اسکی] چوڑائی اور لمبائی اور اونچائی اور گہرائی کتنی ہے۔ اور مسیح کی اس محبت کو جان سکو جو جاننے [تجربہ کے بغیر] سے باہر ہے تاکہ تم خُدا کی ساری معموری [خُدا کی حضوری سے پورے طور پر اور ایسا بدن بن جاؤ جو خُدا کی ذات سے پورے طور پر معمور اور لبریز ہو] تک معمور [پورے طور پر] ہو جاؤ! افسیوں ۱۷:۳۔۱۹

کیونک خُدا نے ہمیں دہشت (بزدلی، ناکامی اور دبی ہوئی اور افسردگی) کی رُوح نہیں بلکہ [اُس نے ہمیں رُوح بخشی ہوئی ہے] قدرت اور محبّت اور تربیت کی روح دی ہے۔ ۲ تیمتھیس ۷:۱

اور پھر یہ کہ میں اُس پر بھروسا رکھوں گا.　　　　　　　　　　　عبرانیوں ۲:۱۳

جو محبّت خُدا کو ہم سے ہے اس کو ہم جان (ہم تجربہ اور مشاہدہ کے وسیلہ سے سمجھتے، پہچانتے، اور آگاہ ہیں] گئے اور ہمیں اس کا یقین (مانتے، ایمان رکھتے اور انحصار کرتے ہیں) ہے۔ خدا محبّت ہے اور جو محبّت میں قائم رہتا ہے وہ خُدا میں قائم رہتا ہے اور خُدا اس میں قائم رہتا ہے۔　　　　　　　　　　　۱یوحنا ۴:۱۶

ہم اِس لئے محبّت رکھتے ہیں کہ پہلے اُس نے ہم سے محبّت رکھی۔　　　　　　　　　　　۱یوحنا ۴:۱۹

اعتماد کے لئے دُعا

اے جلالی باپ،

مجھے تیری تشبیہ پر تخلیق کیا گیا ہے اس لئے میں عدم تحفظ کا شکار نہیں۔ میری محافظت تجھ میں ہے تو ہی میری راستبازی اور اطمنان ہے۔

میں انسان کے خوف اور موازنہ کرنے کے احساس سے منہ موڑتا ہوں۔ میری مدد فرما کہ میں اپنا موازنہ دوسروں کے ساتھ نہ کروں۔ میری مدد کر کہ میں خود کو ویسے ہی دیکھوں جیسے تو مجھے دیکھتا ہے یعنی مکمل، محفوظ اور کامل۔ اس بات کو یاد رکھنے میں میری مدد کر کہ میں مسیح کے وسیلے اس قابل ہوں کے عدم تحفظ پر غالب آسکو اور اپنی ساری زندگی اس اعتماد میں بسر کر سکوں۔

یسوع کے نام میں!

۱۰ لاکھ فروخت ہونے والی کتاب دِل کا میدانِ جنگ کی مصنفہ

جائیس مائیر

سیدھی سیدھی باتیں

خدا کے کلام کی قدرت سے جذباتی جنگوں پر فتح

مندرجہ ذیل مسائل سے مقابلہ کرنے میں مدد اور حوصلے کا باعث

شدید پریشانی

حوصلہ شکنی

خوف

عدمِ تحفظ

تنہائی

دباؤ

فکریں

آپ جنگ جیت سکتے ہیں!

ہماری زندگی میں ہونے والی جنگوں میں سب سے بڑی وہ ہیں جو ہمارے اندر جاری رہتی ہیں۔ عین ممکن ہے کہ آپ پر حوصلہ شکنی، خوف، شدید پریشانی، تنہائی یا زندگی کی فکروں کا دباؤ ہو جن سے آپ عرصہ دراز سے جنگ لڑ رہے ہیں لیکن خوشخبری کے لئے تیار رہیں: منفی احساسات پر فتح پائی جا سکتی ہے!

جائیس مائیر کی کتب بڑی تعداد میں فروخت ہوتی ہیں۔ واضح گفتگو کے عنوان سے اُن کی سات کتب ہیں جو زندگی تبدیل کرنے کا سبب بن سکتیں ہیں اور وہ ان صفحات پر موجود ہیں۔ آپ کو ان میں بہترین آگاہی، مصنفہ کی زندگی کے شخصی تجربات اور مفت عملی مشورہ جات ملیں گے جن کی بنیاد صحائف میں سے ہے اور جائیس نے ان کو براہ راست اور بے مثال انداز میں پیش کیا ہے۔ واضح گفتگو ایک ایسا سلسلہ ہے جس میں آپ کو شخصی اطمینان اور حوصلہ افزائی سے متعلق تمام سوالوں کے جوابات ملیں گے۔

آپ کو جن ہتھیاروں کی ضرورت ہے وہ یہاں موجود ہیں۔ آپ ان کو پہن لیں اور فتح مندی کی شاہراہ پر سفر شروع کر دیں!

کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کے ارد گرد موجود لوگ اور شاید خدا بھی آپ سے پیار نہیں کرتا اور آپ کو رد کیا جاتا ہے؟ جب آپ سے غلطیاں ہوجاتی ہیں تو کیا آپ اکثر اس احساس سے مغلوب ہوجاتے ہیں کہ آپ میں بہت سے نقص ہیں اور آپ کمتر ہیں؟ کیا آپ دوسروں کی فتوحات اور کمزوریوں سے گھبرا جاتے ہیں؟ یہ تمام زندگی کی معذور کردینے والی بیماری بنام عدم تحفظ کا احساس کی نشانیاں ہیں۔ اگر آپ کے اندر ان میں سے کوئی بھی نشانی موجود ہے تو آپ کے لئے ایک خوشخبری ہے۔۔۔۔ آپ نے درست کتاب کا چناؤ کیا ہے!

زندگی میں انقلاب برپا کرنے والی اس کتاب میں مصنفہ جائیس مائیر جن کی کتب بہت زیادہ فروخت ہوتی ہیں ۔خدا کے کلام کی سچائی کو اس طرح پیش کیا ہے کہ آپ کو عدم تحفظ کے احساس سے آزادی مل جائے گی۔ آپ کو قوت ملے گی تاکہ آپ اپنے اندر تبدیلی پیدا کر سکیں اور اپنی خامیوں کو نگاہ میں رکھتے ہوئے آپ کے اندر مختلف ہونے کا حوصلہ پیدا ہوگا ۔یہ جان لیں کہ آپ کی قدر خدا کے کلام میں ہے نہ کہ آپ کے اپنے کاموں سے اس طرح آپ کو تنقید سہنے کا حوصلہ ملے گا اور آپ پھلدار اور بھرپور زندگی بسر کریں گے۔

عدم تحفظ کے احساس کو یہ اجازت نہ دیں کہ وہ اُن عظیم توڑوں کے بیج کو آپ کی زندگی سے اکھاڑ پھینکے جو خدا نے آپ کی زندگی میں بوئے ہیں!۔ آج ہی ایسی زندگی کا آغاز کریں جو مسیح کی محبت میں حقیقی طور پر محفوظ ہو!

اس تعلیمی سلسلہ کی دیگر کتب بھی دیکھیں:

افسردگی کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں

تنہائی یا اکیلے پن کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں

مایوسی کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں

اکیلے پن کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں

دباؤ کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں

فکرمندی کے بارے میں سیدھی سیدھی باتیں